Tarjuma-tul-Quran

ALP Package-E

for Class 8th

ترجمۃ القرآن

Directorate of Curriculum & Teacher Education
Khyber Pakhtunkhwa, Abbottabad

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو اُس نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نازل فرمائی۔ یہ ہمارے لئے ہدایت اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ دنیا میں ہمارا عروج و زوال قرآن مجید ہی سے وابستہ ہے۔ آخرت میں بھی ہماری کامیابی کا دارومدار اسی کے احکام پر عمل کرنے میں ہے۔ چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قرآن مجید کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط بنائیں، اس پر دل سے ایمان رکھیں، باقاعدگی سے اس کی تلاوت کریں، اسے سمجھیں، اس پر عمل کریں اور اس کے پیغام کو دوسروں تک پہنچائیں۔

"ترجمۃ القرآن مجید برائے طلبہ و طالبات جماعت ہشتم" آسان اور عام فہم انداز میں ابتدائی عمر سے قرآن مجید سے تعلق جوڑنے کی ایک منظم کوشش ہے۔ امید ہے انشاءاللہ اس کوشش کے ذریعے طلبہ قرآن مجید کے ترجمہ، اہم مضامین اور عملی ہدایات سے واقف ہو جائیں گے۔ اس طرح ان کے لئے عملی زندگی قرآنی تعلیمات کے مطابق بسر کرنا ممکن ہو سکے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ترجمۃ القرآن مجید کی تدریس میں آسانی عطا کرے، ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور جو طلبہ اس سے استفادہ کریں انہیں ہمارے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انتہائی ذمہ داری کے ساتھ ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ یہ کتاب تمام تر کوتاہیوں سے پاک ہو، تاہم خدانخواستہ دوران طباعت اعراب، املا یا دیگر کوئی غلطی سہواً رہ گئی ہو تو فوراً ادارہ کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

اسی درسی کتاب کو ترتیب دینے والے ماہرین اور یونیسف پاکستان کی ٹیم مبارکباد کی مستحق ہے۔ جن کی انتھک محنت اور بھرپور تعاون سے یہ کام بروقت تکمیل کو پہنچا۔

اس ضمن میں ادارہ ھذا خیبر پختونخوا میں تعلیم کے فروغ کے لیے Globle partnership for Education (GPE) کے کردار کو بھی خراجِ تحسین پیش کرتا ہے۔

اس کتاب کا قرآنی متن ضیاء القرآن پبلی کیشنز نے رضائے الٰہی کی خاطر بلا ہدیہ فراہم کیا ہے۔

مصنفین:

1. ڈاکٹر محمد جاوید، پرنسپل، گورنمنٹ ہائی سکول کاکول، ایبٹ آباد
2. محمد نسیم خان، پرنسپل، گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول بجالی، مانسہرہ
3. شبانہ شاہین، ماہرِ مضمون (اسلامیات) ڈیسک آفیسر (اسلامیات)، نظامتِ نصاب و تعلیمِ اساتذہ، خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد

کمپوزر:

حسنین معاویہ، نظامتِ نصاب و تعلیمِ اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	2
2	سورۃ الزخرف (تعارف، متن وترجمہ، مشقی سوالات)	5-13
3	سورۃ الدخان (تعارف، متن وترجمہ، مشقی سوالات)	14-18
4	سورۃ الجاثیہ (تعارف، متن وترجمہ، مشقی سوالات)	19-24
5	سورۃ ق تا سورۃ الواقعہ (تعارف، متن وترجمہ، مشقی سوالات)	25-59
6	سورۃ الملک تا سورۃ المرسلات (تعارف، متن وترجمہ، مشقی سوالات)	60-104
7	قصہ حضرت یوسف علیہ السلام	105-122

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ

تعارف

یہ مکی سورت ہے۔ اس سورت میں 89 آیات اور سات رکوع ہیں۔ زُخْرُف عربی زبان میں سونے کو کہتے ہیں۔ سُوْرَۃُ الزُّخْرُف میں توحید اور شرک کا تفصیلی تذکرہ ہے۔ تین جلیل القدر انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کی دعوت کا ذکر ہے۔ عورت کو منحوس سمجھنے والوں کے برے رویے کی مذمت کی گئی ہے۔ آخر میں پرہیز گاروں کا اچھا اور مشرکین کا برا انجام بیان ہوا ہے۔

اٰیَاتُهَا ٨٩ — (٤٣) سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ (٦٣) — رُكُوْعُهَا ٧

سورۃ الزخرف مکی سورت ہے، اس کی نواسی (٨٩) آیات اور سات رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

حٰمٓ (1) وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (2) اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (3)
حٰمٓ۔ واضح کتاب کی قسم۔ بے شک ہم نے اس کو عربی قرآن بنایا ہے تاکہ تم سمجھو۔
وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ (4) اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا
اور بے شک یہ (قرآنِ مجید) ہمارے پاس اصل کتاب (لوحِ محفوظ) میں بہت بلند بڑی حکمت والا ہے۔ کیا ہم تم سے اس نصیحت کو اس بنا پر روک دیں
اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ (5) وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ (6) وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ
کہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔ اور ہم نے پہلے لوگوں میں بھی کتنے ہی نبی بھیجے تھے۔ اور ان کے پاس جو نبی بھی آتا تھا
اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ (7) فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ (8)
وہ اس کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ پھر ہم نے ہلاک کر دیا ان سے کہیں زیادہ طاقتور لوگوں کو اور ان پہلے لوگوں کی مثال گزر چکی ہے۔
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ (9)
اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمینوں کو کس نے پیدا فرمایا؟ تو یقیناً وہ ضرور کہیں گے کہ انھیں بہت غالب علم والے (اللہ) نے پیدا فرمایا۔
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (10)
جس نے تمھارے لیے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمھارے لیے راستے بنائے تاکہ تم راہ پاسکو۔

وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ

اور جس نے ایک (مقرر) اندازے کے ساتھ آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر ہم نے اس سے مُردہ شہر کو زندہ کیا

كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ (11) وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ

اسی طرح تم (قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔ اور جس نے ہر طرح کے جوڑے پیدا فرمائے اور تمھارے لیے کشتیاں اور چوپائے بنائے

مَا تَرْكَبُوْنَ (12) لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ

جن پر تم سواری کرتے ہو۔ تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر جم کر بیٹھو پھر اپنے ربّ کی نعمت کو یاد کرو

اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا

جب ان پر ٹھیک طرح سے بیٹھ جاؤ اور تم کہو وہ (اللہ) پاک ہے جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع کر دیا

وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ (13) وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (14)

اور ہم میں طاقت نہ تھی کہ اس کو قابو میں لا سکتے۔ اور بے شک ہم اپنے ربّ کی طرف ضرور پلٹ کر جانے والے ہیں۔

وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ (15)

اور (مشرکوں نے) اُس (اللہ) کے بندوں میں سے بعض کو اُس کا جز (اولاد) بنا دیا بے شک انسان بڑا واضح ناشکرا ہے۔

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ (16)

کیا اس (اللہ) نے اپنی مخلوق میں سے (خود اپنے لیے تو) بیٹیاں بنالی ہیں اور تمھیں مخصوص کر دیا ہے بیٹوں کے ساتھ؟

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا

حالاں کہ ان میں سے کسی کو اس (بیٹی) کی خوش خبری دی جاتی ہے جسے انھوں نے رحمٰن کے ساتھ منسوب کر رکھا ہے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے

وَّهُوَ كَظِيْمٌ (17) اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ (18)

اور وہ غم (اور غصّے) سے بھر جاتا ہے۔ کیا وہ (لڑکی) جو زیور میں پرورش پائے اور بحث کے وقت واضح بات بھی نہ کر سکے (اللہ کی اولاد ہو سکتی ہے)؟

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ

اور انھوں نے فرشتوں کو(اللہ کی) بیٹیاں قرار دیا جو رحمٰن کے بندے ہیں کیا یہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے اب ان کی گواہی لکھ لی جائے گی

وَيُسْـَٔلُوْنَ (19) وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۭ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۤ

اور ان سے پوچھا جائے گا۔ اور وہ کہتے ہیں اگر رحمٰن چاہتا تو ہم ان (بُتوں) کو نہ پوجتے انھیں اس کا کچھ علم نہیں

اِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ﴿20﴾ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿21﴾

وہ صرف جھوٹا اندازہ لگاتے ہیں۔کیا ہم نے اس سے پہلے انھیں کوئی کتاب دے رکھی ہے کہ جسے وہ مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔

بَلْ قَالُوْۤا اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿22﴾

(نہیں) بلکہ وہ کہتے ہیں بے شک ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے اور بے شک ہم انھی کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔

وَ كَذٰلِكَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ

اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے جب بھی بھیجا کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا (نبی) تو وہاں کے خوش حال لوگوں نے کہا

اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿23﴾ قٰلَ

کہ بے شک ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے اور بے شک ہم انھی کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔(اس پر ان کے نبی عَلَیْہِ السَّلَامُ نے) فرمایا

اَوَ لَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَیْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ

کیا اگر میں تمھارے پاس لاؤں اس سے بڑھ کر ہدایت کا راستہ جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا تھا (تب بھی انھی کی پیروی کرو گے؟)

قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿24﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ

وہ کہنے لگے بے شک جو کچھ تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں۔ پھر ہم نے (نبی کے)ان(گستاخوں) سے بدلہ لیا تو دیکھیے

كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿25﴾ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖۤ

جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ اور جب ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَامُ) نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا

اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿26﴾ اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ فَاِنَّهٗ سَیَهْدِیْنِ ﴿27﴾

بے شک تم جن کی عبادت کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اس ذات کے جس نے مجھے پیدا فرمایا تو عنقریب وہی میری(مزید) رہ نمائی فرمائے گا۔

وَ جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿28﴾

اور (ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَامُ نے) اس (کلمۂ توحید) کو اپنی اولاد میں باقی رہنے والا کلمہ بنا دیا تاکہ وہ (اللہ کی طرف) رجوع کریں۔

بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ

(ان کے شرک پر انھیں مٹایا نہیں) بلکہ میں نے انھیں اور ان کے باپ دادوں کو فائدہ پہنچایا یہاں تک کہ ان کے پاس آگیا حق (قرآن)

وَ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ﴿29﴾ وَ لَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ

اور واضح بیان فرمانے والا رسول۔ اور جب ان کے پاس حق (قرآن) آیا تو (مشرکین) کہنے لگے یہ جادو ہے

وَّ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿30﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿31﴾

اور بے شک ہم اس کے انکار کرنے والے ہیں۔ اور وہ کہنے لگے یہ قرآن کیوں نہیں نازل ہوا (مکّہ اور طائف کی) دوبستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر؟

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

کیا یہ لوگ آپ کے ربّ کی رحمت کو تقسیم کرتے ہیں؟ ہم نے ان کے درمیان دنیاوی زندگی میں ان کی معیشت کو تقسیم فرمایا

وَ رَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ

اور ہم نے ایک کے دوسرے پر درجے بلند فرمائے تاکہ وہ ایک دوسرے سے کام لے سکیں

وَ رَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿32﴾ وَ لَوْ لَاۤ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً

اور آپ کے ربّ کی رحمت اس (دولت) سے کہیں بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں۔اور اگر یہ (خیال) نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی جماعت (کافر) ہو جائیں گے

لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿33﴾ ۙ

تو جنھوں نے رحمٰن کا انکار کیا ہم ان لوگوں کے لیے ضرور بنادیتے ان کے گھروں کی چھتوں کو چاندی کا اور سیڑھیوں کو بھی جن پر وہ چڑھتے ہیں۔

وَ لِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿34﴾ ۙ وَ زُخْرُفًا ؕ وَ اِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ

اور ان کے گھروں کے دروازوں کو بھی اور وہ تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں۔اور سونے کا بھی (بنادیتے)اور یہ سب دنیا کی زندگی کا (تھوڑا سا) سامان ہے

وَ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿35﴾ ع وَ مَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا

اور آخرت آپ کے ربّ کے ہاں پرہیزگاروں کے لیے ہے۔اور جو رحمٰن کے ذکر سے (غافل ہو کر) اندھا بن جائے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں

فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿36﴾ وَ اِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿37﴾

تو وہ اس کا ساتھی ہو جاتا ہے۔ اور یقیناً وہ (شیاطین) انھیں (ہدایت کے) راستے سے روکتے رہتے ہیں اور وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ

یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا (تو شیطان سے) کہے گا کہ کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا

فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿38﴾ وَ لَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ

پس (تُو) کیا ہی بُرا ساتھی ہے۔ اور جب تم (دنیا میں) ظلم کر چکے ہو (تو) آج تمھیں یہ بات ہر گز کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی

اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿39﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ

کہ بے شک تم عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہو۔ پھر کیا آپ بہروں کو سنائیں گے یا اندھوں کو راستہ دکھائیں گے

وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿40﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿41﴾

اور انھیں (راستہ دکھائیں گے) جو کھلی گمراہی میں ہیں۔ پھر اگر ہم آپ کو (دنیا سے) لے جائیں تو تب بھی ہم ان سے بدلہ لینے والے ہیں۔

اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿42﴾

یا ہم آپ کو وہ (عذاب) دکھا دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے تو بے شک ہم ان پر قدرت رکھنے والے ہیں۔

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿43﴾

تو آپ اس (قرآن) کو مضبوطی سے تھامے رکھیں جو آپ (خاتم النبیین ﷺ) کی طرف وحی فرمایا گیا ہے بے شک آپ (خاتم النبیین ﷺ) سیدھے راستے پر ہیں۔

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿44﴾

اور یقیناً یہ (قرآن) آپ (خاتم النبیین ﷺ) کے لیے اور آپ کی قوم (امّت) کے لیے ضرور (عظیم) نصیحت ہے اور عنقریب تم سب سے پوچھا جائے گا۔

وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿45﴾

اور آپ ہمارے رسولوں سے پوچھیے جنھیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا تھا کیا ہم نے رحمٰن کے سوا اور کوئی معبود بنائے تھے کہ ان کی عبادت کی جائے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ

اور یقیناً ہم نے موسیٰ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا فرعون اور اس (کی قوم) کے سرداروں کی طرف تو (موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ نے) فرمایا

اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿46﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿47﴾

بے شک میں تمام جہانوں کے ربّ کا بھیجا ہوا ہوں۔ پھر جب وہ ہماری نشانیوں کے ساتھ ان کے پاس آئے تو وہ لوگ اس وقت ان (نشانیوں) پر ہنسنے لگے۔

وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۟ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿48﴾

اور ہم جو نشانی انھیں دکھاتے تھے وہ پہلی سے بڑی ہوتی تھی اور ہم نے انھیں عذاب میں پکڑ لیا تاکہ وہ باز آجائیں۔

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿49﴾

اور وہ کہنے لگے اے جادو گر! تم اپنے ربّ سے ہمارے لیے دعا کرو اس عہد کے مطابق جو اس نے تم سے کر رکھا ہے یقیناً ہم ضرور سیدھے راستے پر آجائیں گے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿50﴾ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ

پھر جب ہم نے ان سے عذاب دور کر دیا تو وہ فوراً عہد توڑنے لگے۔ اور فرعون نے اپنی قوم میں پکار کر کہا

يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿51﴾

اے میری قوم! کیا مصر کی حکومت میرے قبضے میں نہیں ہے؟ اور یہ نہریں جو میرے (محل کے) نیچے بہہ رہی ہیں؟ کیا تم دیکھتے نہیں؟

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ (52)

کیا (یہ حقیقت نہیں کہ) میں اس شخص سے بہتر ہوں جو بڑا حقیر ہے اور بات بھی صاف نہیں کر سکتا۔

فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ (53)

تو اس (موسیٰ) پر سونے کے کنگن کیوں نہیں اتارے جاتے یا اس کے ساتھ فرشتے جمع ہو کر (کیوں نہیں) آتے؟

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ (54)

تو اس (فرعون) نے اپنی قوم کو بےوقوف بنایا تو انھوں نے اس کی بات مان لی بےشک وہ نافرمان لوگ تھے۔

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ (55)

تو جب انھوں نے (موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ کی شان میں توہین کرکے) ہمیں ناراض کردیا تو ہم نے ان سب سے انتقام لیا پھر ہم نے ان سب کو غرق کردیا۔

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ۧ (56) وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا

پھر ہم نے انھیں گئے گزرے کر دیا اور بعد والوں کے لیے نمونہ (عبرت) بنا دیا۔ اور جب (عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ) ابنِ مریم کی مثال بیان کی گئی

اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ (57) وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ؕ

تو اس وقت آپ کی قوم (خوشی سے) چِلّانے لگی۔ اور کہنے لگی ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ (عیسیٰ؟)

مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ (58) اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ

انھوں نے آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے یہ مثال صرف جھگڑنے کے لیے بیان کی ہے بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔ وہ (عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ) تو بس ہمارے ایک بندے تھے

اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؕ (59)

جن پر ہم نے انعام فرمایا تھا اور انھیں ہم نے (اپنی قدرت کی) ایک مثال بنایا تھا بنی اسرائیل کے لیے۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ (60) وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ

اور اگر ہم چاہتے تو (تمھاری جگہ) تم میں سے فرشتے بنا دیتے جو (تمھارے بعد) زمین میں رہتے۔ اور یقیناً وہ (عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ) قیامت کی ایک نشانی ہیں

فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ (61) وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ

تو (لوگو!) تم اس میں شک نہ کرو اور میری پیروی کرتے رہو یہی سیدھا راستہ ہے۔ اور کہیں شیطان تمھیں (اس راستے سے) روک نہ دے

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (62) وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ

بےشک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔ اور جب عیسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) نشانیوں کے ساتھ آئے (تو) انھوں نے فرمایا یقیناً میں تمھارے پاس حکمت (کی باتیں) لے کر آیا ہوں

وَلِاُبَيِّنَ لَكُمۡ بَعۡضَ الَّذِىۡ تَخۡتَلِفُوۡنَ فِيۡهِ‌ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ﴿63﴾

اور اس لیے (آیا ہوں) کہ میں تم پر وہ بعض باتیں واضح کر دوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو تو اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ‌ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿64﴾ فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَيۡنِهِمۡ‌ۚ

بے شک اللہ ہی میرا ربّ ہے اور تم سب کا بھی ربّ ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ پھر اُن میں سے کئی گروہوں نے (آپس میں) اختلاف کیا

فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ عَذَابِ يَوۡمٍ اَلِيۡمٍ ﴿65﴾ هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَةَ

تو ظالموں کے لیے ہلاکت ہے درد ناک دن کے عذاب سے۔ کیا یہ صرف قیامت کا انتظار کر رہے ہیں

اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿66﴾ اَلۡاَخِلَّاۤءُ يَوۡمَئِذٍۢ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿67﴾

کہ ان پر اچانک آجائے اور انھیں خبر ہی نہ ہو۔ سب گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیز گاروں کے۔

يٰعِبَادِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡكُمُ الۡيَوۡمَ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ‌ۚ ﴿68﴾ اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا مُسۡلِمِيۡنَ‌ۚ ﴿69﴾

(کہا جائے گا) اے میرے بندو! آج تمھیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہوگے۔ جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور وہ فرماں بردار تھے۔

اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ اَنۡتُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ ﴿70﴾ يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَهَبٍ وَّاَكۡوَابٍ‌ۚ

(انھیں حکم ہوگا) تم اور تمھاری بیویاں جنّت میں داخل ہو جاؤ خوشی خوشی۔ ان پر سونے کی پلیٹوں اور پیالوں کا دور چلایا جائے گا

وَفِيۡهَا مَا تَشۡتَهِيۡهِ الۡاَنۡفُسُ وَتَلَذُّ الۡاَعۡيُنُ‌ۚ وَاَنۡتُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ‌ۚ ﴿71﴾

اور وہاں وہ ہوگا جو ان کے جی چاہیں گے اور جس سے آنکھوں کو لذّت ملے گی اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔

وَتِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِىۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿72﴾ لَكُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ كَثِيۡرَةٌ

اور یہ جنّت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو ان (نیک اعمال) کے بدلے جو تم کرتے رہے۔ اس میں تمھارے لیے بہت سے میوے ہیں

مِّنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿73﴾ اِنَّ الۡمُجۡرِمِيۡنَ فِىۡ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ‌ۚ ﴿74﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنۡهُمۡ

جن میں سے تم کھاؤ گے۔ بے شک مُجرم جہنّم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ وہ (عذاب) ان سے ہلکا نہیں کیا جائے گا

وَهُمۡ فِيۡهِ مُبۡلِسُوۡنَ‌ۚ ﴿75﴾ وَمَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَلٰكِنۡ كَانُوۡا هُمُ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿76﴾ وَنَادَوۡا يٰمٰلِكُ

اور وہ اُس میں مایوس پڑے رہیں گے۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ (خود) ہی ظالم تھے۔ اور وہ (جہنّم پر مقرر فرشتے کو) پکاریں گے اے مالک!

لِيَقۡضِ عَلَيۡنَا رَبُّكَ‌ؕ قَالَ اِنَّكُمۡ مّٰكِثُوۡنَ ﴿77﴾ لَقَدۡ جِئۡنٰكُمۡ بِالۡحَقِّ

تمھارا ربّ ہمیں موت دے دے وہ کہے گا تمھیں اسی حال میں رہنا ہے۔ یقیناً ہم تمھارے پاس حق لائے تھے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿78﴾ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿79﴾ ۚ اَمْ يَحْسَبُوْنَ

لیکن تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرتے تھے۔ کیا انھوں نے کوئی بات طے کر لی ہے؟ تو بے شک ہم بھی طے کرنے والے ہیں۔ کیا وہ خیال کرتے ہیں

اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿80﴾

کہ ہم ان کی پوشیدہ باتیں اور سرگوشیاں نہیں سنتے ہیں؟ کیوں نہیں! اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھتے رہتے ہیں۔

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿81﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

آپ فرمادیجیے کہ اگر بفرضِ محال اللہ کی کوئی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلا عابد ہوں (مجھے تو اس کا علم ضرور ہوتا) پاک ہے آسمانوں اور زمینوں کا ربّ

رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿82﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا

(اور) عرش کا ربّ ان (باتوں) سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔ تو ان کو چھوڑ دیجیے وہ بےکار باتوں میں اُلجھے رہیں اور کھیلیں کُودیں

حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿83﴾ وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ

یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو پالیں جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ اور وہی (اللہ) آسمان میں معبود ہے

وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿84﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ

اور زمین میں (بھی) معبود ہے اور وہی خوب حکمت والا خوب جاننے والا ہے۔ اور بہت بابرکت ہے وہ (اللہ)

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ

جس کے لیے آسمانوں اور زمینوں کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (سب کی) بادشاہت ہے اور اسی کے پاس قیامت کا علم ہے

وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿85﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ

اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔ اور وہ (معبود) سفارش کا اختیار نہیں رکھتے جنھیں وہ اس (اللہ) کے سوا پوجتے ہیں

اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿86﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ

مگر جنھوں نے حق کی گواہی دی اور وہ جانتے بھی تھے (وہ شفاعت کرسکتے ہیں)۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ انھیں کس نے پیدا کیا

لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۙ ﴿87﴾ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ

(تو) یقیناً وہ کہیں گے اللہ نے پھر یہ کہاں بھٹکے جا رہے ہیں؟ اور اس (رسولِ مکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ﷺ) کے اس قول کی قسم "اے میرے رب!

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۘ ﴿88﴾ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ

بے شک یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں لاتے۔ تو آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ﷺ) ان سے منہ پھیر لیجیے

وَقُلْ	سَلٰمٌ ؕ	فَسَوْفَ	يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾
اور کہہ دیجیے (بس اب ہمارا) سلام تو عنقریب وہ (انجام)جان لیں گے۔			

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✔) کا نشان لگائیں۔

1 سُوْرَةُ الزُّخْرُف کی آیات کی تعداد ہے:

(الف) 60 (ب) 70 (ج) 89 (د) 90

2 الزُّخْرُف کا معنی ہے:

(الف) تانبا (ب) چاندی (ج) لوہا (د) سونا

3 سُوْرَةُ الزُّخْرُف میں دعا ہے:

(الف) بازار میں داخل ہونے کی (ب) سواری پر بیٹھنے کی (ج) مسجد میں داخل ہونے کی (د) آئینہ دیکھنے کی

4 سُوْرَةُ الزُّخْرُف کے مطابق قیامت کے دن آپس میں دشمنی سے بچے رہیں گے:

(الف) دوست (ب) رشتہ دار (ج) متقی لوگ (د) بہن بھائی

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1 سُوْرَةُ الزُّخْرُف میں کن انبیاء کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کی دعوت کا ذکر ہے؟

2 سُوْرَةُ الزُّخْرُف کے مطابق مشرکین کا لڑکی کی پیدائش پر کیا رویہ ہوتا تھا؟

3 سُوْرَةُ الزُّخْرُف کے مطابق شیطان کن لوگوں پر مسلط کر دیا جاتا ہے؟

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1 سُوْرَةُ الزُّخْرُف میں بیان کردہ مضامین لکھیں۔

2 سُوْرَةُ الزُّخْرُف سے ہمیں کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟

سرگرمیاں:

- سواری پر سوار ہونے کی دعا یاد کریں اور سواری پر بیٹھتے وقت اسے پڑھنے کا معمول بنائیں۔
- سُوْرَةُ الزُّخْرُف کی روشنی میں طلبہ کی کردار سازی کریں۔

سُوْرَۃُ الدُّخَانِ مَکِّیَّۃٌ

تعارف

یہ مکی سورت ہے۔ اس سورت میں 59 آیات اور تین رکوع ہیں۔ الدُّخَان کے معنی ہیں دھواں۔ مکہ مکرمہ میں شدید قحط پڑا۔ اہل مکہ نے رسالت مآب صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ اگر ہمیں اس عذاب سے چھٹکارا ملا تو ہم آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نبوت پر ایمان لے آئیں گے۔ لیکن جونہی قحط سالی ختم ہوئی اپنے وعدے سے پھر گئے۔ سُوْرَۃُ الدُّخَان میں قرآن مجید کے لیلۃ القدر میں نازل ہونے، رسالت مآب صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تسلی کے لیے قوم فرعون کا انجام اور بنی اسرائیل کی نجات، جہنمیوں پہ عذاب، جنت کی نعمتوں وغیرہ کا ذکر ہے تاکہ اہل ایمان کے دل مضبوط ہوں۔

اٰیَاتُہَا ۵۹ — (۴۴) سُوْرَۃُ الدُّخَانِ مَکِّیَّۃٌ (۶۴) — رُکُوْعُہَا ۳

سورۃ الدخان مکّی سورت ہے، اس کی انسٹھ (۵۹) آیات اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

حٰمٓ ۝1 وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝2 اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝3

حٰمٓ۔ اس واضح کتاب کی قسم۔ بے شک ہم نے اس (کتاب) کو ایک مبارک رات میں نازل کیا ہے بے شک ہم ڈرانے والے ہیں۔

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝4 اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝5

اس (رات) میں ہر مستحکم کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ (ایسا) حکم جو ہمارے پاس سے (صادر ہوتا) ہے بے شک ہم ہی (رسولوں کو) بھیجنے والے ہیں۔

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝6

(یہ) آپ کے ربّ کی طرف سے رحمت ہے بے شک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝7

جو ربّ ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو ان کے درمیان ہے اگر تم یقین رکھنے والے ہو۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝8

اس (اللہ) کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندگی دیتا اور (وہی) موت دیتا ہے (وہ) تمھارا (بھی) ربّ ہے اور تمھارے پہلے باپ دادا کا (بھی) ربّ ہے۔

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝9 فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝10

بلکہ وہ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔ تو آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان واضح دُھواں ظاہر کر دے گا۔

يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝11 رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ

جو لوگوں پر چھا جائے گا یہ ایک درد ناک عذاب ہے۔ (اُس وقت یہ کہیں گے) اے ہمارے ربّ! ہم سے اس عذاب کو دور کر دے

اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝12 اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝13

بے شک ہم ایمان لاتے ہیں۔ (اب) ان کو نصیحت کہاں فائدہ دے گی حالاں کہ ان کے پاس واضح بیان فرمانے والے رسول آچکے۔

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝14 اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا

پھر بھی وہ ان سے منھ موڑے رہے اور کہنے لگے (یہ) سکھایا ہوا مجنون ہے۔ بے شک ہم عذاب کچھ عرصے تک ہٹا بھی دیں

اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝15 يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝16

(تو) بے شک تم لوگ پھر وہی کرو گے (جو پہلے کرتے رہے تھے)۔ جس دن ہم بڑی شدّت سے پکڑیں گے بے شک (اس دن) ہم انتقام لیں گے۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝17

اور یقیناً ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو آزمایا اور اُن کے پاس ایک معزّز رسول (موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ) آئے۔

اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۭ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝18

(انھوں نے فرمایا) کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو بے شک میں تمھارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔

وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۚ ۝19

اور یہ کہ اللہ کے خلاف سرکشی نہ کرو بے شک میں تمھارے پاس واضح دلیل لے کر آیا ہوں۔

وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝20 وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ۝21

اور بے شک میں اپنے ربّ اور تمھارے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے ہو تو مجھ سے الگ ہو جاؤ۔

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ۝22 فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا

پھر (موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ نے) اپنے ربّ سے دعا کی کہ بے شک یہ مجرم لوگ ہیں۔ تو (اللہ کا حکم ہوا کہ) تم میرے بندوں کو راتوں رات لے کر روانہ ہو جاؤ

اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝23 وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۭ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۝24

بے شک تمھارا پیچھا کیا جائے گا۔ اور تم سمندر کو ٹھہرا ہوا چھوڑ دینا بے شک وہ تمام لشکر غرق کر دیا جائے گا۔

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿25﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿26﴾ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿27﴾ كَذٰلِكَ

وہ لوگ کتنے ہی باغات اور چشمے چھوڑ گئے۔ اور کھیت اور عمدہ مقامات۔ اور نعمتیں جن میں وہ مزے کر رہے تھے۔(یہ قصّہ)اسی طرح ہوا

وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿28﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿29﴾

اور ہم نے ایک دوسری قوم کو ان سب چیزوں کا وارث بنا دیا۔ پھر نہ تو آسمان اور زمین ان پر روئے اور نہ ہی انھیں مہلت دی گئی۔

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿30﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ

اور یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو نجات عطا فرمائی ذلت والے عذاب سے۔ (یعنی) فرعون (کے ظلم) سے

اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿31﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ

بے شک وہ بڑا سرکش حد سے گزرنے والوں میں سے تھا۔ اور یقیناً ہم نے ان (بنی اسرائیل) کو (اپنے) علم کے مطابق چُن لیا تھا

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿32﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿33﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿34﴾

(اس زمانے کی) ساری دنیا پر۔ اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں عطا فرمائیں جن میں واضح آزمائش تھی۔ یقیناً وہ لوگ ضرور کہتے ہیں۔

اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿35﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿36﴾

کہ یہ ہماری پہلی موت کے سوا کچھ نہیں ہے اور ہمیں دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا۔اگر تم سچّے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کرکے) لے آؤ۔

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿37﴾

بھلا یہ لوگ بہتر ہیں یا تُبّع کی قوم اور وہ جو ان سے پہلے تھے؟ ہم نے انھیں ہلاک کر دیا بے شک وہ مجرم لوگ تھے۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿38﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ

اور ہم نے آسمانوں اور زمینوں کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر نہیں بنایا۔ ہم نے ان کو صرف حق کے ساتھ (بامقصد) پیدا کیا

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿39﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿40﴾

لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ بے شک ان سب کے لیے فیصلے کا دن مقررہ وقت ہے۔

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿41﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ

جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ اُن کی مدد کی جائے گی۔ مگر جس پر اللہ رحم فرمائے

اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿42﴾ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿43﴾ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿44﴾ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿45﴾

بے شک وہ بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔بے شک زقّوم کا درخت۔ گناہ گار کا کھانا ہے۔ وہ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں کھولے گا۔

كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ (46) خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ (47) ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ

جیسے کھولتا ہوا پانی۔ (کہا جائے گا) اس (مجرم) کو پکڑ لو تو اسے گھسیٹ کر جہنّم کے درمیان لے جاؤ۔ پھر اس کے سر پر ڈالو

مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ (48) ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ (49) اِنَّ هٰذَا

کھولتے ہوئے پانی کا عذاب۔ (کہا جائے گا عذاب کا مزہ) چکھ بےشک تُو (تو) بڑا معزّز و مکرم ہے۔ بےشک یہ وہی ہے

مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ (50) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ (51) فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ (52)

جس میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے۔ بےشک پرہیزگار لوگ امن والے مقام میں ہوں گے۔ (یعنی) باغات اور چشموں میں

يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ (53) كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ (54)

باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ اسی طرح ہوگا اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کو ان کی بیویاں بنا دیں گے۔

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ (55) لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى

وہ وہاں منگوائیں گے ہر قسم کے میوے بڑے اطمینان کے ساتھ۔ وہ اس (جنّت) میں موت کا مزہ نہیں چکھیں گے سوائے (دنیا میں) پہلی موت کے

وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ (56) فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (57)

اور وہ (اللہ) انھیں جہنّم کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ (یہ) آپ کے ربّ کی طرف سے فضل ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (58) فَارْتَقِبْ

تو ہم نے آپ کی زبان میں اس (قرآن) کو آسان فرما دیا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ تو آپ انتظار کیجیے

اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ (59)

بےشک وہ لوگ بھی انتظار کرنے والے ہیں۔

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1 سُوْرَۃُ الدُّخَان میں آیات کی تعداد ہے:

(الف) 49 (ب) 59 (ج) 69 (د) 79

2 اَلدُّخَان کے معنی ہیں:

(الف) راکھ (ب) شعلہ (ج) آگ (د) دھواں

3 قرآن مجید نازل ہوا:

(الف) لیلۃ القدر میں (ب) شب برات میں (ج) شب معراج میں (د) شب جمعہ میں

4 اَلْمُهْل کے معنی ہیں:

(الف) پگھلی ہوئی گندھک (ب) پگھلا ہوا لوہا (ج) پگھلا ہوا تانبا (د) ابلتا ہوا تیل

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1 اہل مکہ نے رسالت مآب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے کیا وعدہ کیا تھا اور اس کا کیا انجام ہوا؟

2 قوم فرعون کا کیا انجام ہوا؟

3 فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ کا ترجمہ کریں۔

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1 سُوْرَةُ الدُّخَان میں کون کون سے مضامین بیان ہوئے ہیں؟

2 سُوْرَةُ الدُّخَان میں جہنمیوں کو دیے جانے والے عذاب بیان کریں۔

سرگرمیاں:

- سُوْرَةُ الدُّخَان کے مضامین پر مبنی طلبہ کے درمیان مذاکرہ کا اہتمام کریں۔

سُوۡرَةُ الۡجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ

تعارف

یہ مکی سورت ہے۔ اس سورت میں 37 آیات اور چار رکوع ہیں۔ جَاثِیَۃ کا لفظ گھٹنے ٹیکنے یا گھٹنوں کے بل بیٹھنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ سورۃ مبارکہ مکہ شریف میں قحط کے زمانہ میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے دلائل، کفار کے انکار، اعتراضات اور انجام، قیامت کی ہولناکی اور لوگوں کے گھٹنوں کے بل گرے ہونے اور مومنین کے لئے جنت کی نعمتوں جیسے مضامین بیان ہوئے ہیں تاکہ مومنین کے لئے کفار کے انکار اور انجام سے واقف ہو کر تسلی کا باعث بنے۔ لفظ جَاثِیَۃ آیت 28 میں آیا ہے جس سے سورت مبارکہ کا نام ماخوذ ہے۔ اس سورت کا مرکزی مضمون توحید اور آخرت کا بیان ہے۔

اٰيَاتُهَا ۳۷ (۴۵) سُوۡرَةُ الۡجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ (۶۵) رُكُوۡعُهَا ۴

سورۃ الجاثیہ مکّی سورت ہے، اس کی سینتیس (۳۷) آیات اور چار رکوع ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۳﴾ ؕ

حٰمٓ۔ (یہ) کتاب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔ بے شک آسمانوں اور زمینوں میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

وَفِىۡ خَلۡقِكُمۡ وَمَا يَبُثُّ مِنۡ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۴﴾ ۙ وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ

اور تمھاری پیدائش میں اور جانوروں میں بھی جنھیں وہ (اللہ) پھیلاتا ہے یقین رکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اور رات دن کے آنے جانے میں

وَمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ رِّزۡقٍ فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَتَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ

اور جو اللہ نے آسمان سے رزق (پانی) نازل فرمایا پھر اس سے زمین کو اس کے مُردہ ہو جانے کے بعد زندہ فرمایا اور ہواؤں کے پھیرنے میں

اٰيٰتٌ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۵﴾ تِلۡكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتۡلُوۡهَا عَلَيۡكَ بِالۡحَقِّ ۚ

ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کی آیات ہیں جنھیں ہم آپ کو حق کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں

فَبِاَىِّ حَدِيۡثٍۢ بَعۡدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶﴾ وَيۡلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيۡمٍ ﴿۷﴾ ۙ

پھر اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟ ہر جھوٹے گناہ گار کے لیے تباہی ہے۔

يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ

وہ اللہ کی آیات سنتا ہے جب اُسے پڑھ کر سنائی جا رہی ہوں پھر وہ تکبّر کرتے ہوئے (کفر پر) اڑا رہتا ہے گویا کہ اُس نے انھیں سنا ہی نہیں

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿8﴾ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا ۨاتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ

تو اُسے دردناک عذاب کی خوش خبری دیجیے۔ اور جب اُسے ہماری آیتوں میں سے کسی (آیت) کا علم ہو جاتا ہے تو اُسے مذاق بنا لیتا ہے

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿9﴾ؕ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا

ایسے ہی لوگوں کے لیے ذلّت والا عذاب ہے۔ اُن کے آگے جہنّم ہے اور جو کچھ انھوں نے کمایا ہے اُن کے کچھ کام نہ آئے گا

وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿10﴾ؕ هٰذَا هُدًى ۚ

اور نہ وہ جن کو انھوں نے اللہ کے سوا مددگار بنا رکھا ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ یہ (قرآن) ہدایت ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿11﴾ؑ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ

اور جن لوگوں نے اپنے ربّ کی آیات کا انکار کیا ان کے لیے سخت دردناک عذاب ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے سمندر کو تمھارے کام میں لگا دیا

لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿12﴾ۚ وَسَخَّرَ لَكُمْ

تاکہ اُس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اُس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔ اور (اللہ نے) تمھارے کام میں لگا دیا

مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿13﴾

ان سب کو جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اپنی طرف سے بےشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غوروفکر کرتے ہیں۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ

آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ ﷺ) ان سے فرما دیجیے جو ایمان لائے کہ وہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ (کی پکڑ) کے دنوں کی توقع نہیں رکھتے

لِيَجْزِيَ قَوْمًاۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿14﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ

تاکہ وہ (اللہ) لوگوں کو اس کا بدلہ دے جو وہ کیا کرتے تھے۔ جو کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اپنے لیے ہی کرتا ہے

وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿15﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ

اور جو کوئی بُرائی کرتا ہے تو اس کا نقصان اسی کو ہو گا پھر تم سب اپنے ربّ ہی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو عطا فرمائی کتاب

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿16﴾ۚ

اور حکومت اور نبوّت اور ہم نے انھیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا فرمایا اور ہم نے انھیں (اس زمانے کے) سب جہان (والوں) پر فضیلت بخشی۔

وَاٰتَيۡنٰهُمۡ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ‌ۚ فَمَا اخۡتَلَفُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ ۙ بَغۡيًاۢ بَيۡنَهُمۡ‌ؕ
اور ہم نے انھیں دین کے واضح دلائل عطا فرمائے پھر انھوں نے اختلاف کیا اپنے پاس علم کے آجانے کے بعد آپس کی ضد (اور حسد) کی وجہ سے
اِنَّ رَبَّكَ يَقۡضِىۡ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿17﴾
بے شک آپ کا ربّ ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ فرما دے گا جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔
ثُمَّ جَعَلۡنٰكَ عَلٰى شَرِيۡعَةٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ فَاتَّبِعۡهَا
پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک طریقے پر مقرر فرما دیا تو آپ اس کی پیروی کریں
وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿18﴾ اِنَّهُمۡ لَنۡ يُّغۡنُوۡا عَنۡكَ مِنَ اللّٰهِ شَيۡـًٔا‌ ؕ
اور جو (حقیقت کا) علم نہیں رکھتے ان کی خواہشات کے پیچھے نہ چلیے۔ بے شک وہ اللہ کے مقابلے میں آپ کے کچھ کام نہیں آئیں گے
وَاِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ‌ۚ وَاللّٰهُ وَلِىُّ الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿19﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ
اور ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اللہ پرہیزگاروں کا مددگار ہے۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لیے بصیرت کی باتیں ہیں
وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿20﴾ اَمۡ حَسِبَ الَّذِيۡنَ اجۡتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ
اور ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے جو یقین رکھتے ہیں۔ کیا جنھوں نے بُرے کام کیے وہ یہ خیال کرتے ہیں
اَنۡ نَّجۡعَلَهُمۡ كَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحۡيَاهُمۡ وَمَمَاتُهُمۡ‌ ؕ
کہ ہم اِن کو اُن لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیک اعمال کیے ان سب کی زندگی اور موت برابر ہو جائے
سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ ﴿21﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَـقِّ
بُرا ہے جو یہ فیصلہ کرتے ہیں۔ اور اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو حق کے ساتھ (بامقصد) پیدا فرمایا
وَلِتُجۡزٰى كُلُّ نَفۡسٍ ۢ بِمَا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿22﴾
اور تاکہ ہر شخص کو اس کا بدلہ دیا جائے جو اس نے کمایا اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔
اَفَرَءَيۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰٮهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلۡمٍ
کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش (نفس) کو اپنا معبود بنالیا اور اللہ نے (اپنے) علم کی بنیاد پر اُسے گمراہ کر دیا
وَّخَتَمَ عَلٰى سَمۡعِهٖ وَقَلۡبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنۡ يَّهۡدِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰهِ‌ ؕ
اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا پھر کون ہے جو اسے اللہ کے بعد ہدایت دے؟

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿23﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا
کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ اور وہ کہتے ہیں ہماری تو دنیا ہی کی زندگی ہے ہم (یہیں) مرتے اور جیتے ہیں
وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿24﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ
اور ہمیں تو زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے اور ان کو اس کا کچھ علم نہیں وہ صرف گمان کرتے ہیں۔ اور جب ان کے سامنے ہماری واضح آیتیں پڑھی جاتی ہیں
مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿25﴾
تو ان کی دلیل یہی ہوتی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر کے) لے آؤ اگر تم سچّے ہو۔
قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
آپ (خاتم النبیین ﷺ) فرما دیجیے کہ اللہ ہی تمھیں زندگی عطا فرماتا ہے پھر وہی تمھیں موت دے گا پھر وہی تمھیں قیامت کے دن جمع فرمائے گا
لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿26﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہے
وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿27﴾
اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن وہ لوگ سخت نقصان اٹھائیں گے جو باطل پر ہیں۔
وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ
اور آپ دیکھیں گے کہ ہر گروہ گھٹنوں کے بل گرا ہوگا ہر گروہ کو اس کی کتاب (نامۂ اعمال) کی طرف بلایا جائے گا
اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿28﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ
آج تمھیں اس کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ یہ ہماری کتاب ہے جو تمھارے بارے میں سچ سچ بیان کرتی ہے
اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿29﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
بے شک ہم وہ سب کچھ لکھتے تھے جو تم کرتے تھے۔ تو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے
فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿30﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫
تو اُن کا ربّ انھیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا یہی واضح کامیابی ہے۔ اور جنھوں نے کفر کیا
اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿31﴾
(ان سے کہا جائے گا) کیا تمھیں میری آیات پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھیں پھر تم نے تکبّر کیا اور تم مجرم لوگ تھے۔

وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ

اور جب کہا جاتا تھا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شک نہیں (تو) تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہے

اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿32﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ

ہم تو اسے گمان ہی خیال کرتے ہیں اور ہم (اس پر) یقین کرنے والے نہیں ہیں۔ اور ان کے لیے (ان اعمال کی) بُرائیاں ظاہر ہو جائیں گی

مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿33﴾

جو انھوں نے کیے اور وہ (عذاب) انھیں گھیر لے گا جس کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔

وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ

اور کہا جائے گا آج کے دن ہم تمھیں بے سہارا چھوڑ دیں گے جیسا کہ تم نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بُھلا دیا تھا اور تمھارا ٹھکانا آگ ہے

وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿34﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

اور تمھارا کوئی مددگار نہیں۔ یہ اس لیے ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو مذاق بنا رکھا تھا اور تمھیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا

فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿35﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

تو آج یہ اس (آگ) سے نہیں نکالے جائیں گے اور نہ ان کی معذرت قبول کی جائے گی۔ پس اللہ کے لیے تمام تعریفیں ہیں

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿36﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جو آسمانوں کا ربّ ہے اور زمینوں کا ربّ ہے (اور) تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ اور اسی کے لیے آسمانوں اور زمینوں میں بڑائی ہے

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿37﴾

اور وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1 جَاثِيَة کے معنی ہیں:

(الف) پاؤں کے بل　(ب) گھٹنوں کے بل　(ج) سر کے بل　(د) بازوؤں کے بل

2 سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃ میں آیات ہیں:

(الف) 37 (ب) 47 (ج) 57 (د) 67

3 دن اور رات کے آنے جانے میں نشانیاں ہیں:

(الف) یقین والوں کے لیے (ب) آنکھ والوں کے لیے (ج) کان والوں کے لیے (د) عقل والوں کے لیے

4 اَلرِّیٰح کے معنی ہیں:

(الف) ہوائیں (ب) آندھیاں (ج) کشتیاں (د) اندھیرے

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1 سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

2 سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃ میں بنی اسرائیل پر کیے گئے کون سے چار انعامات کا ذکر کیا گیا ہے؟

3 کفار کا قیامت کے متعلق کیا نظریہ تھا؟

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1 سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃ میں عقل والوں کے لیے کونسی نشانیاں بیان ہوئی ہیں؟

2 سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سرگرمی:

- معلم طلبہ کو قیامت کی ہولناکی کے متعلق بتا کر ان کے علم میں لائے کہ اس دوران سات خوش نصیب اللہ عزوجل کے سایہ میں ہوں گے اور ان کے نام لکھوا کر ان پر مبنی چارٹ بنوائے۔

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ

تعارف

یہ مکی سورت ہے۔ اس سورت میں 45 آیات اور تین رکوع ہیں۔ یہ سورۃ مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب رسالت مآب صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسلام کی تبلیغ شروع کی اور کفار نے مخالفت اور طعن و تشنیع کی راہ اپنائی۔ یہ سورۃ مبارکہ فکر آخرت کی یاد تازہ کرتی ہے۔ اس سورۃ مبارکہ میں آخرت کے حوالہ سے کفار کے شکوک و شبہات اور ان کا جواب، اللہ تعالیٰ کی نشانیوں، سابقہ اقوام کے احوال اور انجام، جنت اور جہنم کے احوال اور رسالت مآب صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو صبر کی تلقین جیسے مضامین بیان ہوئے ہیں۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اکثر خطبہ جمعہ اور نماز عید میں اس سورۃ مبارکہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم:873)

اٰيَاتُهَا ٤٥ — (٥٠) سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ (٣٤) — رُكُوْعُهَا ٣

سورۃ ق مکّی سورت ہے، اس کی پینتالیس (۴۵) آیات اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۚ ۝١ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ

قٓ۔ قرآنِ مجید کی قسم (آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سچّے رسول ہیں)۔ لیکن انھوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ایک ڈر سنانے والا آیا

فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۚ ۝٢ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝٣

تو کافر کہنے لگے یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہم مٹی ہو جائیں گے (تو پھر زندہ ہوں گے؟) یہ واپسی (تو ہماری سمجھ سے) دُور ہے۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝٤

یقیناً ہمیں معلوم ہے کہ ان (کے جسموں) کو زمین (کھا کھا کر) کتنا کم کرتی جاتی ہے اور ہمارے پاس (ہر چیز) محفوظ (رکھنے والی) کتاب ہے۔

بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝٥

بلکہ (عجیب بات یہ ہے کہ) انھوں نے حق کو جھٹلایا جب وہ ان کے پاس آچکا تو وہ ایک الجھی ہوئی بات میں (پڑے ہوئے) ہیں۔

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝٦

تو کیا انھوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے کیسے اُسے بنایا اور اُسے سجایا اور اس میں کوئی شگاف نہیں ہے۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍۙ (7)

اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور ہم نے اس میں پہاڑ جما دیے اور ہم نےاس میں ہر قسم کی خوش نما چیزیں (جوڑوں کی شکل میں) اُگائیں۔

تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ (8) وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا

بصیرت اور نصیحت کے طور پر ہر رجوع کرنے والے بندے کے لیے۔ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی نازل فرمایا

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِۙ (9) وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌۙ (10)

پھر ہم نے اس(پانی) سے باغات اُگائےاور کاٹے جانےوالے کھیتوں کا اناج۔اور لمبی لمبی کھجور کے درخت جن کے خوشے تہہ بہ تہہ ہوتے ہیں۔

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًاؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ (11)

(یہ سب کچھ) بندوں کی روزی کے لیے ہے اور ہم نے اس (پانی) سے مُردہ زمین کو زندہ کیا اسی طرح (قبروں) سے نکلنا ہو گا۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُۙ (12) وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍۙ (13)

ان سے پہلے جھٹلایا تھا نوح (عَلَیْہِ السَّلَامُ) کی قوم نے اور کنویں والوں اور ثمود نے۔ اور قومِ عاد اور فرعون اور لوط (عَلَیْہِ السَّلَامُ) کی قوم والوں نے بھی۔

وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ (14)

اور ایکہ والوں (شعیب عَلَیْہِ السَّلَامُ کی قوم) اور قومِ تُبّع نے بھی ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو (ان پر) میرے عذاب کی وعید ثابت ہو کر رہی۔

اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ (15)

تو کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں؟(ہر گز ایسا نہیں) بلکہ (اصل میں) وہ نئے سِرے سے پیدا کرنے کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (16)

اور یقیناً ہم نے ہی انسان کو پیدا فرمایا اور ہم جانتے ہیں جو خیالات اس کے دل میں آتے ہیں اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ (17) مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ

جب (لکھ) لینے والے دو (فرشتے لکھ) لیتے ہیں (ایک) دائیں جانب اور (دوسرا) بائیں جانب بیٹھا ہوتا ہے۔ وہ جو لفظ بھی بولتا ہے

اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (18) وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ (19)

اس پر ایک نگران (لکھنے کے لیے) تیار رہتا ہے۔ اور موت کی سختی حق کے ساتھ آپہنچی (اے انسان!) یہ ہے وہ چیز جس سے تم بھاگتے تھے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ (20) وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ

اور صُور میں پھونکا جائے گا یہی وہ دن ہے جس سے ڈرایا جاتا تھا۔ اور ہر شخص آئے گا

مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيۡدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدۡ كُنۡتَ فِىۡ غَفۡلَةٍ مِّنۡ هٰذَا

کہ اس کے ساتھ ایک (فرشتہ) ہانکنے والا اور ایک (اعمال پر) گواہ ہوگا۔ یقیناً تُو اس (دن) سے غفلت میں پڑا رہا

فَكَشَفۡنَا عَنۡكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الۡيَوۡمَ حَدِيۡدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ قَرِيۡنُهٗ

تو ہم نے تجھ سے تیرا (غفلت کا) پردہ ہٹا دیا تو آج تیری نگاہ خوب تیز ہے۔ اور اس کا ساتھی (فرشتہ) کہے گا

هٰذَا مَا لَدَىَّ عَتِيۡدٌ ﴿۲۳﴾ اَلۡقِيَا فِىۡ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيۡدٍ ﴿۲۴﴾

یہ ہے وہ (اعمال نامہ) جو میرے پاس تیار ہے۔ (فرشتوں کو حکم ہوگا) کہ تم دونوں ہر پکّے کافر (حق کے) دشمن کو جہنّم میں ڈال دو۔

مَّنَّاعٍ لِّلۡخَيۡرِ مُعۡتَدٍ مُّرِيۡبِ ﴿۲۵﴾ اِلَّذِىۡ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

جو بھلائی سے منع کرنے والا حد سے بڑھنے والا (دین میں) شک کرنے والا تھا۔ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بنا رکھا تھا

فَاَلۡقِيٰهُ فِى الۡعَذَابِ الشَّدِيۡدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِيۡنُهٗ رَبَّنَا مَاۤ اَطۡغَيۡتُهٗ

تو تم دونوں اِسے سخت عذاب میں ڈال دو۔ اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا اے ہمارے ربّ! میں نے اِسے گمراہ نہیں کیا تھا

وَلٰكِنۡ كَانَ فِىۡ ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخۡتَصِمُوۡا لَدَىَّ وَقَدۡ قَدَّمۡتُ اِلَيۡكُمۡ بِالۡوَعِيۡدِ ﴿۲۸﴾

بلکہ یہ خود ہی راستے سے دُور بھٹکا ہوا تھا۔(اللہ) فرمائے گا تم میرے سامنے جھگڑا نہ کرو اور یقیناً میں تو پہلے ہی تمھیں عذاب سے ڈرا چکا تھا۔

مَا يُبَدَّلُ الۡقَوۡلُ لَدَىَّ وَمَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ﴿۲۹﴾ يَوۡمَ نَقُوۡلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امۡتَلَاۡتِ

میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی اور نہ ہی میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں۔ اُس دن ہم جہنّم سے کہیں گے کیا تُو بھر گئی ہے؟

وَتَقُوۡلُ هَلۡ مِنۡ مَّزِيۡدٍ ﴿۳۰﴾ وَاُزۡلِفَتِ الۡجَـنَّةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ غَيۡرَ بَعِيۡدٍ ﴿۳۱﴾

اور وہ کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟ اور پرہیزگاروں کے لیے جنّت قریب کر دی جائے گی (وہ ان سے) دُور نہ ہوگی۔

هٰذَا مَا تُوۡعَدُوۡنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيۡظٍ ﴿۳۲﴾

(کہا جائے گا) یہ ہے وہ (جنّت) جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر رجوع کرنے والے (اور دین کی) حفاظت کرنے والے کے لیے۔

مَنۡ خَشِىَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَيۡبِ وَجَآءَ بِقَلۡبٍ مُّنِيۡبِ ﴿۳۳﴾ اۨدۡخُلُوۡهَا بِسَلٰمٍ

جو رحمٰن سے بغیر دیکھے ڈرتا رہا اور (اللہ کی طرف) رجوع کرنے والا دل لے کر آیا۔ (انھیں کہا جائے گا) اس (جنّت) میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ

ذٰلِكَ يَوۡمُ الۡخُلُوۡدِ ﴿۳۴﴾ لَهُمۡ مَّا يَشَآءُوۡنَ فِيۡهَا وَلَدَيۡنَا مَزِيۡدٌ ﴿۳۵﴾

یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ ان کے لیے وہاں (جنّت میں) سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے اور ہمارے ہاں اور بھی بہت کچھ ہے۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ

اور ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر ڈالیں جو ان سے قوّت میں کہیں بڑھ کر تھیں تو وہ (تلاش میں) شہروں میں پھرتے رہے

هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ 36 اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ 37

کہ کہیں پناہ کی جگہ ملے۔ یقیناً اس میں نصیحت ہے اس شخص کے لیے جو دل رکھتا ہو یا کان لگا کر سنتا ہو اور وہ(دل ودماغ سے) حاضر ہو۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ 38

اور یقیناً ہم نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمینوں کو اور ان کے درمیان جو کچھ ہے چھ دنوں میں اور ہمیں کسی تھکن نے نہیں چھوا۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۚ 39

تو اس پر صبر کیجیے جو یہ (کفّار) کہتے ہیں اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ 40 وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ

اور رات کے اوقات میں بھی اس کی تسبیح کیجیے اور سجدوں (نماز) کے بعد بھی۔ اور توجہ سے سنیے جس دن پکارنے والا پکارے گا

مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ 41 ۙ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ 42

قریب کی جگہ سے۔ جس دن لوگ حق کے ساتھ سخت چیخ (کی آواز) سنیں گے وہ (قبروں سے) نکلنے کا دن ہوگا۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ 43 ۙ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ

بے شک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری طرف ہی واپس آنا ہے۔ جس دن زمین ان پر سے پھٹ جائے گی

سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ 44 نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫

وہ جلدی جلدی باہر نکل پڑیں گے یہ جمع کرنا ہم پر بہت آسان ہے۔ ہمیں خوب معلوم ہے جو یہ کہتے ہیں اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں ہیں

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ 45 ۧ

تو آپ نصیحت کیجیے قرآن کے ذریعے اُسے جو میرے عذاب کی وعید سے ڈرتا ہے۔

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. سُوْرَۃُ قٓ میں آیات ہیں:

(الف) 35 (ب) 45 (ج) 55 (د) 65

2. اَصْحٰبُ الْاَیْکَةِ سے مراد ہے:

(الف) حضرت شعیب عَلَیْهِ السَّلَامُ کی قوم (ب) حضرت ابراہیم عَلَیْهِ السَّلَامُ کی قوم

(ج) حضرت صالح عَلَیْهِ السَّلَامُ کی قوم (د) حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ کی قوم

3. مُنْذِر کے معنی ہیں:

(الف) خوبصورت منظر والا (ب) تیز نظر والا (ج) ڈرسنانے والا (د) نذرونیاز دینے والا

4. اَمْرٍ مَّرِیْجٍ کے معنی ہیں:

(الف) سیدھی بات (ب) سلجھی ہوئی بات (ج) ذومعنی بات (د) الجھی ہوئی بات

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1. حَبْلِ الْوَرِیْدِ کے کیا معنی ہیں؟
2. کفار رسالت مآب صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بعثت پر کیوں تعجب کرتے تھے؟
3. وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ کا ترجمہ کریں؟

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1. سُوْرَۃُ قٓ میں مذکور اَصْحٰبُ الرَّسِّ اور اَصْحٰبُ الْاَیْکَةِ کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟
2. سُوْرَۃُ قٓ کی فضیلت اور ہماری عملی زندگی پر اس کے اثرات قلمبند کریں۔

سرگرمی:

- معلم مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ کی روشنی میں مفصل لیکچر دے اور طلبہ کو گفتگو میں ہونے والی بے احتیاطی سے آگاہ کرکے اس سے بچنے کی ترغیب دلائے۔

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ

تعارف

یہ مکی سورت ہے۔ اس سورت میں 60 آیات اور تین رکوع ہیں۔ الذّٰرِیٰت کے معنی ذرات اور بخارات اڑانے والی ہوائیں ہیں۔ اس سورۃ مبارکہ میں قیامت کا انکار کرنے والوں کی مذمت، اہل جنت کی صفات اور اچھا انجام، سیدنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَامُ کی مہمان نوازی، فرشتوں کا انہیں بیٹے کی بشارت دینا، سیدنا نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ، سیدنا لوط عَلَیْہِ السَّلَامُ، فرعون اور اس کے لشکر، قوم عاد اور قوم ثمود کا عبرتناک انجام بیان ہوا ہے۔ انسانوں اور جنوں کی تخلیق کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔

اٰیَاتُهَا ٦٠ — (٥١) سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ (٦٧) — رُكُوْعُهَا ٣

سورۃ الذاریات مکّی سورت ہے، اس کی ساٹھ (٦٠) آیات اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۙ(1) فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۙ(2)

قسم ہے ان ہواؤں کی جو (گرد) اُڑا کر بکھیرنے والی ہیں۔ پھر ان ہواؤں کی جو (بادلوں کا) بوجھ اُٹھانے والی ہیں۔

فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۙ(3) فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ(4)

پھر اُن (کشتیوں) کی جو آسانی سے چلنے والی ہیں۔ پھر (اُن فرشتوں کی) جو (حکمِ الٰہی سے) کام کو تقسیم کرنے والے ہیں۔

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ(5) وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ؕ(6) وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ(7)

بے شک (آخرت کا) جو وعدہ تم سے کیا جارہا ہے وہ ضرور سچاہے۔اور بے شک بدلے (کا دن)ضرور واقع ہو کر رہے گا۔ اور راستوں والے آسمان کی قسم۔

اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ(8) يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ؕ(9)

بے شک تم مختلف باتوں میں (پڑے ہوئے) ہو۔ اس (حق) سے وہی پھرتا ہے جسے (روزِ ازل سے) پھیر دیا گیا ہو۔

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ(10) الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ(11) يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ(12)

ہلاک ہو جائیں (جھوٹے) اندازے لگانے والے۔ جو غفلت میں (پڑے حق کو) بھولے ہوئے ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں بدلے کا دن کب ہو گا؟

يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ ﴿13﴾ ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ ۖ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿14﴾

اس دن جب وہ آگ میں جلائے جائیں گے۔ (کہا جائے گا) چکھو! اپنے عذاب کا مزہ یہ وہی (عذاب) ہے جس کو تم جلدی مانگا کرتے تھے۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿15﴾ آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ ۚ

بے شک پرہیزگار جنّتوں اور چشموں میں ہوں گے۔ جو کچھ اُن کا ربّ انھیں عطا فرمائے گا اُسے لے رہے ہوں گے

إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ ﴿16﴾ كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ﴿17﴾ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿18﴾

بے شک وہ اس سے پہلے نیک عمل کرنے والے تھے۔ وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔اور سحری کے اوقات میں وہ اِسْتِغْفار کرتے تھے۔

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿19﴾ وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ﴿20﴾

اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والوں اور محتاجوں کا حق ہوتا تھا۔ اور یقین رکھنے والوں کے لیے زمین میں نشانیاں ہیں۔

وَفِي أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿21﴾ وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ﴿22﴾

اور تمھاری ذات میں بھی (نشانیاں ہیں) تو کیا تم دیکھتے نہیں؟ اور تمھارا رزق اور جس (چیز) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (سب) آسمان میں ہے۔

فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ ﴿23﴾ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ﴿24﴾

تو آسمان اور زمین کے ربّ کی قسم یقیناً یہ بات سچی ہے جیسا کہ تم بولتے ہو۔ کیا آپ کے پاس ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَامُ) کے معزّز مہمانوں کی خبر آئی ہے؟

إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ﴿25﴾

جب وہ (فرشتے) اُن کے پاس آئے تو انھوں نے سلام کہا (ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَامُ نے بھی) سلام کہا (اور دل میں سوچا کہ یہ) کچھ اجنبی لوگ ہیں۔

فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ﴿26﴾ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ

پھر خاموشی سے اپنے گھر والوں کی طرف گئے تو ایک (بھُنا ہوا) موٹا بچھڑا لے آئے۔ پھر اسے اُن (مہمانوں) کے سامنے رکھا

قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿27﴾ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ

فرمایا کیا آپ لوگ کھاتے نہیں؟ پھر انھوں نے اُن (کے نہ کھانے) سے دل میں خوف محسوس کیا (تو فرشتوں نے) کہا آپ گھبرایے نہیں

وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ﴿28﴾ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا

اور انھوں نے ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَامُ) کو ایک علم والے لڑکے کی خوش خبری دی۔ پھر ان کی بیوی زور سے بولتی ہوئی آئیں تو اس نے (تعجب سے) ہاتھ اپنے چہرے پر مارا

وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ﴿29﴾ قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ

اور بولیں (کیا) ایک بانجھ بڑھیا (کے ہاں اولاد ہوگی)؟ وہ (فرشتے) بولے آپ کے ربّ نے اسی طرح فرمایا ہے

اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿30﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿31﴾

بے شک وہی ہے جو بڑی حکمت والا بڑے علم والا ہے۔ (ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَامُ نے) فرمایا پس تمھارا (اصل) مقصد کیا ہے؟ اے بھیجے ہوئے (فرشتو!)

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿32﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿33﴾

(فرشتوں نے) کہا بے شک ہم (لوط عَلَیْہِ السَّلَامُ کی) مُجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ تاکہ ہم اِن پر (پکّی) مٹی کے پتھر برسائیں۔

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿34﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿35﴾

(جو) آپ کے ربّ کی طرف سے حد سے بڑھنے والوں کے لیے نشان زدہ ہیں۔ پھر اس (بستی) میں جو کوئی ایمان والوں میں سے تھا ہم نے اس کو باہر نکال دیا۔

فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿36﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً

تو ہم نے اس (بستی) میں مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا (کوئی اور گھر) نہ پایا۔ اور ہم نے اس میں ایک نشانی چھوڑ دی

لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿37﴾ وَفِيْ مُوْسٰٓى

ان لوگوں کے لیے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں۔ اور موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَامُ کے واقعے) میں (بھی نشانی ہے)

اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿38﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿39﴾

جب ہم نے انھیں ایک واضح دلیل کے ساتھ فرعون کی طرف بھیجا۔ تو اس نے اپنی قوت کے زور پر منھ موڑ لیا اور کہا (یہ تو) جادوگر یا مجنون ہے۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿40﴾

تو ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا پھر ان کو سمندر میں پھینک دیا اور وہ (اپنے آپ کو) ملامت کرنے والا تھا۔

وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿41﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ

اور (قومِ) عاد (کے واقعے) میں (بھی نشانی ہے) جب ہم نے ان پر خیر سے خالی آندھی بھیجی۔(جو) کسی چیز کو نہ چھوڑتی تھی

اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿42﴾ وَفِيْ ثَمُوْدَ

وہ جس چیز پر بھی گزرتی اسے بوسیدہ ہڈی کی طرح (ریزہ ریزہ) کیے بغیر نہ چھوڑتی۔ اور (قومِ) ثمود (کے واقعہ) میں (بھی نشانی ہے)

اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿43﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿44﴾

جب ان سے کہا گیا کہ ایک وقت تک فائدہ اٹھالو۔ تو انھوں نے اپنے ربّ کے حکم سے سرکشی کی تو انھیں کڑک نے آپکڑا اور وہ دیکھ رہے تھے۔

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿45﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ

پھر نہ تو وہ کھڑے ہونے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ ہی بدلہ لینے والے تھے۔اور اس سے پہلے نوح (عَلَیْہِ السَّلَامُ) کی قوم کو (بھی ہلاک کیا تھا)

اِنَّهُمْ	كَانُوْا	قَوْمًا	فٰسِقِيْنَ ﴿46﴾	وَالسَّمَآءَ	بَنَيْنٰهَا	بِاَيْىدٍ	وَّ اِنَّا	لَمُوْسِعُوْنَ ﴿47﴾

بے شک وہ نافرمان لوگ تھے۔ اور آسمان کو ہم نے (اپنے) ہاتھوں (اپنی قوت) سے بنایا اور بے شک ہم ہی وسعت دینے والے ہیں۔

وَالْاَرْضَ	فَرَشْنٰهَا	فَنِعْمَ	الْمٰهِدُوْنَ ﴿48﴾	وَمِنْ	كُلِّ	شَيْءٍ	خَلَقْنَا	زَوْجَيْنِ

اور زمین کو ہم نے فرش بنایا تو ہم کیا خوب بچھانے والے ہیں۔ اور ہم نے ہر چیز کے جوڑے پیدا فرمائے

لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ ﴿49﴾	فَفِرُّوْٓا	اِلَى	اللّٰهِ ؕ	اِنِّيْ	لَكُمْ	مِّنْهُ	نَذِيْرٌ	مُّبِيْنٌ ﴿50﴾

تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ تو تم اللہ کی (اطاعت کی) طرف دوڑو بے شک میں اس کی طرف سے تمھیں واضح ڈرانے والا ہوں۔

وَلَا	تَجْعَلُوْا	مَعَ	اللّٰهِ	اِلٰهًا	اٰخَرَ ؕ	اِنِّيْ	لَكُمْ	مِّنْهُ	نَذِيْرٌ	مُّبِيْنٌ ﴿51﴾

اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ بے شک میں اس کی طرف سے تمھیں واضح ڈرانے والا ہوں۔

كَذٰلِكَ	مَآ	اَتَى	الَّذِيْنَ	مِنْ	قَبْلِهِمْ	مِّنْ	رَّسُوْلٍ	اِلَّا	قَالُوْا	سَاحِرٌ	اَوْ	مَجْنُوْنٌ ﴿52﴾

اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کی طرف جب بھی کوئی رسول آیا تو انھوں نے (بھی یہی) کہا (کہ یہ) جادوگر یا مجنون ہے۔

اَتَوَاصَوْا	بِهٖ ۚ	بَلْ	هُمْ	قَوْمٌ	طَاغُوْنَ ﴿53﴾	فَتَوَلَّ	عَنْهُمْ

کیا وہ لوگ ایک دوسرے کو اسی (بات) کی وصیت کرتے رہے (نہیں) بلکہ وہ سرکش لوگ تھے۔ تو(اے نبی! خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) آپ ان سے رُخ پھیر لیجیے

فَمَآ	اَنْتَ	بِمَلُوْمٍ ﴿54﴾	وَّذَكِّرْ	فَاِنَّ	الذِّكْرٰى	تَنْفَعُ	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿55﴾

تو آپ پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ اور آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) نصیحت کرتے رہیے پس بے شک نصیحت مومنوں کو فائدہ دیتی ہے۔

وَمَا	خَلَقْتُ	الْجِنَّ	وَالْاِنْسَ	اِلَّا	لِيَعْبُدُوْنِ ﴿56﴾	مَآ	اُرِيْدُ	مِنْهُمْ	مِّنْ	رِّزْقٍ

اور میں نے جنّوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا فرمایا کہ وہ میری عبادت کریں۔ میں اُن سے کوئی رزق نہیں چاہتا

وَّمَآ	اُرِيْدُ	اَنْ	يُّطْعِمُوْنِ ﴿57﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الرَّزَّاقُ	ذُو الْقُوَّةِ	الْمَتِيْنُ ﴿58﴾

اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔ بے شک اللہ ہی سب سے بڑھ کر رزق دینے والا بڑی قوّت والا مضبوط ہے۔

فَاِنَّ	لِلَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	ذَنُوْبًا	مِّثْلَ	ذَنُوْبِ	اَصْحٰبِهِمْ

تو بے شک جنھوں نے ظلم کیا اُن کے لیے (عذاب کا) ویسا ہی حصّہ ہے جیسا کہ ان کے (پچھلے) ساتھیوں کا حصّہ تھا

فَلَا	يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿59﴾	فَوَيْلٌ	لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا

تو وہ مجھ سے (عذاب کی) جلدی نہ کریں۔ تو ہلاکت ہے اُن لوگوں کے لیے جنھوں نے کفر کیا

مِنۡ	یَّوۡمِهِمُ	الَّذِیۡ	یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۶۰﴾
اُن کے اُس دن (کے عذاب) سے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔			

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1 سُوۡرَۃُ الذّٰرِیٰت میں آیات کی تعداد ہے:

(الف) 60 (ب) 61 (ج) 62 (د) 63

2 فرشتوں نے بیٹے کی بشارت دی:

(الف) سیدنا آدم عَلَیۡہِ السَّلَامُ کو (ب) سیدنا نوح عَلَیۡہِ السَّلَامُ کو (ج) سیدنا ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَامُ کو (د) سیدنا موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَامُ کو

3 سُوۡرَۃُ الذّٰرِیٰت کی ابتدا میں صفات بیان ہوئی ہیں:

(الف) ہواؤں کی (ب) آندھیوں کی (ج) طوفانوں کی (د) بارشوں کی

4 قوم عاد پر عذاب آیا:

(الف) سیلاب کا (ب) آندھی کا (ج) بارش کا (د) زلزلہ کا

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1 سُوۡرَۃُ الذّٰرِیٰت میں ہواؤں کی کون کون سی صفات بیان ہوئی ہیں؟

2 فرشتوں نے سیدنا ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَامُ کو اپنی آمد کا کیا مقصد بتایا؟

3 وَ ذَکِّرۡ فَاِنَّ الذِّکۡرٰی تَنۡفَعُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کا ترجمہ کریں۔

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1 وَ مَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَ الۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ کا ترجمہ کریں اور جنوں اور انسانوں کا مقصد تخلیق تفصیلاً بیان کریں۔

2 سُوۡرَۃُ الذّٰرِیٰت سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سرگرمی:

- معلم طلبہ کو سیدنا ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَامُ اور سیدنا لوط عَلَیۡہِ السَّلَامُ کے واقعات کہانی کی صورت میں سنا کر ان کے درمیان مذاکرہ کرائے۔

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ

تعارف

یہ مکی سورت ہے۔ اس سورت میں 49 آیات اور دو رکوع ہیں۔ طور سے مراد وہ پہاڑ ہے جہاں سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ اللہ عزوجل سے ہمکلام ہوتے تھے۔ سورت کے آغاز میں پانچ چیزوں کی قسم کے ساتھ قیامت کے وقوع پذیر ہونے کا بیان ہوا ہے۔ جہنمیوں کے لئے عذاب اور اہل جنت کے لیے تیار کردہ نعمتوں کا ذکر ہے۔ کفار کے رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کاہن، مجنون، شاعر جیسے الزامات کو رد کرتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی گئی ہے۔ کفار ملائکہ کو اللہ عزوجل کی بیٹیاں کہتے تھے، ان کے اس عقیدہ کا رد ہوا ہے۔ سیدنا جبیر بن مطعم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو نماز مغرب میں سُوْرَۃُ الطُّوْر کی تلاوت کرتے سنا۔ (صحیح بخاری:4854)

اٰیَاتُھَا ۴۹ — سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ (۵۲) (۷۶) — رُكُوْعُهَا ۲

سورۃ الطور مکّی سورت ہے، اس کی انچاس (۴۹) آیات اور دو رکوع ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالطُّوۡرِ ۙ﴿۱﴾ وَ کِتٰبٍ مَّسۡطُوۡرٍ ۙ﴿۲﴾ فِیۡ رَقٍّ مَّنۡشُوۡرٍ ۙ﴿۳﴾ وَّ الۡبَیۡتِ الۡمَعۡمُوۡرِ ۙ﴿۴﴾ وَ السَّقۡفِ الۡمَرۡفُوۡعِ ۙ﴿۵﴾

(کوہِ) طور کی قسم۔ اور لکھی ہوئی کتاب کی قسم۔ جو کھلے صحیفے میں ہے۔ اور بیتِ معمور کی قسم۔ اور اونچی چھت کی قسم۔

وَ الۡبَحۡرِ الۡمَسۡجُوۡرِ ۙ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾ مَّا لَہٗ مِنۡ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾ یَّوۡمَ تَمُوۡرُ السَّمَآءُ مَوۡرًا ۙ﴿۹﴾

اور اُبلتے ہوئے سمندر کی قسم۔ بے شک آپ کے ربّ کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے۔ اُسے کوئی روکنے والا نہیں۔ جس دن آسمان کانپ کر لرز اُٹھے گا۔

وَّ تَسِیۡرُ الۡجِبَالُ سَیۡرًا ﴿ؕ۱۰﴾ فَوَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿ۙ۱۱﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ خَوۡضٍ یَّلۡعَبُوۡنَ ﴿۱۲﴾

اور پہاڑ بڑی تیزی سے چلیں گے۔ تو اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ جو بےہودہ باتوں میں کھیل رہے ہیں۔

یَوۡمَ یُدَعُّوۡنَ اِلٰی نَارِ جَہَنَّمَ دَعًّا ﴿ؕ۱۳﴾ ہٰذِہِ النَّارُ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ بِہَا تُکَذِّبُوۡنَ ﴿۱۴﴾

جس دن انھیں دھکے دے کر جہنّم کی آگ کی طرف دھکیلا جائے گا۔ (کہا جائے گا) یہ ہے وہ آگ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اَفَسِحۡرٌ ہٰذَاۤ اَمۡ اَنۡتُمۡ لَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿ۚ۱۵﴾ اِصۡلَوۡہَا فَاصۡبِرُوۡۤا اَوۡ لَا تَصۡبِرُوۡا ۚ سَوَآءٌ عَلَیۡکُمۡ ؕ

تو کیا یہ جادو ہے یا تم دیکھتے نہیں ہو؟ تم اس (جہنّم) میں جھلس جاؤ پھر تم صبر کرو یا صبر نہ کرو تمھارے لیے برابر ہے

اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿16﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿17﴾

تمھیں انھی کاموں کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ بے شک پرہیزگار باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔

فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿18﴾

جو (نعمتیں) اُن کا ربّ انھیں عطا فرمائے گا اُن سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے اور اُن کا ربّ انھیں جہنّم کے عذاب سے محفوظ فرمائے گا۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿19﴾

(ان سے کہا جائے گا) خوب مزے سے کھاؤ اور پیو اُن اعمال کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿20﴾

وہ قطاروں میں بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کے ساتھ ان کا نکاح کر دیں گے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی تو ہم ان کی اولاد کو انھی کے ساتھ شامل فرما دیں گے

وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿21﴾ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ

اور ان کے اعمال میں سے کچھ کمی نہ کریں گے ہر شخص اپنے عمل کے بدلے گروی ہے۔ اور ہم انھیں خوب عطا کریں گے میوے اور گوشت

مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿22﴾ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا

اس میں سے جو وہ چاہیں گے۔ اس (جنّت) میں ایک دوسرے سے (دوستانہ) جھپٹ کر (شراب کا) پیالہ لے رہے ہوں گے

لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿23﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ

جس میں نہ کوئی بے ہودہ بات ہو گی اور نہ کوئی گناہ ہو گا۔ اور ان (کی خدمت) کے لیے نوجوان لڑکے ان کے ارد گرد پھر رہے ہوں گے

كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿24﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿25﴾ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ

ایسے (خوبصورت) جیسے وہ چھپا کر رکھے ہوئے موتی ہوں۔ اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر پوچھیں گے۔ وہ کہیں گے بے شک ہم اس سے پہلے

فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿26﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿27﴾

اپنے گھر والوں میں (اللہ کے عذاب سے) ڈرتے رہتے تھے۔ تو اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں جھلسا دینے والی ہواؤں کے عذاب سے بچا لیا۔

اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿28﴾

بے شک ہم اس سے پہلے اُسی (اللہ) سے دعائیں مانگا کرتے تھے بے شک وہی خوب احسان فرمانے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

فَذَكِّرۡ فَمَآ اَنۡتَ بِنِعۡمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجۡنُوۡنٍ ؕ﴿29﴾ اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ شَاعِرٌ

تو آپ نصیحت کیجیے پس آپ اپنے ربّ کے فضل سے نہ تو کاہن ہیں اور نہ ہی مجنون ہیں۔ کیا وہ (کفّار) کہتے ہیں کہ (یہ) شاعر ہیں

نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيۡبَ الۡمَنُوۡنِ ﴿30﴾ قُلۡ تَرَبَّصُوۡا

جن کے بارے میں ہم زمانہ کی گردش (موت) کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ فرما دیجیے تم انتظار کرو

فَاِنِّىۡ مَعَكُمۡ مِّنَ الۡمُتَرَبِّصِيۡنَ ؕ﴿31﴾ اَمۡ تَاۡمُرُهُمۡ اَحۡلَامُهُمۡ بِهٰذَآ اَمۡ هُمۡ قَوۡمٌ طَاغُوۡنَ ۚ﴿32﴾

تو بے شک میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ کیا ان کی عقلیں انھیں یہی سکھاتی ہیں یا وہ ہیں ہی سرکش لوگ۔

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلۡ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ۚ﴿33﴾ فَلۡيَاۡتُوۡا بِحَدِيۡثٍ مِّثۡلِهٖۤ

کیا وہ کہتے ہیں اس (رسول) نے اس (قرآن) کو خود گھڑ لیا ہے (نہیں) بلکہ وہ ایمان نہیں لاتے ہیں۔ تو چاہیے کہ وہ اس جیسا کوئی کلام لے آئیں

اِنۡ كَانُوۡا صٰدِقِيۡنَ ؕ﴿34﴾ اَمۡ خُلِقُوۡا مِنۡ غَيۡرِ شَىۡءٍ اَمۡ هُمُ الۡخٰلِقُوۡنَ ؕ﴿35﴾ اَمۡ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ

اگر وہ سچے ہیں۔ کیا وہ کسی (خالق) کے بغیر ہی پیدا کیے گئے ہیں یا وہ خود ہی (اپنے) خالق ہیں۔ کیا انھوں نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے

بَلۡ لَّا يُوۡقِنُوۡنَ ؕ﴿36﴾ اَمۡ عِنۡدَهُمۡ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمۡ هُمُ الۡمُصَۜيۡطِرُوۡنَ ؕ﴿37﴾

(ہرگز نہیں) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) وہ یقین نہیں رکھتے۔ کیا ان کے پاس آپ کے ربّ کے خزانے ہیں یا وہ حاکم بنے ہوئے ہیں۔

اَمۡ لَهُمۡ سُلَّمٌ يَّسۡتَمِعُوۡنَ فِيۡهِ ۚ فَلۡيَاۡتِ مُسۡتَمِعُهُمۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ؕ﴿38﴾

کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے (جس پر چڑھ کر) وہ اس (آسمان) میں باتیں سن لیتے ہیں؟ تو ان میں جو سننے والا ہے اُسے چاہیے کہ کوئی واضح دلیل لے آئے۔

اَمۡ لَهُ الۡبَنٰتُ وَلَكُمُ الۡبَنُوۡنَ ؕ﴿39﴾ اَمۡ تَسۡـَٔلُهُمۡ اَجۡرًا فَهُمۡ مِّنۡ مَّغۡرَمٍ مُّثۡقَلُوۡنَ ؕ﴿40﴾

کیا اس (اللہ) کے لیے بیٹیاں ہیں اور تمھارے لیے بیٹے ہیں۔ کیا آپ ان سے کوئی اُجرت مانگتے ہیں کہ وہ تاوان کے بوجھ سے دبے جارہے ہیں۔

اَمۡ عِنۡدَهُمُ الۡغَيۡبُ فَهُمۡ يَكۡتُبُوۡنَ ؕ﴿41﴾ اَمۡ يُرِيۡدُوۡنَ كَيۡدًا ؕ فَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا هُمُ الۡمَكِيۡدُوۡنَ ؕ﴿42﴾

کیا ان کے پاس کوئی غیب (کا علم) ہے کہ وہ (اسے) لکھ لیتے ہیں۔ کیا وہ کوئی چال چلنا چاہتے ہیں تو جنھوں نے کفر کیا وہ خود ہی چال میں پھنسنے والے ہیں۔

اَمۡ لَهُمۡ اِلٰهٌ غَيۡرُ اللّٰهِ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿43﴾

کیا اُن کے لیے اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے اللہ پاک ہے ہر اس چیز سے جسے وہ (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہیں۔

وَاِنۡ يَّرَوۡا كِسۡفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوۡلُوۡا سَحَابٌ مَّرۡكُوۡمٌ ﴿44﴾ فَذَرۡهُمۡ حَتّٰى يُلٰقُوۡا يَوۡمَهُمُ

اور اگر وہ آسمان کا کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھ لیں تو وہ کہیں گے کہ کوئی تہہ بہ تہہ (جما ہوا) بادل ہے۔ تو ان کو چھوڑ دیجیے یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے جا ملیں

الَّذِیْ	فِیْهِ	یُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾	یَوْمَ	لَا	یُغْنِیْ	عَنْهُمْ	كَیْدُهُمْ	شَیْـًٔا	وَّلَا	هُمْ	یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾
جس میں وہ بےہوش کیے جائیں گے۔ جس دن اُن کی کوئی چال اُن کے کام نہیں آئے گی اور نہ اُن کی کوئی مدد کی جائے گی۔											
وَاِنَّ	لِلَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	عَذَابًا	دُوْنَ	ذٰلِكَ	وَلٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا	یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾		
اور جن لوگوں نے ظلم کیا اُن کے لیے اِس کے علاوہ (دنیا میں) بھی عذاب ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔											
وَاصْبِرْ	لِحُكْمِ	رَبِّكَ	فَاِنَّكَ	بِاَعْیُنِنَا	وَسَبِّحْ	بِحَمْدِ	رَبِّكَ	حِیْنَ	تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾		
اور آپ اپنے ربّ کا حکم آنے تک صبر کیجیے تو بےشک آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور جب بھی آپ اُٹھیں اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے۔											
وَمِنَ	الَّیْلِ	فَسَبِّحْهُ	وَاِدْبَارَ	النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾							
اور رات میں بھی اس کی تسبیح کیجیے اور ستاروں کے چھپ جانے کے وقت بھی۔											

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. سُوْرَۃُ الطُّوْر میں آیات مبارکہ کی تعداد ہے:
(الف) 49 (ب) 50 (ج) 51 (د) 52

2. اَلْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ کے معنی ہیں:
(الف) ابلتا ہوا دریا (ب) ابلتا ہوا سمندر (ج) ابلتا ہوا چشمہ (د) ابلتا ہوا تالاب

3. طور پر الله عزوجل سے ہمکلام ہوتے تھے:
(الف) سیدنا ابراہیم عَلَیْهِ السَّلَامُ (ب) سیدنا یعقوب عَلَیْهِ السَّلَامُ (ج) سیدنا موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ (د) سیدنا عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ

4. جنتیوں کی خدمت کے لئے ان کے ارد گرد پھر رہے ہوں گے:
(الف) غلمان (ب) ملائکہ (ج) حوریں (د) فوجی

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1. سُوْرَۃُ الطُّوْر کے آغاز میں کتنی اور کن چیزوں کی قسموں کا ذکر ہے؟
2. سُوْرَۃُ الطُّوْر کے متعلق حضرت جبیر بن مطعم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ نے کیا فرمایا؟
3. سُوْرَۃُ الطُّوْر میں کن کے لئے ہلاکت کا بیان ہوا ہے؟

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1. سُوْرَۃُ الطُّوْر میں جنتیوں کو دی جانے والی کون کون سی نعمتوں کا بیان ہے؟
2. سُوْرَۃُ الطُّوْر میں جہنمیوں کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

سرگرمی:

- معلم طلبہ کو سیدنا موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ کے طور پر الله عزوجل سے ہم کلام ہونے کے حوالہ سے تفصیلات سے آگاہ کرے۔

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ

تعارف

یہ مکی سورت ہے۔ اس سورت میں 62 آیات اور تین رکوع ہیں۔ نجم ستارے کو کہا جاتا ہے۔ سورۃ کی ابتدا میں ستارے کی قسم کے ساتھ رسالت مآب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی صفت بیان ہوئی ہے کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنی مرضی سے کچھ بھی نہیں بولتے بلکہ اللہ عزوجل کی وحی سے کلام فرماتے ہیں۔ شب معراج میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا اللہ عزوجل سے ہم کلام ہونا، کفار کے ملائکہ کو اللہ عزوجل کی بیٹیاں کہنے کے عقیدہ کا عقلی رد، انسان کو اپنی بدی کا بدلہ ملنا، قوم عاد و ثمود اور نوح عَلَيْهِ السَّلَامُ کی قوم کی ہلاکت جیسے مضامین بیان کر کے رسالت مآب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور مومنین کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فرماتے ہیں رسالت مآب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سورۃ النجم کی تلاوت فرمائی اور سجدہ کیا۔ حاضرین میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہ تھا جس نے سجدہ نہ کیا ہو۔ ایک شخص (امیہ بن خلف) نے ہاتھ میں کنکری یا مٹی اٹھائی اور پیشانی تک لے گیا اور کہنے لگا: میرے لئے یہی کافی ہے بعد میں وہ حالت کفر میں مرا۔ (صحیح بخاری:1070)

رُكُوْعُهَا ٣	(٢٣) سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ (٥٣)	اٰيَاتُهَا ٦٢

سورۃ النجم مکیؔ سورت ہے، اس کی باسٹھ (۶۲) آیات اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ① مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ②

قسم ہے روشن ستارے کی جب وہ غروب ہو۔ تمھارے صاحب (نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) نہ (راہِ حق کو) بھولے اور نہ (اس سے) ہٹے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ③ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ④ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ⑤

اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے۔ ان کا فرمان تو صرف وحی ہے جو (ان کی طرف) کی جاتی ہے۔ انھیں زبردست قوّت والے (اللہ) نے سکھایا۔

ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ⑥ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ⑦ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ⑧

جو بڑا طاقتور ہے پھر وہ (اپنی شان کے لائق) جلوئی فرما ہوا۔ اور وہ (آسمان کے) بلند کنارے پر تھا۔ پھر وہ قریب آیا پھر وہ نزدیک ہوا۔

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ﴿9﴾ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ﴿10﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ

تو دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیایا اس سے بھی کم۔ تو (اللہ نے) اپنے بندے کی طرف وحی فرمائی جو بھی وحی فرمائی۔ دل نے اسے نہیں جھٹلایا

مَا رَاٰى ﴿11﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿12﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿13﴾

جو کچھ انھوں نے دیکھا۔ کیا پھر بھی تم ان سے اس پر جھگڑتے ہو؟ جوانھوں نے دیکھا۔ اور یقیناً انھوں نے اس کو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا۔

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿14﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿15﴾

سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔ اس کے پاس جنّت الماویٰ (آرام سے رہنے کی جنّت) ہے۔

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿16﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿17﴾

جب کہ اس بیری پر چھا رہا تھا جو بھی چھا رہا تھا۔ اُن کی نگاہ نہ کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی۔

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿18﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿19﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿20﴾

یقیناً انھوں نے اپنے ربّ کی (قدرت کی) بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ تو کیا تم نے لات و عزیٰ پر غور کیا؟ اور تیسری ایک اور (دیوی) منات پر۔

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿21﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿22﴾ اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ

کیا تمھارے لیے بیٹے ہیں اور اس (اللہ) کے لیے بیٹیاں ہیں؟ تب تو یہ بڑی ناانصافی کی تقسیم ہے۔ یہ تو صرف نام ہی ہیں

سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ

جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی یہ لوگ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں

وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿23﴾

اور جو (اُن کے) نفس چاہتے ہیں اور یقیناً ان کے پاس آچکی ہے ان کے ربّ کی طرف سے ہدایت۔

اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿24﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿25﴾

کیا انسان کو وہ سب کچھ مل جاتا ہے جس کی وہ تمنا کرتا ہے؟ (نہیں) کیوں کہ آخرت اور دنیا تو اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ

اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ کام نہیں آسکتی مگر اس کے بعد کہ اللہ جس کے لیے چاہے اجازت دے دے

وَيَرْضٰى ﴿26﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿27﴾

اور پسند فرمائے۔ بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کے نام عورتوں کے نام پر رکھتے ہیں۔

وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ﴿28﴾

حالاں کہ انھیں اس کا کچھ علم نہیں وہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور بے شک گمان حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا۔

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿29﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ

تو آپ اس سے منھ پھیر لیجیے جس نے ہمارے ذکر سے منھ موڑ لیا اور وہ صرف دنیا ہی کی زندگی چاہتا ہے۔ ان کے علم کی انتہا یہی ہے

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿30﴾

بے شک آپ کا ربّ ہی (اسے) خوب جاننے والا ہے جو اس کے راستے سے بھٹک گیا اور وہ اسے بھی خوب جانتا ہے جس نے ہدایت پائی۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا

اور اللہ کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے تاکہ جنھوں نے بُرائیاں کیں وہ انھیں اُن کے اعمال کا بدلہ دے

وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿31﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ

اور جنھوں نے نیکیاں کیں انھیں اچھا بدلہ دے۔ وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں سوائے چھوٹے گناہوں کے

اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

بے شک آپ کا ربّ وسیع مغفرت والا ہے وہ تمھیں خوب جانتا ہے جب اس نے تمھیں زمین (مٹی) سے پیدا فرمایا

وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ

اور جب تم بچے تھے اپنی ماؤں کے بطن میں تو تم اپنی پاکیزگی کے دعوے نہ کرو

هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿32﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿33﴾ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿34﴾

وہ خوب جانتا ہے کس نے پرہیز گاری اختیار کی۔ تو کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے منھ پھیر لیا۔ اور اس نے تھوڑا سا (مال) دیا اور رُک گیا۔

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿35﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿36﴾

کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے؟ کہ وہ (سب کچھ) دیکھ رہا ہے۔ کیا اُسے ان باتوں کی خبر نہیں دی گئی؟ جو موسیٰ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) کے صحیفوں میں (درج) ہے۔

وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ﴿37﴾ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿38﴾

اور ابراہیم (عَلَيْهِ السَّلَامُ کے صحیفوں میں بھی) جنھوں نے (اپنا عہد) پورا کیا۔ یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿39﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿40﴾

اور یہ کہ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ اور یہ کہ اُس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔

ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿41﴾ وَ اَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿42﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَ اَبْكٰى ﴿43﴾

پھر اُسے اُس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔اور یہ کہ (آخر کار سب کو) آپ کے ربّ ہی کی طرف پہنچنا ہے۔ اور بے شک وہی(رب) ہنساتا اور رُلاتا ہے۔

وَ اَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَ اَحْيَا ﴿44﴾ وَ اَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ﴿45﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿46﴾

اور بے شک وہی مارتا اور زندہ فرماتا ہے۔اور بے شک اسی نے نر اور مادہ کے جوڑے پیدا فرمائے۔ ایک نطفہ سے جب وہ (رحم میں)ڈالا جاتا ہے۔

وَ اَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿47﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَ اَقْنٰى ﴿48﴾

اور بے شک دوبارہ پیدا کرنا اسی پر ہے۔ اور بے شک وہی ہے جس نے غنی کیا اور دولت و ثروت عطا فرمائی۔

وَ اَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿49﴾ وَ اَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ۨالْاُوْلٰى ﴿50﴾ وَ ثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿51﴾

اور بے شک وہی شِعرٰی (ستارے) کا ربّ ہے۔ اور بے شک وہی ہے جس نے عادِ اوّل کو ہلاک کیا۔ اور (قومِ) ثمود کو بھی تو (کسی کو)باقی نہ چھوڑا۔

وَ قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَ اَطْغٰى ﴿52﴾

اور (ان سے) پہلے نوح(عَلَيْهِ السَّلَامُ) کی قوم کو بھی (ہلاک کیا) بے شک وہ لوگ بڑے ہی ظالم اور بڑے ہی سرکش تھے۔

وَ الْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿53﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿54﴾

اور اُس نے (لوط عَلَيْهِ السَّلَامُ کی قوم کی) اُلٹی ہوئی بستیوں کو (زمین پر) دے مارا۔ پھر اُس (عذاب) نے اُن (بستیوں) کو ڈھانپ لیا جو ڈھانپ کر ہی رہا۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿55﴾ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿56﴾

تو (اے انسان!) تم اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں میں شک کرو گے؟یہ (رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ)ایک ڈرانے والے ہیں پہلے ڈرانے والوں میں سے۔

اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿57﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿58﴾

آنے والی (قیامت کی گھڑی) قریب آپہنچی۔ اللہ کے سوا اسے کوئی بھی ظاہر کرنے والا نہیں ہے۔

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿59﴾ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ﴿60﴾ وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿61﴾

تو کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو۔ اور تم ہنستے ہو اور تم روتے نہیں۔ جبکہ تم (غفلت میں پڑے) کھیل کود رہے ہو۔

السجدة

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا ﴿62﴾

تو اللہ کے لیے سجدہ کرو اور (اسی کی) عبادت کرو۔

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. سُوْرَۃُ النَّجم میں آیات کی تعداد ہے:

(الف) 60 (ب) 61 (ج) 62 (د) 63

2. النَّجم کے معنی ہیں:

(الف) سورج (ب) چاند (ج) سیارہ (د) ستارہ

3. شب معراج میں رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی اصل صورت میں دیکھا:

(الف) سیدنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَامُ کو (ب) سیدنا میکائیل عَلَیْہِ السَّلَامُ کو

(ج) سیدنا اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَامُ کو (د) سیدنا عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَامُ کو

4. سُوْرَۃُ النَّجم میں ذکر ہے:

(الف) سفر طائف کا (ب) سفر معراج کا (ج) سفر ہجرت کا (د) سفر شام کا

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1. سُوْرَۃُ النَّجم کی تلاوت سن کر حاضرین پر کیا اثر ہوا؟
2. سُوْرَۃُ النَّجم کے آغاز میں رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی کس صفت کا بیان ہوا ہے؟
3. سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1. وَ اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۝ آیت مبارکہ کی روشنی میں اعمال صالحہ کی اہمیت بیان کریں۔
2. سُوْرَۃُ النَّجم میں رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سفر معراج کے حوالے سے کیا بیان ہوا ہے؟

سرگرمیاں:

- معلم طلبہ کو رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سفر معراج کی تفصیلات بتا کر ان کے درمیان مباحثہ کا اہتمام کرے۔
- معروف چار ملائکہ اور ان کے فرائض پر مبنی چارٹ تیار کرائیں۔

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ

تعارف

یہ مکی سورت ہے۔ اس سورت میں 55 آیات اور تین رکوع ہیں۔ اَلْقَمَر کے معنی چاند کے ہیں۔ اس سورت میں رسالت مآب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے شق قمر کے معجزہ کا ذکر ہے۔ کفار کے مطالبہ پر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اشارہ کرنے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ فرماتے ہیں کہ رسالت مآب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے عہد میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا (حرا) پہاڑ پر اور دوسرا اس کی دوسری جانب تھا۔ رسالت مآب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: گواہ ہو جاؤ۔ (صحیح بخاری: 4864)

محشر کے حالات، نوح عَلَيْهِ السَّلَامُ کا کشتی بنانا، قرآن مجید کا سبب نصیحت ہونا، لوط عَلَيْهِ السَّلَامُ کی قوم کی عادات بد اور ان کا انجام، فرعون کا موسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ کی دعوت کو جھٹلا کر غرق ہونا، قوم عاد و ثمود کا انجام، قیامت کا وقوع پذیر ہونا وغیرہ اس سورۃ مبارکہ کے اہم مضامین ہیں۔

اٰيَاتُهَا ٥٥ | (٥٤) سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ (٣٧) | رُكُوْعُهَا ٣

سورۃ القمر مکی سورت ہے، اس کی پچپن (۵۵) آیات اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ① وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ②

قیامت قریب آگئی اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور اگر وہ (کافر) کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ موڑ لیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو ہمیشہ سے چلا آتا ہوا جادو ہے۔

وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ③ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ④

اور انھوں نے (حق کو) جھٹلایا اور اپنی خواہشات کی پیروی کی اور ہر کام کا وقت مقرر ہے۔ اور یقیناً ان کے پاس ایسی خبریں آچکی ہیں جن میں عبرت ہے۔

حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ⑤ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ

(یہ بیان) کامل حکمت کی بات ہے مگر ڈرانا ان کو کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ تو آپ ان سے رُخ پھیر لیجیے

يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ⑥ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ

جس دن بلانے والا ایک (سخت) ناگوار چیز کی طرف بلائے گا۔ (تو) وہ اپنی آنکھیں جھکائے ہوئے قبروں سے (ایسے) نکلیں گے

كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ (7) مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ (8)

جیسے وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہوں۔ (وہ) پکارنے والے کی طرف دوڑ کر جا رہے ہوں گے کافر کہیں گے یہ بڑا سخت دن ہے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ (9)

ان سے پہلے نوح (عَلَیْهِ السَّلَامُ) کی قوم نے بھی جھٹلایا تو انھوں نے ہمارے بندے (نوح عَلَیْهِ السَّلَامُ) کو جھٹلایا اور کہا کہ مجنون ہے اور انھیں دھمکیاں دی گئیں۔

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (10) فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ (11)

تو انھوں نے اپنے ربّ سے دعا کی بے شک میں مغلوب ہوں پس تو ہی بدلہ لے۔ پھر ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیے زوردار بارش سے۔

وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ (12) وَحَمَلْنٰهُ

اور ہم نے زمین میں چشمے جاری کر دیے تو پانی اس کام کے لیے جمع ہو گیا جو مقرر ہو چکا تھا۔ اور ہم نے انھیں سوار کر لیا

عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ (13) تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ (14)

تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر۔ وہ ہماری نگہبانی میں چلتی تھی (یہ سب) اس (رسول) کا بدلہ لینے کے لیے تھا جس کا انکار کیا گیا تھا۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَاۤ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (15) فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ (16)

اور یقیناً ہم نے اسے نشانی کے طور پر چھوڑ دیا تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ تو (دیکھ لو) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا تھا۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (17)

اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان فرما دیا تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ (18) اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا

(قومِ) عاد نے (بھی) جھٹلایا تو (دیکھ لو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ بے شک ہم نے ان پر بھیجی تیز آندھی والی ہوا

فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ (19) تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ (20)

ایک مسلسل نحوست کے دن میں۔ وہ لوگوں کو اُکھاڑ پھینکتی تھی گویا کہ وہ اُکھڑے ہوئے کھجور (کے درخت) کے تنے ہوں۔

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ (21) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

تو (دیکھ لو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان فرما دیا

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (22) كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ (23) فَقَالُوْۤا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا

تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ (قومِ) ثمود نے بھی ڈر سنانے والوں کو جھٹلایا۔ تو انھوں نے کہا کیا ایک آدمی جو ہم میں سے ہے

تَتَّبِعُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿24﴾ ءَاُلْقِیَ الذِّکْرُ عَلَیْهِ مِنْۢ بَیْنِنَا

ہم اس کی پیروی کریں بے شک تب تو ہم ضرور گمراہی اور دیوانگی میں ہوں گے۔ کیا ہم سب میں سے اسی پر نصیحت اتاری گئی ہے؟

بَلْ هُوَ کَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿25﴾ سَیَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْکَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿26﴾

(نہیں) بلکہ وہ بڑا جھوٹا تکبّر کرنے والا ہے۔ انھیں کل (قیامت کے دن) معلوم ہو جائے گا کہ کون بڑا جھوٹا تکبّر کرنے والا ہے۔

اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿27﴾ وَ نَبِّئْهُمْ

بے شک ہم اونٹنی بھیجنے والے ہیں ان کی آزمائش کے لیے تو (اے صالح) آپ اُن (کے انجام) کا انتظار کریں اور صبر کریں۔ اور ان کو بتا دیں

اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَیْنَهُمْ ۚ کُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿28﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ

کہ ان کے (اور اونٹنی کے) درمیان پانی تقسیم کر دیا گیا ہے ہر ایک (اپنی) باری پر حاضر ہوگا۔ پھر انھوں نے اپنے ساتھی کو بلایا

فَتَعَاطٰی فَعَقَرَ ﴿29﴾ فَکَیْفَ کَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿30﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ صَیْحَةً وَّاحِدَةً

تو اس نے ہاتھ بڑھایا پھر اس کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں۔ تو (دیکھ لو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ بے شک ہم نے ان پر ایک چیخ بھیجی

فَکَانُوْا کَهَشِیْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿31﴾ وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ

تو وہ باڑ لگانے والے کے روندے ہوئے بھوسے کی طرح ہو گئے۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان فرما دیا

فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ﴿32﴾ کَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿33﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ حَاصِبًا

تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ لوط (عَلَیْهِ السَّلَامُ) کی قوم نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلایا۔ بے شک ہم نے ان پر پتھر برسانے والی آندھی بھیجی

اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّیْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿34﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ

سوائے لوط (عَلَیْهِ السَّلَامُ) کے گھر والوں کے ہم نے انھیں سحری کے وقت بچالیا۔ (یہ) ہماری طرف سے ایک نعمت تھی

کَذٰلِكَ نَجْزِیْ مَنْ شَکَرَ ﴿35﴾ وَ لَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿36﴾

اسی طرح ہم (اسے) بدلہ دیتے ہیں جو شکر کرے۔ اور یقیناً (لوط عَلَیْهِ السَّلَامُ نے) انھیں ہماری پکڑ سے ڈرایا تھا تو انھوں نے ڈرانے والوں سے جھگڑا کیا۔

وَ لَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَیْفِهٖ فَطَمَسْنَاۤ اَعْیُنَهُمْ

اور یقیناً ان لوگوں نے (لوط عَلَیْهِ السَّلَامُ) سے ان کے مہمانوں کو (بُرے ارادہ سے) لینا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھیں مٹا دیں

فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿37﴾ وَ لَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُکْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۚ ﴿38﴾

تو میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو۔ اور یقیناً ان پر صبح سویرے ہی نہ ٹلنے والا عذاب آگیا۔

فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ (39) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

تو میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان فرما دیا

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (40) وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ (41) كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا

تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ اور یقیناً آئے آلِ فرعون کے پاس ڈرانے والے۔ انھوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلا دیا

فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ (42) اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ

تو ہم نے انھیں ایک بہت غالب صاحب قدرت کی پکڑ (کی طرح) پکڑا۔ کیا تمھارے کفّار اُن لوگوں سے اچھے ہیں؟

اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ (43) اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ (44)

یا تمھارے لیے (آسمانی) کتابوں میں معافی (لکھی ہوئی) ہے؟ یا وہ کہتے ہیں ہم ایسی جماعت ہیں جو غالب رہے گی۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ (45) بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ

عنقریب وہ جماعت شکست کھائے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ بلکہ ان کے وعدے کا وقت تو قیامت ہے

وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ (46) اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ (47) يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ

اور قیامت بڑی سخت اور بڑی تلخ ہے۔ بے شک مجرم گمراہی اور دیوانگی میں ہیں۔ جس دن وہ اپنے چہروں کے بَل آگ میں گھسیٹے جائیں گے

ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ (48) اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ (49)

(اور کہا جائے گا کہ) آگ کے چھونے کا مزہ چکھو۔ بےشک ہم نے ہر چیز کو ایک مقررہ اندازہ کے مطابق پیدا فرمایا ہے۔

وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ (50) وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (51)

اور ہمارا حکم یک دَم ایسے پورا ہوتا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا۔ اور یقیناً ہم تمھارے جیسے لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ (52) وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ (53) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ (54)

اور جو کچھ انھوں نے کیا اعمال ناموں میں (درج) ہے۔ ہر چھوٹا اور بڑا (عمل) لکھ دیا گیا ہے۔ بے شک پرہیز گار باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔

فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ (55)

عزّت والے مقام میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. اَلْقَمَر کے معنی ہیں:

(الف) سورج (ب) چاند (ج) ستارہ (د) سیارہ

2. جب شَقُّ الْقَمَر کا معجزہ رونما ہوا تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تشریف فرما تھے:

(الف) مکہ مکرمہ میں (ب) مدینہ منورہ میں (ج) طائف میں (د) بدر میں

3. شَقُّ الْقَمَر کے معنی ہیں:

(الف) چاند کو گرہن لگنا (ب) چاند کا غروب ہونا (ج) چاند کا گر جانا (د) چاند کا دو ٹکڑے ہونا

4. شَقُّ الْقَمَر کا مطالبہ کیا تھا:

(الف) یہود نے (ب) عیسائیوں نے (ج) مشرکین مکہ نے (د) منافقین نے

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1. سیدنا لوط عَلَيْهِ السَّلَامُ کی قوم کس بری عادت میں مبتلا تھی؟
2. سیدنا نوح عَلَيْهِ السَّلَامُ کی کشتی بنانے کا واقعہ بیان کریں۔
3. قوم عاد پر کیا عذاب نازل ہوا اور کیوں؟

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1. شَقُّ الْقَمَر کے واقعہ کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟
2. وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۝ آیت کریمہ کا ترجمہ اور تشریح کریں۔

سرگرمی:

- معلم طلبہ کے سامنے سیدنا نوح عَلَيْهِ السَّلَامُ کا واقعہ تفصیلاً بیان کریں اور اس پر طلبہ کے مابین مباحثہ کرائیں۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ

تعارف

یہ مدنی سورت ہے۔ اس سورت میں 78 آیات اور تین رکوع ہیں۔ اس سورۃ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے جنوں اور انسانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ یعنی جنوں اور انسانوں کے گروہ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اس آیت مبارکہ کو 31 مرتبہ دہرایا گیا ہے۔ اس سورۃ مبارکہ کو عروس القرآن یعنی قرآن کی زینت بھی کہا جاتا ہے۔ سورۃ مبارکہ کا مرکزی مضمون دنیا و آخرت کی نعمتوں کا بیان ہے۔ رسالت مآب صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جب یہ سورت مبارکہ جنوں کے سامنے پڑھی تو جب بھی اس آیت مبارکہ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ کی تلاوت فرمائی تو جنوں نے جواباً کہا: لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ
ترجمہ: ہمارے رب ہم تیری نعمتوں میں سے کسی بھی نعمت کا انکار نہیں کرتے، سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ (جامع الترمذی:3291)

اٰيَاتُهَا ۵۵ | (۵۵) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ (۹۷) | رُكُوْعُهَا ۳

سورۃ الرحمٰن مدنی سورت ہے، اس کی اٹھتر (۷۸) آیات اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلرَّحْمٰنُ ۙ(1) عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ(2) خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ(3) عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (4) وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

رحمٰن نے (اپنے رسول خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو) قرآن سکھایا۔ اسی نے (اس کامل) انسان کو پیدا کیا۔ (اور) انھیں بیان سکھایا۔ سورج اور چاند

بِحُسْبَانٍ ۪(5) وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ (6) وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ(7)

ایک مقررہ حساب سے چل رہے ہیں۔ اور بیلیں اور درخت (اللہ کو) سجدہ کرتے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند فرمایا اور اسی نے ترازو قائم فرمائی۔

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ (8) وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ (9) وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۙ(10)

تاکہ تم تولنے میں زیادتی نہ کرو۔ اور تم انصاف کے ساتھ وزن کو قائم کرو اور تول میں کمی نہ کرو۔ اور اسی نے زمین کو مخلوق کے لیے بچھا دیا۔

فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۖ(11) وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۚ(12)

اس میں میوے ہیں اور خوشوں والی کھجوریں ہیں۔ اور بھوسے والا غلّہ اور خوش بو دار پھول بھی۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿13﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ کَالْفَخَّارِ ﴿14﴾

تو (اے گروہِ جن و انس) تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اُس (اللہ) نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح بجتی ہوئی مٹی سے پیدا فرمایا۔

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿15﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿16﴾

اور اس نے جنّات کو پیدا فرمایا آگ کے شُعلے سے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ﴿17﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿18﴾

(وہی) دونوں مشرقوں کا ربّ اور (وہی) دونوں مغربوں کا ربّ ہے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ﴿19﴾ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ﴿20﴾

اس نے دو سمندر جاری فرمائے جو آپس میں مل جاتے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہے کہ وہ دونوں (اپنی) حد سے نہیں بڑھتے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿21﴾ یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿22﴾

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں (سمندروں) سے موتی نکلتے ہیں اور مونگے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿23﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ ﴿24﴾

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اور جہاز بھی اُسی کے ہیں جو سمندر میں اُونچے کھڑے ہیں پہاڑوں کی طرح۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿25﴾ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ﴿26﴾

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ہر ایک جو اس (زمین) پر ہے فنا ہونے والا ہے۔

وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ﴿27﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿28﴾

اور آپ کےربّ کی ذات باقی رہے گی جو جلال والی اور عزّت والی ہے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

یَسْئَلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ﴿29﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿30﴾

جو آسمانوں اور زمینوں میں ہیں سب اُسی سے مانگتے ہیں وہ ہر آن نئی شان میں ہے۔تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

سَنَفْرُغُ لَکُمْ اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿31﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿32﴾

ہم عنقریب تمھاری طرف توجہ فرمائیں گے اے (جن وانس کی) دو بھاری جماعتو! تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا

اے گروہِ جن وانس! اگر تم قدرت رکھتے ہو کہ باہر نکل سکو آسمانوں اور زمینوں کے کناروں سے تو نکل جاؤ

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ﴿33﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿34﴾

تم (ہماری عطاکردہ) طاقت کے بغیر نہیں نکل سکتے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ﴿35﴾

تم دونوں پر چھوڑا جائے گا آگ کا شُعلہ اور دُھواں پھر تم دونوں بچ نہیں سکو گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿36﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۚ﴿37﴾

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ پھر جب آسمان پھٹ جائے گا تو وہ (سرخ) گلاب ہو جائے گا سرخ چمڑے کی طرح۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿38﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۚ﴿39﴾

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟تو اس دن نہ کسی انسان سے اس کے گناہ کے بارے میں پوچھا جائے گااور نہ کسی جن سے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿40﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ مجرموں کو پہچان لیا جائے گا ان (کے چہروں) کی علامتوں سے

فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ۚ﴿41﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿42﴾

پھر انھیں پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑا جائے گا۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿43﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۚ﴿44﴾

(کہا جائے گا) یہ ہے وہ جہنّم جسے مُجرم جھٹلاتے تھے۔ وہ چکر لگائیں گے اس (جہنّم) کے اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿45﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ﴿46﴾

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اور جو شخص اپنے ربّ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اُس کے لیے دو باغ ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۙ﴿47﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۚ﴿48﴾

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں (باغ) خوب شاخوں والے ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿49﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ۚ﴿50﴾

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں (باغوں) میں دو چشمے جاری ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿51﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۚ﴿52﴾

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں میں ہر پھل کی دو دو قسمیں ہوں گی۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿53﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (جنّتی لوگ) ایسے بستروں پر تکیہ لگائے ہوں گے جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے

وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿54﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿55﴾

اور دونوں باغوں کے پھل قریب (جھک رہے) ہوں گے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿56﴾

ان میں نیچی نگاہ والی (حوریں) ہوں گی جنھیں ان سے پہلے نہ کسی انسان نے چُھوا ہوگا اور نہ کسی جن نے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿57﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿58﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿59﴾

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿60﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿61﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿62﴾

نیکی کا بدلہ احسان کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اور ان دو کے علاوہ دو باغ اور بھی ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿63﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿64﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿65﴾

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں گہرے سبز سیاہی مائل ہیں۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿66﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿67﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿68﴾

ان میں دو اُبلتے ہوئے چشمے ہوں گے۔ تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں پھل اور کھجوریں اور انار ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿69﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿70﴾

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں خوب سیرت اور خوب صورت عورتیں ہوں گی۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿71﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿72﴾

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ایسی حوریں جو خیموں میں محفوظ (پردہ نشین) ہوں گی۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿73﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿74﴾

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ جنھیں ان سے پہلے نہ کسی انسان نے چُھوا ہوگا اور نہ کسی جِن نے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿75﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿76﴾

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (جنّتی لوگ) تکیہ لگائے (بیٹھے ہوں گے) سبز قالینوں اور نہایت نفیس عمدہ بچھونوں پر۔

فَبِاَیِّ	اٰلَآءِ	رَبِّکُمَا	تُکَذِّبٰنِ ﴿77﴾	تَبٰرَكَ	اسْمُ	رَبِّكَ	ذِی	الْجَلٰلِ	وَالْاِكْرَامِ ﴿78﴾

تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ آپ کے ربّ کا نام بہت برکت والا ہے جو جلال والا اورعزّت والا ہے۔

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1 عروس القرآن کہا جاتا ہے:

(الف) سورۃ الرحمٰن کو (ب) سورۃ المزمل کو (ج) سورۃ المدثر کو (د) سورۃ الملک کو

2 آیت مبارکہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ سورۃ الرحمٰن میں آئی ہے:

(الف) 30 بار (ب) 31 بار (ج) 32 بار (د) 33 بار

3 جنات کو پیدا کیا گیا ہے:

(الف) ہوا سے (ب) پانی سے (ج) مٹی سے (د) آگ سے

4 قیامت کے دن مجرموں کو پہچانا جائے گا:

(الف) ان کے چہروں سے (ب) ان کے ناموں سے (ج) ان کے قبیلوں سے (د) ان کے مال و دولت سے

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1 رسالت مآب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جنوں کے سامنے سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن پڑھی تو انہوں نے کیا کہا؟

2 وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ آیت مبارکہ کا ترجمہ کریں۔

3 سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن میں انسانوں اور جنوں کی پیدائش کے متعلق کیا کہا گیا ہے؟

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1 سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن میں حوروں کی کون کون سی صفات بیان ہوئی ہیں؟

2 سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن کی روشنی میں قرآن مجید کی اہمیت بیان کریں۔

سرگرمی:

- معلم طلبہ کے دو گروپ بنا کر ایک سے سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن میں جنتیوں کو دی جانے والی نعمتوں اور دوسرے سے جہنمیوں کو دیئے جانے والے عذابوں کی فہرست بنوائے اور پھر ان کے درمیان اس حوالہ سے مذاکرہ کرائے۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ

تعارف

یہ مکی سورت ہے۔ اس سورت میں 96 آیات اور تین رکوع ہیں۔ اس سورۃ مبارکہ میں قیامت کے وقوع پذیر ہونے، لوگوں کا تین گروہوں دائیں والے، بائیں والے اور سبقت لے جانے والے، ان کے احوال، جنتی حوروں کی چند صفات، کفار کا دعوت سے انکار کرنا، قرآن مجید کا لوح محفوظ میں محفوظ ہونا وغیرہ جیسے مضامین بیان ہوئے ہیں۔

اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ سے مراد مقربین ہیں جو اپنے اعمال کے بدلے جنت میں اعلیٰ مقام پائیں گے۔ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا جو ان کی کامیابی کی علامت ہوگا جبکہ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ کو بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا۔

اٰيَاتُهَا ٩٦ (٥٦) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ (٤٦) رُكُوْعُهَا ٣

سورۃ الواقعہ مکیؔ سورت ہے، اس کی چھیانوے (۹۶) آیات اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ① لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ②ۘ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ③

جب واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہوگی۔ اس کے واقع ہونے میں کوئی جھوٹ نہیں۔ (کسی کو) پست کرنے والی (کسی کو) بلند کرنے والی ہوگی۔

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ④ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ⑤ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ⑥

جب زمین ایک سخت زلزلے سے ہلا دی جائے گی۔ اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ کردیے جائیں گے۔ پھر وہ بکھرا ہُوا غبار بن کر رہ جائیں گے۔

وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۗ⑦ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ۬ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۗ⑧

اور تم لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے۔ تو دائیں ہاتھ والے تو کیا (خوب) ہیں دائیں ہاتھ والے۔

وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ۬ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۗ⑨ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۚۙ⑩

اور بائیں ہاتھ والے تو کیا (بُرے) ہیں بائیں ہاتھ والے۔ اور جو سبقت لے جانے والے ہیں وہ تو ہیں ہی سبقت لے جانے والے۔

اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ⑪ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ⑫ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ⑬

وہی (اللہ کے) مقربؔ ہیں۔ نعمتوں والے باغات میں (ہوں گے)۔ بہت بڑی جماعت پہلے لوگوں میں سے ہوگی۔

وَقَلِيۡلٌ مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ (14) عَلٰى سُرُرٍ مَّوۡضُوۡنَةٍ (15) مُّتَّكِـِٕيۡنَ عَلَيۡهَا مُتَقٰبِلِيۡنَ (16)

اور تھوڑے بعد کے لوگوں میں سے۔ (یہ لوگ) سونے کی تاروں سے بُنے ہوئے اُونچے تختوں پر۔ تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

يَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ (17) بِاَكۡوَابٍ وَّاَبَارِيۡقَ

ان کے آس پاس ایسے (خدمت گار) لڑکے گھومتے ہوں گے جو ہمیشہ (لڑکے ہی) رہیں گے۔ گلاس اور جگ

وَكَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِيۡنٍ (18) لَّا يُصَدَّعُوۡنَ عَنۡهَا وَلَا يُنۡزِفُوۡنَ (19) وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوۡنَ (20)

اور بہتی شراب کے بھرے ہوئے پیالے لے کر۔ اس سے نہ تو سر میں درد ہو گا اور نہ اُن کے ہوش اُڑیں گے۔ اور پھل (لے کر) جو وہ پسند کریں گے۔

وَلَحۡمِ طَيۡرٍ مِّمَّا يَشۡتَهُوۡنَ (21) وَحُوۡرٌ عِيۡنٌ (22) كَاَمۡثَالِ اللُّؤۡلُـؤِ الۡمَكۡنُوۡنِ (23)

اور پرندوں کا گوشت (لے کر) جو ان کا دل چاہے۔ اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں (ہوں گی)۔ ایسی جیسے چھپا کر رکھے گئے موتی ہوں۔

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ (24) لَا يَسۡمَعُوۡنَ فِيۡهَا لَغۡوًا وَّلَا تَاۡثِيۡمًا (25) اِلَّا قِيۡلًا

یہ بدلہ ہو گا ان (نیک) اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے۔ وہ اس میں نہیں سنیں گے کوئی بے کار بات اور نہ کوئی گناہ کی بات۔ مگر ایک بات ہو گی

سَلٰمًا سَلٰمًا (26) وَاَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ (27) فِىۡ سِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍ (28)

سلامتی ہی سلامتی کی۔ اور دائیں ہاتھ والے کیا خوب ہیں دائیں ہاتھ والے۔ (وہ ہوں گے) بغیر کانٹوں کی بیریوں میں۔

وَّطَلۡحٍ مَّنۡضُوۡدٍ (29) وَّظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ (30) وَّمَآءٍ مَّسۡكُوۡبٍ (31) وَّفَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ (32)

اور تہہ بہ تہہ کیلوں (کے درختوں) میں۔ اور لمبے لمبے سایوں میں۔ اور بہتے ہوئے پانی میں۔ اور بہت سے پھلوں میں (لطف اُٹھائیں گے)

لَّا مَقۡطُوۡعَةٍ وَّلَا مَمۡنُوۡعَةٍ (33) وَّفُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَةٍ (34)

جو نہ کبھی ختم ہوں گے اور نہ (ان سے) روکے جائیں گے۔ اور اونچے فرشوں میں (ہوں گے)۔

اِنَّاۤ اَنۡشَاۡنٰهُنَّ اِنۡشَآءً (35) فَجَعَلۡنٰهُنَّ اَبۡكَارًا (36) عُرُبًا اَتۡرَابًا (37)

بے شک ہم نے ان (عورتوں) کو خاص طور پر بنایا ہے۔ تو ہم نے انھیں کنواریاں بنایا ہے۔ خوب محبّت کرنے والیاں (اور) ہم عمر۔

لِّاَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ (38) ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ (39) وَثُلَّةٌ مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ (40)

دائیں ہاتھ والوں کے لیے۔ (یہ) بڑا گروہ پہلے لوگوں میں سے ہو گا۔ اور ایک بڑا گروہ بعد کے لوگوں میں سے ہو گا۔

وَاَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ (41) فِىۡ سَمُوۡمٍ وَّحَمِيۡمٍ (42)

اور بائیں ہاتھ والے کیا (بُرے) ہیں بائیں ہاتھ والے۔ (جو جہنّم کی) سخت گرم ہوا اور کھولتے ہوئے پانی میں ہوں گے۔

وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿43﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿44﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿45﴾

اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں ہوں گے۔ جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ آرام دہ۔ بے شک یہ لوگ اس سے پہلے بڑے خوش حال تھے۔

وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿46﴾ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا

اور وہ بھاری گناہ پر اَڑے رہتے تھے۔ اور وہ کہا کرتے تھے کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے

ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿47﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿48﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿49﴾

(تو) کیا ہم واقعی پھر زندہ کیے جائیں گے؟ اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی؟ آپ (خاتم النبیین ﷺ) فرما دیجیے بے شک پچھلے اور بعد والے سب۔

لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿50﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿51﴾

یقیناً جمع کیے جائیں گے ایک معیّن دن کے مقررہ وقت پر۔ پھر بے شک تم اے گمراہو جھٹلانے والو!

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿52﴾ فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿53﴾

تم ضرور زقّوم کے (کانٹے دار) درخت سے کھانے والے ہو۔ پھر اسی سے پیٹ بھرو گے۔

فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿54﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿55﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿56﴾

پھر اِس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے۔ پھر ایسے پیو گے جیسے پیاسے اونٹ پیتے ہیں۔ یہ بدلہ کے دن اُن لوگوں کی مہمان نوازی ہوگی۔

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿57﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿58﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ

ہم نے تم سب کو پیدا فرمایا تو تم (قیامت کی) تصدیق کیوں نہیں کرتے؟ بھلا یہ بتاؤ جو (نطفہ) تم ٹپکاتے ہو۔ کیا تم اُسے پیدا کرتے ہو

اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿59﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿60﴾

یا ہم پیدا فرمانے والے ہیں؟ ہم نے تمھارے درمیان موت کو مقرر فرمایا ہے اور ہم (اس سے) عاجز نہیں ہیں۔

عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿61﴾

کہ ہم تمھارے جیسی (اور مخلوق) بدل کر لے آئیں اور تمھیں ایسی صورت میں بنادیں جسے تم نہیں جانتے۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿62﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿63﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ

اور یقیناً تم پہلی پیدائش (کی حقیقت) کوخوب جانتے ہو۔ تو تم نصیحت حاصل کیوں نہیں کرتے؟ بھلا تم دیکھو جو کچھ تم بوتے ہو۔ کیا تم اُسے اُگاتے ہو

اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿64﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿65﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿66﴾

یا ہم اُگانے والے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اسے چُورا چُورا کر دیں پھر تم افسوس کرتے رہ جاؤ۔ کہ ہم پر تو تاوان پڑ گیا۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿67﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿68﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿69﴾ لَوْ نَشَآءُ

بلکہ ہم ہیں ہی بد نصیب۔ بھلا تم دیکھو جو پانی تم پیتے ہو۔ کیا تم نے اُسے بادل سے اُتارا ہے یا ہم اُتارنے والے ہیں؟ اگر ہم چاہیں

جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْ لَا تَشْكُرُوْنَ ﴿70﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿71﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿72﴾

تو ہم اُسے کھارا بنادیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے؟ بھلا تم دیکھو جو آگ تم سُلگاتے ہو۔ کیا تم نے اس کے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم پیدا فرمانے والے ہیں؟

نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿73﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿74﴾

ہم نے اسے بنایا ہے نصیحت اور مسافروں کے فائدے کی چیز۔ تو آپ (خاتم النبیین ﷺ) اپنے ربّ کے نام کی تسبیح کیجیے جو بڑی عظمت والا ہے۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿75﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿76﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿77﴾

تو مجھے قسم ہے ستاروں کے چھپنے کی جگہوں کی۔ اور اگر تم سمجھو تو بے شک یہ بہت بڑی قسم ہے۔ بے شک یہ بہت عظمت والا قرآن ہے۔

فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿78﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿79﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿80﴾

(جو) ایک محفوظ کتاب میں (لکھا ہوا ہے)۔ اس کو وہی لوگ چھوتے ہیں جو خوب پاک ہیں۔ (یہ) تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے اُتارا گیا ہے۔

اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿81﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿82﴾ فَلَوْلَآ

کیا پھر بھی اس کلام سے تم لاپرواہی کرتے ہو؟ اور تم نے (اسی بات کو) اپنا حصّہ بنا لیا ہے کہ تم (اسے) جھٹلاتے ہو۔ پھر کیوں نہیں (روح کو لوٹا دیتے)

اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿83﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿84﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ

جب وہ حلق تک آپہنچتی ہے۔ اور تم اس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو؟ اور ہم تم سے زیادہ اس (مرنے والے) کے قریب ہوتے ہیں

وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿85﴾ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿86﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿87﴾

مگر تم نہیں دیکھتے۔ پھر (ایسا) کیوں نہیں (کرتے کہ) اگر تم کسی کے زیر اثر نہیں ہو۔ (تو) اس (رُوح) کو واپس لے آؤ اگر تم سچّے ہو۔

فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿88﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿89﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿90﴾

پھر اگر وہ (مرنے والا) ہو مقربِ بندوں میں سے۔ تو (اس کے لیے) آرام اور خوش بو اور نعمتوں والی جنّت ہے۔اور اگر وہ ہو دائیں ہاتھ والوں میں سے۔

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿91﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿92﴾

تو (کہاجائے گا) تمھارے لیے سلامتی ہے (کہ تم) دائیں ہاتھ والوں میں سے ہو۔ اور اگر وہ ہو جھٹلانے والے گمراہوں میں سے۔

فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿93﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿94﴾

تو (اس کے لیے) مہمان نوازی ہے کھولتے ہوئے پانی سے۔ اور (اس کا انجام) جہنّم میں داخل کیا جانا ہے۔

اِنَّ	هٰذَا	لَهُوَ	حَقُّ	الْيَقِيْنِ ﴿95﴾	فَسَبِّحْ	بِاسْمِ	رَبِّكَ	الْعَظِيْمِ ﴿96﴾

بے شک (جو بیان ہوا) یہ یقینی حق ہے۔ تو آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) اپنے ربّ کے نام کی تسبیح کیجیے جو بڑی عظمت والا ہے۔

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. قیامت کے دن لوگوں کے گروہ ہوں گے:
   (الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ
2. اَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ کو نامہ اعمال دیا جائے گا:
   (الف) پیٹھ پیچھے سے (ب) سر کے اوپر سے (ج) دائیں ہاتھ میں (د) بائیں ہاتھ میں
3. اہل جہنم کا کھانا ہو گا:
   (الف) کیکر کا درخت (ب) بیری کا درخت (ج) زقوم کا درخت (د) شیشم کا درخت
4. شُرۡبَ الۡهِيۡمِ کے معنی ہیں:
   (الف) پیاسے اونٹ کا پینا (ب) پیاسے ہاتھی کا پینا (ج) پیاسے گدھے کا پینا (د) پیاسے گھوڑے کا پینا

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1. اَصۡحٰبُ الشِّمَال قیامت کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے تھے؟
2. اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَبۡلَ ذٰلِكَ مُتۡرَفِيۡنَ آیت مبارکہ کا ترجمہ کریں۔
3. سُوۡرَةُ الۡوَاقِعَة کی ابتدا میں قیامت کے حوالہ سے کیا بیان ہوا ہے؟

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1. سُوۡرَةُ الۡوَاقِعَة میں تین گروہوں کے انجام کے متعلق کیا کہا گیا ہے؟
2. سُوۡرَةُ الۡوَاقِعَة سے عملی زندگی کے لیے کیا سبق ملتا ہے؟

سرگرمی:

- طلبہ کو تین گروہوں میں تقسیم کر کے اَلسّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ، اَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ اور اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ کے حوالہ سے سُوۡرَةُ الۡوَاقِعَة میں جو بیان ہوا ہے اس کی فہرست تیار کر کے مباحثہ کرائیں۔

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ

تعارف

یہ مکی سورت ہے۔ اس سورت میں 30 آیات اور دو رکوع ہیں۔ یہ سورت نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ اس سورت کا مرکزی مضمون اسلام کے بنیادی عقائد، توحید، رسالت اور آخرت ہیں۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا "قرآن مجید میں تیس آیتوں کی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کے لئے سفارش کرے گی، حتیٰ کہ اسے بخش دیا جائے گا۔ وہ سورت سورۃ الملک ہے" (ترمذی: 2891)

ملک کے معنی حکومت یا بادشاہت کے ہیں۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت و عظمت کا بیان ہے جو اس کائنات کا بادشاہ ہے۔

اٰیَاتُھَا ۳۰	(٦٧) سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ (٧٧)	رُكُوْعُهَا ٢

سورۃ الملک مکّی سورت ہے، اس کی تیس (۳۰) آیات اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ							
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے							
تَبٰرَكَ	الَّذِيْ	بِيَدِهِ	الْمُلْكُ	وَهُوَ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ قَدِيْرُ ۝١
بہت ہی بابرکت ہے وہ (اللہ) جس کے دستِ (قدرت) میں ساری بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔							
الَّذِيْ خَلَقَ	الْمَوْتَ	وَالْحَيٰوةَ	لِيَبْلُوَكُمْ	اَيُّكُمْ	اَحْسَنُ	عَمَلًا	وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝٢
جس نے موت اور زندگی اس لیے پیدا فرمائی تاکہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے عمل کے اعتبار سے کون اچھا ہے اور وہ بہت غالب بڑا ہی بخشنے والا ہے۔							
الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝٣							
وہ جس نے سات آسمان اوپر نیچے بنائے تم رحمٰن کی تخلیق میں کوئی فرق نہیں دیکھو گے تو تم نگاہ ڈالو (اور دیکھو) کیا تمھیں کوئی شگاف نظر آتا ہے؟							
ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝٤ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ							
پھر تم دوبارہ نگاہ ڈالو نگاہ تھک ہار کر تمھاری طرف ناکام پلٹ آئے گی۔ اور یقیناً ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں (ستاروں) سے زینت دی							
وَجَعَلْنٰهَا	رُجُوْمًا	لِّلشَّيٰطِيْنِ	وَاَعْتَدْنَا	لَهُمْ	عَذَابَ	السَّعِيْرِ ۝٥	
اور انھیں شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بھی بنایا اور ہم نے ان کے لیے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔							

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑥

اور جنھوں نے اپنے ربّ کا انکار کیا ان کے لیے جہنّم کا عذاب ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ⑦ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ

جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے (تو) اس کی خوفناک آوازیں سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔ (ایسا لگے گا کہ) وہ غصّہ سے پھٹ پڑے گی

كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ⑧

جب بھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا (تو) اس کے نگران ان سے پوچھیں گے کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟

قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۬ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚۖ

وہ کہیں گے کیوں نہیں یقیناً ہمارے پاس ڈرانے والا آیا تھا تو ہم نے (اسے) جھٹلایا اور ہم نے کہا کہ اللہ نے کوئی چیز نازل نہیں کی

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ⑨ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ⑩ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ

تم تو بہت بڑی گمراہی میں ہو۔ اور وہ کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو ہم جہنّم والوں میں نہ ہوتے۔تو وہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لیں گے

فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ⑪ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ⑫

تو جہنّم والوں کے لیے (اللہ کی رحمت سے) دوری ہے۔بے شک جو لوگ بغیر دیکھے اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑬

اور تم لوگ اپنی بات چھپاؤ یا اسے زور سے کہو (اللہ کو علم ہے) بے شک وہ سینوں کے رازوں کو بھی خوب جاننے والا ہے۔

اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ⑭ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا

بھلا وہی نہیں جانے گا جس نے پیدا فرمایا ہےاور وہ نہایت باریک بین (ہر چیز سے)خوب باخبر ہے۔ وہی (اللہ) ہے جس نے تمھارے لیے زمین کو نرم (تابع) بنایا

فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ⑮

تو تم اِس کے راستوں میں چلو پھرو اور اُس کے (دیے ہوئے) رزق میں سے کھاؤ اور اُسی کی طرف (قبروں سے) اُٹھ کر جانا ہے۔

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ⑯ اَمْ اَمِنْتُمْ

کیا تم اُس سے بے خوف ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تمھیں زمین میں دھنسا دے تو اچانک وہ لرزنے لگے۔کیا تم بے خوف ہو

مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ⑰

اُس سے جو آسمان میں ہے کہ وہ تم پر پتھر برسانے والی ہَوا بھیج دے تو تم عنقریب جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے؟

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿18﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ

اور یقیناً جو لوگ اِن سے پہلے تھے انھوں نے (بھی) جھٹلایا تھا تو (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا تھا؟ کیا انھوں نے اپنے اوپر پرندوں کو نہیں دیکھا

صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۭ بَصِيْرٌ ﴿19﴾

پَروں کو پھیلاتے اور سمیٹتے ہوئے انھیں رحمٰن کے سوا کوئی تھامے ہوئے نہیں ہے بےشک وہ ہر چیز کو خوب دیکھنے والا ہے۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۚ ﴿20﴾

بھلا وہ تمھارا کون سا لشکر ہے جو تمھاری مدد کرے رحمٰن کے سوا کافر تو ہیں ہی دھوکے میں۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿21﴾

بھلا ایسا کون ہے جو تمھیں رزق دے اگر وہ (اللہ) اپنا رزق روک لے بلکہ وہ سرکشی اور (حق سے) نفرت میں اَڑے ہوئے ہیں۔

اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿22﴾

بھلا وہ شخص جو منھ کے بل اَوندھا چل رہا ہے (وہ) زیادہ ہدایت والا ہے یا وہ جو سیدھے راستے پر صحیح چل رہا ہے؟

قُلْ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿23﴾

آپ فرما دیجیے وہی تو ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا اور تمھارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (مگر) تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔

قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿24﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ

آپ فرما دیجیے وہی تو ہے جس نے تمھیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف تمھیں جمع کیا جائے گا۔ اور وہ (کافر) کہتے ہیں یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہو گا

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿25﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿26﴾

اگر تم سچّے ہو؟ آپ فرما دیجیے بےشک (اس کا) علم تو صرف اللہ کے پاس ہے اور میں تو صرف واضح ڈرانے والا ہوں۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿27﴾

پھر جب وہ اسے قریب آتا دیکھ لیں گے (تو) کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہا جائے گا یہ ہے وہ چیز جسے تم مانگا کرتے تھے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ

آپ فرما دیجیے بھلا تم دیکھو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو کون ہے جو کافروں کو بچائے گا

مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿28﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ

دردناک عذاب سے؟ آپ فرما دیجیے وہ رحمٰن ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر ہم نے بھروسا کیا تو تم عنقریب جان لو گے

مَنْ	هُوَ	فِيْ	ضَلٰلٍ	مُّبِيْنٍ ﴿29﴾	قُلْ	اَرَءَيْتُمْ	اِنْ	اَصْبَحَ	مَآؤُكُمْ غَوْرًا
کون	کھلی	گمراہی میں	ہے؟	آپ فرما دیجیے	بھلا تم دیکھو	اگر	تمھارا پانی	زمین میں بہت نیچے اُتر (کر خشک ہو) جائے	

فَمَنْ	يَّاْتِيْكُمْ	بِمَآءٍ	مَّعِيْنٍ ﴿30﴾
تو کون ہے	جو تمھیں (زمین پر)	بہتا ہوا پانی	لا کر دے؟

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. اللہ تعالیٰ نے موت اور زندگی کا سلسلہ شروع کیا:
(الف) اپنی قدرت کے اظہار کے لئے (ب) آزمائش کے لیے (ج) آبادی بڑھانے کے لیے (د) حساب کے لئے

2. مصابیح سے مراد ہے:
(الف) بادل (ب) سورج (ج) چراغ (د) چاند

3. حدیث کی رو سے ایک سورت اپنے پڑھنے والے کے لئے سفارش کرے گی:
(الف) سورۃ المائدہ (ب) سورۃ الانعام (ج) سورۃ الملک (د) سورۃ المزمل

4. اَفْئِدَۃً کے معنی ہیں:
(الف) کان (ب) دل (ج) آنکھ (د) دماغ

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1. جہنم کا نگران فرشتہ اہل جہنم سے کیا پوچھے گا؟
2. سورۃ الملک میں اللہ تعالیٰ نے زمین کو نرم بنانے کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟
3. جہنم کو دیکھ کر کفار کی کیا حالت ہو گی؟

سرگرمی:

- رات کو سونے سے پہلے سورۃ الملک پڑھنے کا اہتمام کریں اور اس کا ترجمہ یاد کریں۔

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1. سورۃ الملک کا تعارف اور مرکزی مضمون بیان کریں۔
2. سورۃ الملک کے اختتام پر اللہ تعالیٰ نے کن سوالات کے ذریعے ایمان لانے کی دعوت دی ہے؟

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ

تعارف

یہ مکی سورت ہے۔ اس سورت میں 52 آیات اور دو رکوع ہیں۔ یہ سورت نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے مکی دور کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کو جھٹلانے اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا برا کردار بیان کیا گیا ہے اور آخرت میں ان کے برے انجام کا ذکر ہے۔ آخر میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی دل جوئی اور صبر کی تلقین کی گئی ہے۔

اٰيَاتُهَا ٥٢ | (٦٨) سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ (٢) | رُكُوْعُهَا ٢

سورۃ القلم مکّی سورت ہے، اس کی باون (۵۲) آیات اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ۝1 مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ۝2 وَاِنَّ لَكَ

نٓ۔ قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں۔ (اے محبوب خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم!) اپنے ربّ کے فضل سے آپ مجنون نہیں ہیں۔ اور یقیناً آپ کے لیے

لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ۝3 وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝4 فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۙ۝5

نہ ختم ہونے والا اَجر ہے۔ اور بے شک آپ اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر ہیں۔ تو عنقریب آپ (بھی) دیکھیں گے اور وہ (کافر بھی) دیکھ لیں گے۔

بِاَيِّيكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝6 اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۠

کہ تم میں سے کون مجنون ہے؟ بے شک آپ کا ربّ خوب جانتا ہے اسے جو اس کے راستے سے بھٹک گیا

وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝7 فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝8 وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ

اور وہ (ان کو بھی) خوب جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں۔ تو آپ جھٹلانے والوں کی بات نہ مانیں۔ وہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ آپ نرمی اختیار کریں

فَيُدْهِنُوْنَ ۝9 وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۙ۝10

تو وہ بھی نرم پڑ جائیں گے۔ اور آپ بات نہ مانیں کسی ایسے شخص کی جو بہت قسمیں کھانے والا بہت گھٹیا ہے۔

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ۙ۝11 مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۙ۝12 عُتُلٍّ

(جو) بڑا ہی عیب نکالنے والا چغل خوری کرتا پھرتا ہے۔ بھلائی سے بہت روکنے والا حد سے بڑھنے والا سخت گناہ گار ہے۔ بدمزاج

بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿13﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِيْنَ ﴿14﴾

اس کے علاوہ بد اصل بھی ہے۔ (وہ سرکش) اس لیے ہے کہ وہ بڑا مال دار اور اولاد والا ہے۔

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿15﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿16﴾

جب اس پر ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں (تو) کہتا ہے کہ یہ (تو) پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ ہم عنقریب اس کی ناک پر داغ لگائیں گے۔

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اِذْ اَقْسَمُوْا

بے شک ہم نے انھیں (اسی طرح) آزمایا ہے جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا جب انھوں نے قسم کھائی تھی

لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿17﴾ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿18﴾

کہ ہم صبح ہوتے ہی ضرور اس (باغ) کا پھل توڑ لیں گے۔ اور استثناء نہیں کیا (ان شاءاللہ نہ کہا)۔

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿19﴾

تو (رات کے وقت) اس (باغ) پر ایک پھرنے والا (عذاب) پھر گیا آپ کے ربّ کی طرف سے جب کہ وہ سو رہے تھے۔

فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿20﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿21﴾

تو (صبح کو) وہ (باغ) کٹی ہوئی کھیتی کی طرح ہوگیا۔ پھر صبح ہوتے ہی وہ لوگ ایک دوسرے کو پکارنے لگے۔

اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿22﴾ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿23﴾

کہ صبح سویرے اپنے کھیت کی طرف چل پڑو اگر تم پھل توڑنا چاہتے ہو۔ تو وہ چل پڑے اور آپس میں چپکے چپکے یہ کہتے جاتے تھے۔

اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿24﴾ وَّغَدَوْا

کہ آج تمھارے پاس اس (باغ) میں ہرگز کوئی مسکین داخل نہ ہونے پائے۔ اور وہ صبح سویرے (یہ سمجھتے ہوئے) نکل پڑے

عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿25﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْۤا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿26﴾

کہ وہ (مسکینوں کو) روکنے پر قادر ہیں۔ تو جب انھوں نے اس (ویران باغ) کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یقیناً ہم ضرور (راستہ) بھول گئے ہیں۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿27﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ

(جب غور سے دیکھا تو پکار اُٹھے) بلکہ ہم تو محروم ہوگئے ہیں۔ اُن میں جو نسبتاً بہتر تھا اُس نے کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا

لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿28﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿29﴾

کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ (تب) وہ کہنے لگے ہمارا ربّ پاک ہے بے شک ہم ہی ظالم تھے۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ (30) قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ (31)

پھر وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔ انھوں نے کہا ہائے افسوس ہم پر! بے شک ہم ہی سرکش تھے۔

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ (32)

امید ہے کہ ہمارا ربّ اس (باغ) کے بدلہ میں ہمیں اس سے بہتر عطا فرمائے بے شک ہم اپنے ربّ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (33) ع

اسی طرح عذاب ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب یقیناً سب سے بڑا ہے کاش کہ وہ لوگ جانتے۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ (34) اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ (35) ؕ

بے شک پرہیز گاروں کے لیے ان کے ربّ کے پاس نعمتوں والے باغات ہیں۔ تو کیا ہم فرماں برداروں کو مجرموں کے برابر کر دیں گے؟

مَا لَكُمْ ۫ وقفة كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ (36) ۚ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ (37) ۙ

تمھیں کیا ہوگیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟ کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم (یہ) پڑھتے ہو؟

اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ (38) ۚ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ ۙ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ

کہ اس میں تمھارے لیے وہ کچھ (لکھا) ہے جو تم پسند کرتے ہو۔ یا تمھارے لیے ہمارے ذمّے کچھ قسمیں ہیں جو قیامت تک باقی رہنے والی ہیں

اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ (39) ۚ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ (40) ۚ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ

کہ تمھارے لیے وہ کچھ ہوگا جس کا تم فیصلہ کرو گے۔ ان سے پوچھیے کہ ان میں سے کون اس کا ذمّہ دار ہے؟ یا ان کے اور (بھی) شریک ہیں؟

فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ (41) يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ

تو اپنے ان شریکوں کو لے آئیں اگر وہ سچّے ہیں۔ جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور انھیں سجدے کے لیے بلایا جائے گا

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ (42) ۙ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ

تو وہ (سجدہ) نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی ان پر ذِلّت چھا رہی ہوگی حالاں کہ وہ (دنیا میں) سجدے کے لیے بلائے جاتے تھے

وَهُمْ سٰلِمُوْنَ (43) فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ

جب کہ وہ صحیح سالم تھے۔ تو آپ مجھے اور اُسے چھوڑدیں جو اس کلام کو جھٹلا رہا ہے ہم انھیں آہستہ آہستہ (تباہی کی طرف) لے جائیں گے

مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ (44) ۙ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ (45)

اس طرح کہ انھیں معلوم بھی نہیں ہوگا۔ اور میں انھیں مہلت دے رہا ہوں بے شک میری تدبیر بہت مضبوط ہے۔

اَمْ	تَسْـَٔلُهُمْ	اَجْرًا	فَهُمْ	مِّنْ	مَّغْرَمٍ	مُّثْقَلُوْنَ ﴿46﴾	اَمْ	عِنْدَهُمُ	الْغَيْبُ	فَهُمْ	يَكْتُبُوْنَ ﴿47﴾

کیا آپ ان سے کوئی اَجر مانگتے ہیں کہ وہ تاوان کے بوجھ سے دبے جا رہے ہیں۔ یا ان کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ (جسے) وہ لکھ رہے ہیں۔

فَاصْبِرْ	لِحُكْمِ	رَبِّكَ	وَلَا	تَكُنْ	كَصَاحِبِ	الْحُوْتِ	اِذْ	نَادٰى

تو آپ اپنے ربّ کے حکم کے لیے صبر کیجیے اور آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) مچھلی والے (یونس عَلَیْهِ السَّلَامُ) کی طرح نہ ہو جایے جب انھوں نے (اللہ کو) پکارا تھا

وَهُوَ	مَكْظُوْمٌ ﴿48﴾	لَوْلَآ	اَنْ	تَدٰرَكَهٗ	نِعْمَةٌ	مِّنْ	رَّبِّهٖ	لَنُبِذَ	بِالْعَرَآءِ

اس حال میں کہ وہ غم سے بھرے ہوئے تھے۔ اگر انھیں نہ سنبھالا ہوتا ان کے ربّ کے فضل نے تو وہ یقیناً چٹیل میدان میں ڈال دیے جاتے

وَهُوَ	مَذْمُوْمٌ ﴿49﴾	فَاجْتَبٰهُ	رَبُّهٗ	فَجَعَلَهٗ	مِنَ	الصّٰلِحِيْنَ ﴿50﴾

اس حال میں کہ وہ الزام دیے ہوئے ہوتے۔ پھر ان کے ربّ نے انھیں چُن لیا تو انھیں (قربِ خاص کے ساتھ) صالحین میں شامل فرما لیا۔

وَاِنْ	يَّكَادُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَيُزْلِقُوْنَكَ	بِاَبْصَارِهِمْ	لَمَّا	سَمِعُوا	الذِّكْرَ

اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا (ایسا لگتا ہے) کہ وہ آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) کو اپنی (تیز) نگاہوں سے پھسلا دیں جب وہ قرآن کو سنتے ہیں

وَيَقُوْلُوْنَ	اِنَّهٗ	لَمَجْنُوْنٌ ﴿51﴾	وَمَا	هُوَ	اِلَّا	ذِكْرٌ	لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿52﴾

اور وہ کہتے ہیں کہ یقیناً یہ تو مجنون ہے۔ حالاں کہ وہ (قرآن) تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. سورۃ القلم کی آیات کی تعداد ہے:

(الف) 50 (ب) 52 (ج) 54 (د) 56

2. حَلَّافٍ کے معنی ہیں:

(الف) بہت قسمیں کھانے والا (ب) بہت جھوٹ بولنے والا (ج) بہت غرور کرنے والا (د) بہت ڈرانے والا

3. اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ سے مراد ہے:

(الف) انعام والے (ب) کھیتی والے (ج) باغ والے (د) پھلوں والے

4 سورۃ القلم کے آخر میں ذکر ہے:

(الف) حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلامُ کا
(ب) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلامُ کا
(ج) حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلامُ کا
(د) حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلامُ کا

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1 سورۃ القلم کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی کیا تعریف بیان کی؟

2 سورہ القلم میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلانے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا کیا برا انجام بیان ہوا ہے؟

3 سورۃ القلم کے مطابق بعض لوگ قیامت کے دن چاہنے کے باوجود سجدہ کیوں نہیں کر سکیں گے؟

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1 سورۃ القلم کا تعارف اور اس میں بیان ہونے والے مضامین کا خلاصہ بیان کریں۔

2 سورۃ القلم میں بیان کردہ باغ والوں کے واقعہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سرگرمی:

- استاد محترم کی مدد سے سورۃ القلم میں جو عملی باتیں بیان ہوئی ہیں ان کی فہرست تیار کریں۔

سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃِ مَکِّیَّۃٌ

تعارف

یہ مکی سورت ہے۔ اس سورت میں 52 آیات اور دو رکوع ہیں۔ اَلْحَآقَّہ کے معنی ہیں وہ چیز جس کا ہونا یقینی ہو۔ یہ قیامت کا ایک نام ہے۔ اس سورت میں آخرت اور اس میں ملنے والے انعامات اور نافرمانوں کی سزا کا ذکر ہے۔ اس سورت میں قرآن مجید کی عظمت بیان کی گئی ہے کہ اس کا جھٹلانا کافروں کے لئے حسرت کا سبب ہو گا۔

اٰیَاتُھَا ۵۲ — (۶۹) سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃِ مَکِّیَّۃٌ (۷۸) — رُکُوْعُھَا ۲

سورۃ الحاقہ مکی سورت ہے، اس کی باون (۵۲) آیات اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلْحَآقَّةُ (1) مَا الْحَآقَّةُ (2) وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ (3)

یقیناً واقع ہونے والی۔ یقیناً واقع ہونے والی کیا ہے؟ اور آپ کو کیا معلوم یقیناً واقع ہونے والی کیا ہے؟

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ (4) فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ (5)

ثمود اور عاد نے کھڑکھڑانے والی (قیامت) کو جھٹلایا۔ تو بہر حال (قومِ) ثمود تو خوف ناک آواز سے ہلاک کیے گئے۔

وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ (6) سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ

اور رہے (قومِ) عاد تو وہ ہلاک کیے گئے (ایسی) تیز آندھی سے جو انتہائی سرد (اور) بے قابو تھی۔ (اللہ نے) اس (آندھی) کو ان پر مسلط رکھا

سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى

سات راتیں اور آٹھ دن لگاتار پس (اے مخاطب اگر) تُو (اس وقت موجود ہوتا تو) دیکھتا کہ وہ لوگ وہاں اس طرح گرے ہوئے پڑے تھے

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ (7) فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ (8) وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ

جیسے کہ وہ کھجوروں کے کھوکھلے تنے ہوں۔ تو کیا تُو ان میں سے کسی کو بھی باقی دیکھتا ہے؟ اور فرعون اور اس سے پہلے لوگوں نے

وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ (9) فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ

اور (لوط عَلَیْہِ السَّلَام کی) اُلٹی ہوئی بستیوں (کے لوگوں) نے بھی بڑی خطائیں کی تھیں۔ پس انھوں نے اپنے ربّ کے رسول کی نافرمانی کی

فَاَخَذَهُمۡ اَخۡذَةً رَّابِيَةً ۝10 اِنَّا لَمَّا طَغَا الۡمَآءُ حَمَلۡنٰكُمۡ فِى الۡجَارِيَةِ ۝11

تو (اللہ نے) انھیں بڑی سختی کے ساتھ پکڑا۔ جب پانی طغیانی پر آیا (تو) ہم نے تمھیں سوار کر دیا کشتی میں۔

لِنَجۡعَلَهَا لَـكُمۡ تَذۡكِرَةً وَّتَعِيَهَاۤ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝12

تاکہ ہم اس (واقعہ) کو تمھارے لیے نصیحت بنا دیں اور یاد رکھنے والے کان اسے (سن کر) یاد رکھیں۔

فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوۡرِ نَفۡخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝13 وَّحُمِلَتِ الۡاَرۡضُ وَالۡجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝14

پھر جب صُور میں ایک بار پھونک ماری جائے گی۔ اور زمین اور پہاڑ اٹھا لیے جائیں گے پھر دونوں ایک ہی ضرب میں ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے۔

فَيَوۡمَئِذٍ وَّقَعَتِ الۡوَاقِعَةُ ۝15 وَانۡشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِىَ يَوۡمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝16

تو اس دن واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہو جائے گی۔ اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اس دن کمزور ہو گا۔

وَّالۡمَلَكُ عَلٰٓى اَرۡجَآئِهَا ؕ وَيَحۡمِلُ عَرۡشَ رَبِّكَ فَوۡقَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝17

اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور اس دن آپ کے ربّ کے عرش کو اپنے اوپر اُٹھائے ہوئے ہوں گے آٹھ (فرشتے)۔

يَوۡمَئِذٍ تُعۡرَضُوۡنَ لَا تَخۡفٰى مِنۡكُمۡ خَافِيَةٌ ۝18 فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيۡنِهٖ

اس دن تم (حساب کے لیے) پیش کیے جاؤ گے تمھاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی۔ تو جس کو اس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

فَيَقُوۡلُ هَآؤُمُ اقۡرَءُوۡا كِتٰبِيَهۡ ۝19 اِنِّىۡ ظَنَنۡتُ اَنِّىۡ مُلٰقٍ حِسَابِيَهۡ ۝20

تو وہ (خوش ہو کر) کہے گا لو میرا اعمال نامہ پڑھو۔ مجھے یقین تھا کہ بےشک مجھے میرا حساب ملنا ہے۔

فَهُوَ فِىۡ عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝21 فِىۡ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝22

تو وہ پسندیدہ زندگی میں ہو گا۔ عالی شان جنّت میں۔

قُطُوۡفُهَا دَانِيَةٌ ۝23 كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا هَنِيۡٓـئًا ۢ بِمَاۤ اَسۡلَفۡتُمۡ

جس کے پھل جھکے ہوئے ہوں گے۔ (ان سے کہا جائے گا) خوب مزے سے کھاؤ اور پیؤ ان (اعمال) کے بدلہ جو تم آگے بھیج چکے ہو

فِى الۡاَيَّامِ الۡخَالِيَةِ ۝24 وَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ

گزشتہ (زندگی کے) ایام میں۔ اور رہا وہ شخص جسے اس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

فَيَقُوۡلُ يٰلَيۡتَنِىۡ لَمۡ اُوۡتَ كِتٰبِيَهۡ ۝25 وَلَمۡ اَدۡرِ مَا حِسَابِيَهۡ ۝26 يٰلَيۡتَهَا كَانَتِ الۡقَاضِيَةَ ۝27

تو وہ کہے گا اے کاش! مجھے میرا اعمال نامہ نہ دیا گیا ہوتا۔ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے؟ اے کاش! وہی (موت میرا) کام تمام کر چکی ہوتی۔

مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿28﴾ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿29﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿30﴾

(آج) میرے کچھ بھی کام نہ آیا میرا مال۔ میری سلطنت مجھ سے جاتی رہی۔ (حکم ہوگا کہ) اِسے پکڑو اور اِسے (گلے میں) طوق پہنا دو۔

ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿31﴾ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿32﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿33﴾

پھر اِسے جہنّم میں ڈال دو۔ پھر ایک زنجیر میں جس کی لمبائی ستر گز ہے اسے جکڑ دو۔ بے شک یہ بڑی عظمت والے اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿34﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿35﴾

اور مسکین کو کھانا کھلانے کی (دوسروں کو) ترغیب نہیں دیتا تھا۔ تو آج یہاں اس کا کوئی گرم جوش دوست نہیں ہے۔

وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿36﴾ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ﴿37﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿38﴾

اور نہ کوئی کھانا ہے سوائے پیپ کے۔ جسے گناہ گاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔ تو مجھے قسم ہے ان چیزوں کی جنھیں تم دیکھتے ہو۔

وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿39﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿40﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿41﴾

اور جنھیں تم نہیں دیکھتے۔ بے شک یہ (قرآن) یقیناً ایک معزّز رسول کا قول ہے۔ اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے (مگر) تم بہت ہی کم ایمان لاتے ہو۔

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿42﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿43﴾

اور نہ ہی (یہ) کسی کاہن کا کلام ہے (مگر) تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔ (یہ) تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿44﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿45﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿46﴾

اور اگر (بالفرض) وہ کوئی بات گھڑ کر ہم پر کہہ دیتے۔ تو یقیناً ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔ پھر ہم ضرور ان کی شہ رگ کاٹ دیتے۔

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿47﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿48﴾

پھر تم میں سے کوئی بھی (ہمیں) اِس سے روکنے والا نہ ہوتا۔ اور بے شک یہ (قرآن) تو پرہیزگاروں کے لیے ضرور نصیحت ہے۔

وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿49﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿50﴾

اور بے شک ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض جھٹلانے والے ہیں۔ اور بے شک یہ (جھٹلانا) کافروں کے لیے ضرور حسرت (کا سبب) ہے۔

وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿51﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿52﴾

اور بے شک یہ (قرآن) یقینی حق ہے۔ تو آپ تسبیح کیجیے اپنے ربّ کے نام کی جو بڑی عظمت والا ہے۔

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. سات راتیں اور آٹھ دن آندھی کا عذاب آیا:

(الف) قوم ثمود پر (ب) قوم عاد پر (ج) قوم نوح پر (د) قوم شعیب پر

2. اَلْقَارِعَةِ کے معنی ہیں:

(الف) جگانے والی (ب) ڈرانے والی (ج) کھڑکھڑانے والی (د) واقع ہونے والی

3. قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کی تعداد ہوگی:

(الف) پانچ (ب) چھے (ج) سات (د) آٹھ

4. سُوْرَةُ الْحَآقَّة کے آخر میں نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا:

(الف) نماز کا (ب) روزے کا (ج) تسبیح بیان کرنے کا (د) زکوٰۃ کا

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1. سُوْرَةُ الْحَآقَّة کے آغاز میں جن نافرمان قوموں کا ذکر ہے اُن کے نام لکھیں۔
2. سُوْرَةُ الْحَآقَّة میں لوگوں کے جہنم میں جانے کی کیا وجوہات بیان ہوئی ہیں؟
3. سُوْرَةُ الْحَآقَّة کا مختصر تعارف لکھیں۔

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1. سُوْرَةُ الْحَآقَّة میں قیامت کا نقشہ کس طرح کھینچا گیا؟
2. سُوْرَةُ الْحَآقَّة میں قیامت کے دن دائیں اور بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال ملنے والوں کی کیا کیفیات بیان ہوئی ہیں؟

سرگرمی:

- قیامت کے دن کامیابی سے ہمکنار کرنے والے نیک اعمال کی فہرست تیار کریں۔

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ

تعارف

یہ مکی سورت ہے۔ اس سورت میں 44 آیات اور دو رکوع ہیں۔ اَلْمَعَارِج کے معنی درجے، بلندیاں یا بزرگی کے ہیں۔ اَلْمَعَارِج سیڑھی کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے کہ وہ انسان کو بلندی پر لے جانے کا ذریعہ ہے۔ اس سورت میں قیامت کے وقوع اور اس کی ہولناکیوں کا بیان ہے کہ اس دن آسمان پگھل کر تانبے کی طرح ہو جائے گا۔ پہاڑ روئی کے گالوں کی مانند اڑنے لگیں گے، کوئی کسی کا پرسان حال نہیں ہو گا۔ ہر مجرم یہ چاہے گا کہ کاش اس کی جان چھوٹ جائے چاہے اس کے بچوں، بیوی، بھائی اور قبیلہ ہی کے بدلہ میں ہو۔ اس کے بعد مومنین کی نماز قائم کرنے اور زکٰوۃ دینے، پاکدامنی، امانت داری اور ایفائے عہد جیسی صفات کی تعریف بیان ہوئی ہے۔ سورت کے آخر میں قیامت کے دن مجرموں کے برے انجام کا ذکر ہے۔

اٰیَاتُھَا ۴۴ | (۷۰) سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ (۷۹) | رُکُوْعُھَا ۲

سورۃ المعارج مکیّ سورت ہے، اس کی چوالیس (۴۴) آیات اور دو رکوع ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

سَاَلَ	سَآئِلٌۢ	بِعَذَابٍ	وَّاقِعٍ ۙ①	لِّلۡکٰفِرِیۡنَ	لَیۡسَ	لَهٗ	دَافِعٌ ۙ②

ایک سوال کرنے والے نے سوال کیا اس عذاب کے بارے میں جو واقع ہونے والا ہے (یعنی) کافروں پر۔ اسے کوئی روکنے والا نہیں۔

مِّنَ	اللّٰهِ	ذِی	الۡمَعَارِجِ ؕ③	تَعۡرُجُ	الۡمَلٰٓئِکَةُ	وَالرُّوۡحُ	اِلَیۡهِ

اس اللہ کی طرف سے (واقع ہوگا) جو بلندیوں کا مالک ہے۔ فرشتے اور روح (جبرائیل عَلَيْهِ السَّلَامُ) اس کی طرف چڑھتے ہیں

فِیۡ	یَوۡمٍ	کَانَ	مِقۡدَارُهٗ	خَمۡسِیۡنَ	اَلۡفَ	سَنَةٍ ۚ④	فَاصۡبِرۡ	صَبۡرًا	جَمِیۡلًا ⑤	اِنَّهُمۡ	یَرَوۡنَهٗ	بَعِیۡدًا ۙ⑥

(اور وہ عذاب ایسے) دن میں (ہو گا) جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ پس آپ صبر کریں، بہترین صبر۔ بے شک وہ لوگ اُس (قیامت) کو دور دیکھتے ہیں۔

وَّنَرٰىهُ	قَرِیۡبًا ؕ⑦	یَوۡمَ	تَکُوۡنُ	السَّمَآءُ	کَالۡمُهۡلِ ۙ⑧	وَتَکُوۡنُ	الۡجِبَالُ	کَالۡعِهۡنِ ۙ⑨

اور ہم اسے قریب دیکھتے ہیں۔ جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا۔ اور پہاڑ (دُھنکی ہوئی) رنگین اُون کی طرح ہو جائیں گے۔

وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيۡمٌ حَمِيۡمًا ۚ﴿۱۰﴾ يُّبَصَّرُوۡنَهُمۡ ؕ يَوَدُّ الۡمُجۡرِمُ

اور کوئی پکا دوست کسی گہرے دوست کو نہیں پوچھے گا۔ (حالاں کہ) وہ ایک دوسرے کو دکھا دیے جائیں گے (اُس دن) مجرم چاہے گا

لَوۡ يَفۡتَدِىۡ مِنۡ عَذَابِ يَوۡمِئِذٍۢ بِبَنِيۡهِ ۙ﴿۱۱﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيۡهِ ۙ﴿۱۲﴾ وَفَصِيۡلَتِهِ الَّتِىۡ تُـْٔوِيۡهِ ۙ﴿۱۳﴾

کہ کاش وہ اس دن عذاب (سے رہائی) کے بدلہ میں اپنے بیٹے دے دے۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو۔ اور اپنے خاندان کو جو اسے پناہ دیتا تھا۔

وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ۙ ثُمَّ يُنۡجِيۡهِ ۙ﴿۱۴﴾ كَلَّا ؕ

اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب (فدیہ میں دے دے) پھر اپنے آپ کو (عذاب سے) بچالے۔ (لیکن ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا)

اِنَّهَا لَظٰى ۙ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۚ﴿۱۶﴾ تَدۡعُوۡا مَنۡ اَدۡبَرَ وَتَوَلّٰى ۙ﴿۱۷﴾

یقیناً وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ جو کھال تک اُتار دینے والی ہے۔ وہ پکارے گی اس شخص کو جس نے (حق سے) پیٹھ پھیری اور منھ موڑ لیا

وَجَمَعَ فَاَوۡعٰى ﴿۱۸﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ خُلِقَ هَلُوۡعًا ۙ﴿۱۹﴾ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوۡعًا ۙ﴿۲۰﴾

اور (مال) جمع کیا پھر اسے سنبھال کر رکھا۔ بے شک انسان بہت کم حوصلہ پیدا کیا گیا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا جاتا ہے۔

وَّاِذَا مَسَّهُ الۡخَيۡرُ مَنُوۡعًا ۙ﴿۲۱﴾ اِلَّا الۡمُصَلِّيۡنَ ۙ﴿۲۲﴾ الَّذِيۡنَ هُمۡ عَلٰى صَلَاتِهِمۡ دَآئِمُوۡنَ ۙ﴿۲۳﴾

اور جب خوش حالی ملتی ہے تو کنجوس بن جاتا ہے۔ سوائے (ان کے جو) نماز ادا کرنے والے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔

وَالَّذِيۡنَ فِىۡۤ اَمۡوَالِهِمۡ حَقٌّ مَّعۡلُوۡمٌ ۙ﴿۲۴﴾ لِّلسَّآئِلِ وَالۡمَحۡرُوۡمِ ۙ﴿۲۵﴾ وَالَّذِيۡنَ يُصَدِّقُوۡنَ بِيَوۡمِ الدِّيۡنِ ۙ﴿۲۶﴾

اور وہ لوگ جن کے مالوں میں ایک مقرر حصّہ ہے۔ مانگنے والے اور محروم کا۔ اور وہ لوگ جو تصدیق کرتے ہیں بدلہ کے دن کی۔

وَالَّذِيۡنَ هُمۡ مِّنۡ عَذَابِ رَبِّهِمۡ مُّشۡفِقُوۡنَ ۚ﴿۲۷﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمۡ غَيۡرُ مَاۡمُوۡنٍ ﴿۲۸﴾

اور وہ لوگ جو اپنے ربّ کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔ بے شک ان کے ربّ کا عذاب ایسا نہیں جس سے بے خوف ہوا جائے۔

وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِفُرُوۡجِهِمۡ حٰفِظُوۡنَ ۙ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزۡوَاجِهِمۡ اَوۡ مَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُهُمۡ

اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں یا کنیزوں کے جن کے وہ مالک ہیں

فَاِنَّهُمۡ غَيۡرُ مَلُوۡمِيۡنَ ۚ﴿۳۰﴾ فَمَنِ ابۡتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡعٰدُوۡنَ ۚ﴿۳۱﴾ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ

تو ان پر کوئی ملامت نہیں۔ پھر جو ان کے علاوہ (کوئی اور طریقہ) چاہے تو وہی لوگ حد سے گزرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو

لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رٰعُوۡنَ ۙ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ بِشَهٰدٰتِهِمۡ قَآئِمُوۡنَ ۙ﴿۳۳﴾ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ

اپنی امانتوں اور اپنے وعدے کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو

عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿34﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿35﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو جنّتوں میں معزّز ہوں گے۔ تو کافروں کو کیا ہوگیا ہے

قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿36﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿37﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ

کہ آپ کی طرف دوڑے چلے آرہے ہیں۔ دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے گروہ کے گروہ۔ کیا ان میں سے ہر شخص یہ توقع رکھتا ہے

اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿38﴾ كَلَّا اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿39﴾

کہ داخل کر دیا جائے گا نعمتوں والی جنّت میں؟ (ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا!) بے شک ہم نے انھیں پیدا فرمایا اس چیز سے جسے وہ جانتے ہیں۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿40﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ

تو مجھے قسم ہے مشرقوں اور مغربوں کے ربّ کی (کہ) یقیناً ہم ضرور قادر ہیں۔ اس (بات) پر کہ ہم بدل لائیں

خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿41﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا

اِن سے بہتر (مخلوق) اور ہم (اس سے) عاجز نہیں ہیں۔ تو آپ انھیں چھوڑ دیجیے وہ بے کار باتوں میں اُلجھے رہیں اور کھیلیں کُودیں

حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿42﴾ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا

یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے جا ملیں جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ جس دن وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے

كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿43﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذٰلِكَ الْيَوْمُ

جیسا کہ وہ (مقرر کی گئی) نشانی کی طرف دوڑے جا رہے ہوں۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی ان پر ذلت چھا رہی ہوگی یہی وہ دن ہے

الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿44﴾

جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1 اَلْمَعَارِج کے معنی ہیں:

(الف) سیڑھیاں (ب) پہاڑیاں (ج) چٹانیں (د) وادیاں

2 سُوْرَۃُ الْمَعَارِج کی رو سے قیامت کے دن کی مقدار ہو گی:

(الف) تیس ہزار سال (ب) چالیس ہزار سال (ج) پچاس ہزار سال (د) ساٹھ ہزار سال

3 سُوْرَۃُ الْمَعَارِج کی کل آیات ہیں:

(الف) 34 (ب) 44 (ج) 54 (د) 64

4 سُوْرَۃُ الْمَعَارِج کے مطابق قبروں سے نکل کر میدان حشر کی طرف بھاگنے والوں کی نگاہیں ہوں گی:

(الف) ٹِکی ہوئی (ب) جھکی ہوئی (ج) بند (د) اندھی

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1 سُوْرَۃُ الْمَعَارِج میں اہل جہنم کے بڑے بڑے کیا جرائم بیان ہوئے ہیں؟

2 سُوْرَۃُ الْمَعَارِج میں اہل جنت کے کیا اوصاف بیان ہوئے ہیں؟

3 سُوْرَۃُ الْمَعَارِج میں قیامت کے وقوع کا منظر کن الفاظ میں بیان ہوا ہے؟

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1 قیامت کے دن ایک مجرم کے اپنے عزیزوں کے متعلق کیا خیالات ہوں گے؟

2 سُوْرَۃُ الْمَعَارِج کی روشنی میں آخرت میں کامیابی کا دارومدار کن امور پر ہے؟

سرگرمی:

- جنت میں لے جانے والے اور جہنم میں لے جانے والے اعمال کی الگ الگ فہرست تیار کریں۔

سُوْرَةُ نُوحٍ مَّكِّيَّةٌ

تعارف

یہ مکی سورت ہے۔ اس سورت میں 28 آیات اور دو رکوع ہیں۔ اس سورت کے نزول کے وقت اہل مکہ کی مخالفت انتہا پر تھی۔ وہ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مخالفت اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اجمعین کی ایذا رسانی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل فرمائی جو مسلمانوں کے لیے تسلی کا باعث بنی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خلاف اہل مکہ کا یہ رویہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ کفار کا ہمیشہ سے یہ شیوہ رہا ہے کہ وہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ اور ان کے ماننے والوں کے مخالف ہی رہے۔ لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تسلی رکھیں کہ جس طرح نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ سرخرو ہوئے، آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ کے مخالفین نیست و نابود ہوئے ایسے ہی اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو فتح و کامرانی سے ہمکنار فرمائے گا اور کفر مغلوب ہو کر رہے گا۔ اس سورت میں سیدنا نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ کی دعوت، استغفار کی فضیلت، زمین و آسمان کی خلقت، کفار کا ود سواع، یغوث، یعوق اور نسر کی عبادت و گمراہی میں مبتلا ہونا اور حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ کا اپنی قوم کے لئے تباہی کی بد دعا جیسے مضامین بیان ہوئے ہیں۔ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ نے اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال تک تبلیغ کی لیکن ان میں سے گنتی کے چند افراد ایمان لائے۔ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ کی بد دعا کے نتیجے میں طوفان آیا جس میں کفار ہلاک ہوئے۔

اٰیَاتُھَا ۲۸ (۷۱) سُوْرَةُ نُوحٍ مَّكِّيَّةٌ (۷۱) رُكُوْعُهَا ۲

سورۃ نوح مکی سورت ہے، اس کی اٹھائیس (۲۸) آیات اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ①

بے شک ہم نے (نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ آپ اپنی قوم کو ڈرائیں اس سے پہلے کہ اُن پر دردناک عذاب آجائے۔

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ② اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

(نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ نے) فرمایا اے میری قوم! بے شک میں تمھارے لیے واضح ڈرانے والا ہوں۔ یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو

وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ③ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى

اور اس (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ وہ تمھارے لیے تمھارے گناہ بخش دے گا اور تمھیں مقررہ وقت تک مہلت عطا فرمائے گا

اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿4﴾

بے شک جب اللہ کا (مقرر) وقت آجائے تو تاخیر نہیں کی جاتی کاش کہ تم جانتے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ﴿5﴾ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ

(نوح عَلَيْهِ السَّلَامُ نے) عرض کیا اے میرے ربّ! بے شک میں نے اپنی قوم کو رات اور دن دعوت دی۔ لیکن میری دعوت نے ان کے لیے اضافہ نہ کیا

اِلَّا فِرَارًا ﴿6﴾ وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ

سوائے بھاگنے کے۔ اور بے شک جب بھی میں نے انھیں دعوت دی تاکہ تو انھیں بخشے تو انھوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں

وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿7﴾ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿8﴾

اور اپنے اوپر اپنے کپڑے لپیٹ لیے اور وہ اَڑے رہے اور بہت تکبّر کیا۔ پھر بے شک میں نے انھیں بلند آواز سے دعوت دی۔

ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ﴿9﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

پھر بے شک میں نے انھیں علانیہ (بھی) سمجھایا اور میں نے انھیں چپکے چپکے بھی سمجھایا۔ تو میں نے کہا تم اپنے ربّ سے مغفرت مانگو

اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿10﴾ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿11﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ

بے شک وہ بہت بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا۔ اور وہ مال اور اولاد کے ذریعے تمھاری مدد فرمائے گا

وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿12﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿13﴾

اور تمھارے لیے باغات اُگائے گا اور تمھارے لیے نہریں جاری فرمائے گا۔ تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت کا خیال نہیں رکھتے۔

وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿14﴾ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿15﴾

حالاں کہ اس نے تمھیں مختلف حالتوں سے (گزار کر) پیدا فرمایا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح سات آسمان اوپر نیچے پیدا فرمائے۔

وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿16﴾ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿17﴾

اور اس (اللہ) نے ان میں چاند کو روشن فرمایا اور اس نے سورج کو چراغ بنایا۔ اور اللہ نے تمھیں زمین سے سبزے کی طرح (خاص اہتمام سے) پیدا فرمایا۔

ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿18﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿19﴾

پھر وہ تمھیں اسی (زمین) میں واپس لے جائے گا اور تمھیں (اسی زمین سے دوبارہ) باہر نکالے گا۔ اور اللہ نے تمھارے لیے زمین کو فرش بنایا۔

لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿20﴾ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ

تاکہ تم اس کے کھلے راستوں پر چلو پھرو۔ (نوح عَلَيْهِ السَّلَامُ) نے عرض کیا اے میرے ربّ! بے شک انھوں نے میری نافرمانی کی

وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ۚ﴿21﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۚ﴿22﴾

اور ان (سرداروں) کی پیروی کی جن کے مال اور اولاد نے ان کے خسارے ہی میں اضافہ کیا۔ اور انھوں نے بڑی بڑی چالیں چلیں۔

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۚ﴿23﴾

اور وہ کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور نہ وَد اور سُواع کو چھوڑنا اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو (چھوڑنا)۔

وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿24﴾

اور یقیناً انھوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا اور (اے اللہ!) تُو بھی ان ظالموں کے لیے سوائے گمراہی کے (کسی اور چیز میں) اضافہ نہ کر۔

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿25﴾

وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے غرق کر دیے گئے پھر انھیں آگ میں داخل کیا گیا تو انھوں نے اپنے لیے اللہ کے سوا کسی کو مددگار نہ پایا۔

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿26﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ

اور (نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ) نے عرض کیا اے میرے ربّ! زمین پر باقی نہ چھوڑ کافروں میں سے کوئی بسنے والا۔ بےشک اگر تُو نے انھیں چھوڑ دیا

يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿27﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ

تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور وہ بدکار سخت کافر کو ہی جَنم دیں گے۔ اے میرے ربّ! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے

وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اور ہر اس شخص کو جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہو اور(سب)مومن مردوں اور (سب)مومن عورتوں کو بھی

وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۧ﴿28﴾

اور ظالموں کی ہلاکت ہی میں اضافہ کر۔

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✔) کا نشان لگائیں۔

1 سُوْرَۃُ نُوْح میں رکوع ہیں:

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

2. ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر بت تھے:

(الف) ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَامُ کی قوم کے
(ب) نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ کی قوم کے
(ج) موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ کی قوم کے
(د) عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ کی قوم کے

3. نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ کی قوم پر عذاب آیا:

(الف) بھوک کا
(ب) ٹڈیوں کا
(ج) طوفان کا
(د) بیماریوں کا

4. ساڑھے نو سو سال تک اپنی قوم کو تبلیغ کی:

(الف) عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ نے
(ب) موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ نے
(ج) ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَامُ نے
(د) نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ نے

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1. سُوْرَۃُ نُوْح کن حالات میں نازل ہوئی؟
2. حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ کی قوم کون کون سے بتوں کی پرستش کرتی تھی؟
3. طوفان میں حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ کی قوم کے کن لوگوں نے نجات پائی؟

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1. سُوْرَۃُ نُوْح کا تعارف اور اس کی روشنی میں توبہ و استغفار کے فوائد و ثمرات بیان کیجیے۔
2. حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ نے اپنی قوم کے کون کون سے جرائم گنوائے اور ان کے لئے کیا بد دعا کی؟

سرگرمی:

- استغفار کے فوائد پر مشتمل چارٹ تیار کریں۔

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ

تعارف

یہ مکی سورت ہے۔ اس سورت میں 28 آیات اور دو رکوع ہیں۔ اس سورت میں جنوں کے قرآن سن کر جانے اور اپنی قوم میں اسلام کی تبلیغ کرنے کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ اپنے چند اصحاب کے ساتھ بازارِ عکاظ تشریف لے جارہے تھے، راستے میں نخلہ کے مقام پر آپ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ اس وقت جنوں کا ایک گروہ ادھر سے گزر رہا تھا، تلاوت کی آواز سن کر وہ ٹھہر گیا اور غور سے قرآن سنتا رہا۔

جنات اللہ تعالیٰ کی عقل و شعور رکھنے والی ایک مخلوق ہے۔ جنات کو انسان سے پہلے زمین پر بھیجا گیا۔ جنات کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے پیدا کیا ہے۔ ان میں بھی ایمان والے اور کفر کرنے والے ہوتے ہیں۔ اس سورت میں توحید، رسالت، قیامت اور وحی کی حفاظت کا تذکرہ ہے۔

اٰیَاتُھَا ۲۸ ﴿۷۲﴾ سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ ﴿۴۰﴾ رُکُوْعُھَا ۲

سورۃ الجن ''مکی'' سورت ہے، اس کی اٹھائیس (۲۸) آیات اور دو رکوع ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا

آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّیْن ﷺ) فرما دیجیے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ اس (قرآن) کو جنّات کی ایک جماعت نے غور سے سنا تو (جا کر اپنی قوم سے) کہنے لگے

اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۱﴾ یَّہۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ؕ

کہ بے شک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو بھلائی (کے راستے) کی طرف ہدایت کرتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے

وَ لَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۲﴾ وَّ اَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّ لَا وَلَدًا ۙ﴿۳﴾

اور ہم ہرگز اپنے ربّ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔ اور یہ کہ ہمارے ربّ کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے کوئی بیوی بنائی ہے اور نہ کوئی بیٹا۔

وَّ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوۡلُ سَفِیۡہُنَا عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا ۙ﴿۴﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ

اور یہ کہ ہم میں سے بے وقوف اللہ کے بارے میں خلافِ حق بات کہا کرتے تھے۔ اور یہ کہ ہم گمان کرتے تھے

اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ﴿5﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ

کہ انسان اور جن اللہ کے بارے میں ہرگز جھوٹ نہیں بولیں گے۔ اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ

يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ﴿6﴾

جنّات میں سے بعض لوگوں کی پناہ لیتے تھے تو ان لوگوں نے ان (جنّات) کی سرکشی اور بڑھا دی۔

وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ﴿7﴾

اور یہ کہ وہ (انسان) بھی ایسا ہی گمان کرنے لگے جیسا گمان تم (جنّات) نے کیا کہ ہرگز اللہ کسی کو (دوبارہ زندہ کرکے) نہیں اُٹھائے گا۔

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۙ﴿8﴾

اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو ہم نے اسے پایا کہ وہ بھرا ہوا ہے سخت پہرہ داروں اور انگاروں سے۔

وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ

اور یہ کہ ہم اس (آسمان) میں بعض مقامات پر (باتیں) سننے کے لیے بیٹھ جایا کرتے تھے پس اب کوئی سننا چاہے

يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿9﴾ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ

تو وہ اپنے لیے گھات میں لگے ہوئے شُعلہ کو پائے گا۔ اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ اہلِ زمین کے بارے میں کسی بُرائی کا ارادہ کیا گیا ہے

اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ﴿10﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ

یا ان کے ربّ نے ان کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے۔ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ لوگ نیک ہیں اور کچھ ہم میں سے اس کے علاوہ (بُرے) ہیں

كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿11﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ

ہم مختلف طریقوں پر چل رہے تھے۔ اور یہ کہ ہم نے یقین کر لیا کہ ہم اللہ کو ہرگز نہ زمین میں (رہ کر) عاجز کر سکتے ہیں

وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ﴿12﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ

اور نہ ہی (کہیں اور) بھاگ کر اسے عاجز کر سکتے ہیں۔ اور یہ کہ جب ہم نے (قرآن کی) ہدایت کو سنا تو ہم اس پر ایمان لے آئے

فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۙ﴿13﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ

تو جو شخص اپنے ربّ پر ایمان لاتا ہے تو وہ نہ نقصان سے ڈرتا ہے اور نہ ظلم سے۔ اور یہ کہ بعض ہم میں سے مسلمان ہیں

وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿14﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ

اور بعض ظالم بھی ہیں تو جو اسلام لائے تو وہی ہیں جنھوں نے ہدایت کا راستہ تلاش کر لیا۔ اور رہے وہ جو ظالم ہیں

فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ﴿15﴾ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۙ﴿16﴾

تو وہ جہنّم کا ایندھن ہیں۔ اور یہ (وحی بھی مجھے کی گئی ہے) کہ اگر وہ سیدھے راستے پر قائم رہیں تو یقیناً ہم انھیں بہت سا پانی پلائیں گے۔

لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ﴿17﴾

تاکہ اس سے ان کی آزمائش کریں اور جو کوئی اپنے ربّ کے ذکر سے منھ موڑے گا وہ (اللہ) اسے سخت (چڑھتے ہوئے) عذاب میں داخل کرے گا۔

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۙ﴿18﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ

اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کے لیے ہیں تو تم اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ اور یہ کہ جب وہ اللہ کے (خاص) بندے (نبی اکرم خاتمُ النّبیّٖن صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کھڑے ہوئے

يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿19﴾ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ

کہ وہ اس (اللہ) کی عبادت کریں قریب تھا کہ وہ (کفّار) آپ (خاتمُ النّبیّٖن صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) پر ٹوٹ پڑتے۔ آپ (خاتمُ النّبیّٖن صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) فرما دیجیے کہ میں اپنے ربّ ہی کی عبادت کرتا ہوں

وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿20﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿21﴾

اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ آپ (خاتمُ النّبیّٖن صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) فرما دیجیے بے شک میں (اذنِ الٰہی کے بغیر) تمھارے لیے نہ کسی نقصان کا مالک ہوں اور نہ بھلائی کا۔

قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۙ﴿22﴾

آپ (خاتمُ النّبیّٖن صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) فرما دیجیے بے شک مجھے اللہ سے ہرگز کوئی بھی نہیں بچا سکتا اور میں ہرگز اس (اللہ) کے سوا کوئی پناہ کی جگہ نہیں پاؤں گا۔

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

(میرا کام تو) صرف اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے احکامات اور اس کے پیغامات کو پہنچا دینا ہے اور جو اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے

فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ﴿23﴾ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا

تو بے شک اس کے لیے جہنّم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لیں گے

مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا

اس (عذاب) کو جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو عنقریب وہ جان لیں گے کہ کون ہے جس کا مددگار کمزور ہے

وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿24﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ

اور تعداد میں کم ہے۔ آپ (خاتمُ النّبیّٖن صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) فرما دیجیے کہ میں نہیں جانتا کہ جس (روزِ قیامت) کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ قریب ہے

اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ﴿25﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۙ﴿26﴾

یا اس کے لیے میرا ربّ کوئی لمبی مدت مقرر فرمائے گا۔ (اللہ کُل) غیب کا جاننے والا ہے تو وہ آگاہ نہیں فرماتا اپنے غیب پر کسی کو۔

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ

سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے(جنھیں اللہ نے غیب کی بات بتانے کے لیے پسند فرمایا)تو وہ مقرر فرماتا ہے اس (رسول) کے آگے

وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿27﴾ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ

اور اس کے پیچھے محافظ (فرشتے)۔ تاکہ وہ (اللہ) ظاہر فرما دے کہ انھوں نے پہنچا دیے اپنے ربّ کے پیغامات

وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿28﴾

اور اس (اللہ) نے اس کا احاطہ فرما رکھا ہے جو ان کے پاس ہے اور اس (اللہ) نے ہر چیز کو گن کر شمار فرما رکھا ہے۔

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✔) کا نشان لگائیں۔

1. جنات نے قرآن حکیم سن کر کہا:
(الف) یہ قصے کہانیاں ہیں (ب) یہ عجیب کلام ہے (ج) یہ شاعری ہے (د) یہ حالات کی خبر ہے

2. جنات نے آسمان کو بھرا ہوا پایا:
(الف) ستاروں سے (ب) انگاروں سے (ج) دھوئیں سے (د) بادلوں سے

3. سُوْرَۃُ الْجِن کے مطابق ہمیشہ جہنم میں رہیں گے:
(الف) چوری کرنے والے (ب) قسمیں کھانے والے
(ج) اللہ تعالیٰ اور رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کرنے والے (د) سود کھانے والے

4. "میں تو پکارتا ہوں اپنے رب کو اور شریک نہیں ٹھہراتا اس کے ساتھ کسی کو"۔ یہ کہنے کا حکم دیا گیا:
(الف) فرشتے کو (ب) جبرائیل عَلَيْهِ السَّلَامُ کو (ج) نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو (د) جنات کو

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1. جنات نے کہاں نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا تھا؟
2. جنات نے قرآن حکیم کی کیا صفات بیان کیں؟
3. سُوْرَۃُ الْجِن کے مطابق جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے منہ موڑتے ہیں ان کو کیا سزا ملے گی؟
4. وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ کا اردو ترجمہ لکھیں۔

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1. سُوْرَۃُ الْجِن میں توحید اور رسالت کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
2. اس سورت میں قیامت اور علم غیب کے متعلق کیا حقیقت بیان کی گئی ہے؟

سرگرمیاں:

- معلم سے معلوم کر کے مسجد کے آداب تحریر کریں۔
- انسانوں اور جنوں میں مشترک باتیں تحریر کریں۔

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ

تعارف

یہ مکی سورت ہے۔ اس سورت میں 20 آیات اور دو رکوع ہیں۔ مُزَّمِّل کے لفظی معنی ہیں "کپڑا یا چادر میں لپٹنے والے"۔ اس سورت کی پہلی 8 آیات مکی زندگی کے بالکل ابتدائی دور میں نازل ہوئیں۔ اس دور میں دعوت اعلانیہ نہ تھی اور نہ ابھی پنج وقتہ نماز فرض ہوئی تھی، اس لیے نصف رات یا اس سے کچھ کم یا زیادہ وقت کے لئے نماز تہجد میں ٹھہر ٹھہر کر ترتیل کے ساتھ قرآن پڑھنے اور سننے کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔ کفار کے الزامات اور اعتراضات کے جواب میں صبر کی تلقین کی گئی ہے اور آپ ﷺ کو جھٹلانے والوں کو جہنم کے دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ اور ان کے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کیلئے آسانی اور سہولت کا حکم نازل ہوا جس میں ان کو ہدایت کی گئی ہے جتنا قرآن حکیم نماز میں آسانی سے پڑھنا ممکن ہو اتنا پڑھ لیا کرو۔ نماز، زکوۃ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور اللہ سے استغفار کرنے کی ہدایت پر اس سورت کا اختتام ہوتا ہے۔

اٰيَاتُهَا ٢٠ | سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ (٧٣) (٣) | رُكُوْعُهَا ٢

سورۃ المزّمّل مکّی سورت ہے، اس کی بیس (٢٠) آیات اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ① قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ② نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ③

اے چادر میں لپٹنے والے! (محبوب خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ) آپ رات کو قیام کیجیے مگر تھوڑا۔ اس (رات) کا نصف یا اس سے کچھ کم کر لیجیے۔

اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ④ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ⑤ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ

یا اس پر کچھ زیادہ کر لیجیے اور خوب ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھا کیجیے۔ بے شک ہم عنقریب آپ پر نازل فرمائیں گے ایک بھاری کلام۔ بے شک رات کا اُٹھنا

هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا ⑥ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ⑦

(نفس کو) خوب قابو میں رکھتا ہے اور بات بھی بہت ٹھیک نکلتی ہے۔ بے شک آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ) کے لیے دن میں طویل مصروفیات ہوتی ہیں۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ⑧ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ

اور اپنے ربّ کے نام کا ذکر کیجیے اور سب سے الگ ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہو جایے۔ (وہ) ربّ ہے مشرق اور مغرب کا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا (9) وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا (10)

اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسی کو کارساز بنا لیجیے۔اور جو کچھ وہ (کافر) کہتے ہیں اس پر صبر کیجیے اور خوبصورتی کے ساتھ ان سے الگ ہو جایے۔

وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا (11)

اور آپ جھٹلانے والے خوش حال لوگوں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیجیے اور انھیں تھوڑی سی مہلت دیجیے۔

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا (12) وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا (13)

بے شک ہمارے پاس (ان کے لیے) بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ اور گلے میں پھنس جانے والا کھانا ہے اور دردناک عذاب ہے۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا (14)

جس دن زمین اور پہاڑ لرز اُٹھیں گے اور پہاڑ بکھری ہوئی ریت کے ٹیلے ہو جائیں گے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا (15)

بے شک ہم نے تمھاری طرف ایک رسول (خاتم النبیین ﷺ) کو تم پر گواہ بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ ہم نے (موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ کو) فرعون کی طرف ایک رسول (بنا کر) بھیجا تھا۔

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا (16) فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا (17)

تو فرعون نے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اُسے بڑی سختی سے پکڑا۔ اگر تم نے کفر کیا تو تم اُس دن کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔

السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا (18) اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ

جس (کی شدت) سے آسمان پھٹ جائے گا اس (اللہ) کا وعدہ (پورا) ہو کر رہے گا۔ بے شک یہ (قرآن) تو نصیحت ہے

فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا (19) اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ

تو جو چاہے اپنے ربّ کی طرف راستہ اختیار کرلے۔ بے شک آپ کا ربّ جانتا ہے

اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ

کہ آپ قیام کرتے ہیں (کبھی) دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) نصف رات اور (کبھی) ایک تہائی رات

وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

اور ان لوگوں کی ایک جماعت بھی (قیام کرتی ہے) جو آپ کے ساتھ ہیں اور اللہ ہی رات اور دن کی مقدار مقرر فرماتا ہے

عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ

اس (اللہ) کے علم میں ہے کہ تم ہرگز اس (مقررہ مقدار) کو پورا نہیں کر سکو گے تو اس نے تم پر مہربانی فرمائی

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ

تو جتنا آسانی سے ہو سکے قرآن میں سے پڑھ لیا کرو اسے معلوم ہے کہ تم میں سے بعض بیمار ہوں گے

وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ

اور کچھ دوسرے (لوگ) زمین میں سفر کر رہے ہوں گے اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرتے ہوئے

وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

اور کچھ اللہ کی راہ میں قتال کر رہے ہوں گے تو جتنا آسانی سے ہو سکے اس (قرآن) سے پڑھ لیا کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ

اور اللہ کو عمدہ قرض دو اور جو کچھ تم اپنے لیے بھلائی میں سے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں پاؤ گے

هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿20﴾

وہی بہتر اور اجر میں بہت زیادہ ہے اور اللہ سے مغفرت مانگو بے شک اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. مُزَّمِّل کے معنی ہیں:

(الف) چادر میں لپٹنے والا　(ب) زم زم پینے والا　(ج) کھانا کھانے والا　(د) کپڑے پہننے والا

2. سورۃ مُزَّمِّل کے پہلے رکوع میں نافرمانی کا ذکر ہے:

(الف) نمرود کی　(ب) فرعون کی　(ج) ہامان کی　(د) قارون کی

3. ترتیل کے معنی ہیں:

(الف) روانی　(ب) دھیمی آواز　(ج) بلند آواز　(د) ٹھہر ٹھہر کر

4. سورۃ مُزَّمِّل کی رو سے قیامت کا ہولناک دن بوڑھا کر دے گا:

(الف) عورتوں کو　(ب) بچوں کو　(ج) فرشتوں کو　(د) جنوں کو

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1 نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہو گا؟

2 کفار کی ایذا رسانی کے جواب میں نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کیسا طرزِ عمل اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے؟

3 سورۃ مُزَّمِّل میں نمازِ تہجد کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

4 قرآن حکیم کی تلاوت کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کیا ہدایت دی؟

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1 سورۃ مُزَّمِّل کے پہلے رکوع میں نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلانے والوں کو کیسا عذاب دیا جائے گا اور قیامت کے ہولناک منظر کو کس طرح بیان کیا گیا ہے؟

2 نیکی کرنے کے کیا فوائد ہوتے ہیں؟ سورۃ مُزَّمِّل کی روشنی میں بیان کریں۔

سرگرمیاں:

- اس ہفتہ کسی ایک رات کو فجر کی نماز سے ایک گھنٹہ پہلے کا الارم لگائیں اور بیدار ہو کر نمازِ تہجد ادا کریں۔
- رزق حلال کمانے کی کیا اہمیت ہے؟ کوئی دو احادیث لکھیں۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ

تعارف

یہ مکی سورت ہے۔ اس سورت میں 56 آیات اور دو رکوع ہیں۔ اَلْمُدَّثِّر کے معنی ہیں "چادر اوڑھنے والا"۔ اَلْمُدَّثِّر رسالت مآب صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا صفاتی اسم مبارک ہے۔ سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات کے نزول کے بعد کچھ عرصہ تک وحی کا سلسلہ موقوف رہا۔ ایک دن آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے غار حرا میں اسی فرشتہ کی آواز سنی، گھر آکر سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سے فرمایا مجھے چادر اوڑھادو۔ اسی حالت میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر سورۃ المدثر کی ابتدائی سات آیات نازل ہوئیں (صحیح بخاری: 4922، صحیح مسلم: 161)۔

اس سورۃ مبارکہ کا مرکزی مضمون اسلام کی دعوت و تبلیغ ہے۔ اپنے رب کی بڑائی بیان کرنا، بتوں سے دور رہنا، قیامت کی ہولناکی، جنت و جہنم کے مناظر، اہل جہنم سے سوال و جواب وغیرہ جیسے دیگر مضامین بھی بیان ہوئے ہیں۔

اٰيَاتُهَا ٥٦ | (٧٤) سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ (٤) | رُكُوْعُهَا ٢

سورۃ المدثر مکی سورت ہے، اس کی چھپن (٥٦) آیات اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿1﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ۪ۙ﴿2﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۪ۙ﴿3﴾

اے چادر اوڑھنے والے! (محبوب خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اُٹھیں پھر (لوگوں کو اللہ کے عذاب سے) ڈر سنائیں۔ اور اپنے ربّ کی بڑائی (بیان) کریں۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۪ۙ﴿4﴾ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۪ۙ﴿5﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۪ۙ﴿6﴾

اور اپنے کپڑوں کو (حسب سابق) پاک رکھیں۔ اور بتوں سے الگ رہیں (جس طرح کہ اب تک الگ رہے ہیں) اور زیادہ (بدلہ) لینے کے لیے احسان نہ کریں۔

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۪ؕ﴿7﴾ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۙ﴿8﴾ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۙ﴿9﴾

اور آپ اپنے ربّ کے لیے صبر کریں۔ پھر جب صُور میں پھونکا جائے گا۔ تو وہ دن بہت دشوار دن ہوگا۔

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿10﴾ ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۙ﴿11﴾ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۙ﴿12﴾

کافروں کے لیے آسان نہیں ہوگا۔ اس شخص کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیں جسے میں نے اکیلا پیدا فرمایا۔ اور میں نے اسے بہت زیادہ مال دیا۔

وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ۝١٣ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝١٤ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝١٥

اور حاضر رہنے والے بیٹے دیے۔اور میں نے اُسے (ہر شے میں) خوب وسعت دی۔ پھر بھی وہ لالچ کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں۔

كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝١٦ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝١٧ اِنَّهٗ فَكَّرَ

(ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا) بےشک وہ ہماری آیتوں کا دشمن ہے۔عنقریب میں اسے (جہنّم کی) مشکل گھاٹی پر چڑھاؤں گا۔ بے شک اس نے سوچا

وَقَدَّرَ ۝١٨ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝١٩ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝٢٠ ثُمَّ نَظَرَ ۝٢١

اور بات بنائی۔تو وہ ہلاک کیا جائے اس نے کیسی بات بنائی؟ پھر وہ ہلاک کیا جائے اس نے کیسی بات بنائی؟ پھر اس نے دیکھا۔

ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝٢٢ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝٢٣ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝٢٤

پھر ماتھے پر بل لایا اور منہ بگاڑا۔ پھر اس نے پیٹھ پھیری اور تکبّر کیا۔ پھر کہنے لگا یہ (قرآن) صرف ایک جادو ہے جو پہلے سے چلا آرہا ہے۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝٢٥ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۝٢٦ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝٢٧

(پھر بولا) یہ (قرآن) تو صرف انسان کا کلام ہے۔ عنقریب میں اسے جہنّم میں ڈالوں گا۔ اور آپ کو کیا معلوم جہنّم کیا ہے؟

لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۝٢٨ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝٢٩ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝٣٠

وہ (ایسی آگ ہے جو) نہ باقی رکھتی ہے اور نہ چھوڑتی ہے۔ وہ کھالوں کو جُھلسا دینے والی ہے۔ اس پر اُنّیس (فرشتے مقرر) ہیں۔

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰۗىِٕكَةً ۠ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ

اور ہم نے فرشتوں کو ہی جہنّم کا داروغہ بنایا اور ہم نے ان کی یہ تعداد صرف کافروں کی آزمائش کے لیے مقرر کی ہے

لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ

تاکہ اہل کتاب یقین کر لیں اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو جائے اور اہل کتاب اور مومن شک میں نہ پڑیں

وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ

اور تاکہ وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے اور کفّار یہ کہیں کہ اس مثال سے اللہ نے کیا ارادہ فرمایا ہے؟

كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ

اسی طرح اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے اور آپ کے ربّ کے لشکروں کو اس (اللہ) کے سوا کوئی نہیں جانتا

وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝٣١ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝٣٢ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۝٣٣

اور یہ (جہنّم کا بیان) انسان کی نصیحت کے لیے ہی ہے۔ہرگز (جہنّم کا انکار ممکن) نہیں! قسم ہے چاند کی۔اور رات کی جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگے۔

وَالصُّبۡحِ اِذَاۤ اَسۡفَرَ ﴿34﴾ اِنَّهَا لَاِحۡدَى الۡكُبَرِ ﴿35﴾ نَذِيۡرًا لِّلۡبَشَرِ ﴿36﴾

اور صبح کی جب وہ روشن ہو جائے۔ بے شک وہ (جہنّم) بہت بڑی آفتوں میں سے ایک ہے۔ انسانوں کو ڈرانے والی ہے۔

لِمَنۡ شَآءَ مِنۡكُمۡ اَنۡ يَّتَقَدَّمَ اَوۡ يَتَاَخَّرَ ﴿37﴾ كُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا كَسَبَتۡ رَهِيۡنَةٌ ﴿38﴾

اس شخص کے لیے جو تم میں سے (نیکیوں میں) آگے بڑھنا یا پیچھے رہنا چاہے۔ ہر شخص ان (اعمال) کے بدلے گروی ہے جو اس نے کما رکھے ہیں۔

اِلَّاۤ اَصۡحٰبَ الۡيَمِيۡنِ ﴿39﴾ فِىۡ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿40﴾ عَنِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿41﴾

سوائے دائیں (ہاتھ) والوں کے۔ (وہ) جنّتوں میں (ہوں گے اور) سوال کرتے ہوں گے۔ مجرموں سے۔

مَا سَلَـكَكُمۡ فِىۡ سَقَرَ ﴿42﴾ قَالُوۡا لَمۡ نَكُ مِنَ الۡمُصَلِّيۡنَ ﴿43﴾ وَلَمۡ نَكُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡكِيۡنَ ﴿44﴾

تمھیں کس چیز نے جہنّم میں داخل کیا؟ وہ کہیں گے ہم نماز ادا کرنے والوں میں سے نہ تھے۔ اور ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔

وَكُنَّا نَخُوۡضُ مَعَ الۡخَآئِضِيۡنَ ﴿45﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿46﴾

اور ہم (بھی) فضول بحث کرنے والوں کے ساتھ مشغول رہتے تھے۔ اور ہم بدلہ کے دن کو جھٹلاتے تھے۔

حَتّٰٓى اَتٰٮنَا الۡيَقِيۡنُ ﴿47﴾ فَمَا تَنۡفَعُهُمۡ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيۡنَ ﴿48﴾

یہاں تک کہ ہم پر یقینی بات (موت) آگئی۔ تو انھیں شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی۔

فَمَا لَهُمۡ عَنِ التَّذۡكِرَةِ مُعۡرِضِيۡنَ ﴿49﴾ كَاَنَّهُمۡ حُمُرٌ مُّسۡتَنۡفِرَةٌ ﴿50﴾ فَرَّتۡ مِنۡ قَسۡوَرَةٍ ﴿51﴾

تو انھیں کیا ہوا ہے کہ یہ نصیحت سے منھ موڑے ہوئے ہیں۔ گویا وہ بِدکے ہوئے (وحشی) گدھے ہیں۔ جو کسی شیر سے (ڈر کر) بھاگے ہوں۔

بَلۡ يُرِيۡدُ كُلُّ امۡرِئٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ يُّؤۡتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿52﴾

بلکہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے کھلے ہوئے (آسمانی) صحیفے دیے جائیں۔

كَلَّا ؕ بَلۡ لَّا يَخَافُوۡنَ الۡاٰخِرَةَ ﴿53﴾ كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذۡكِرَةٌ ﴿54﴾

(ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا) بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) وہ آخرت سے نہیں ڈرتے۔ ہرگز نہیں! بے شک یہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے۔

فَمَنۡ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿55﴾ وَمَا يَذۡكُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ

تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔ اور وہ نصیحت حاصل نہیں کریں گے مگر یہ کہ اللہ چاہے۔

هُوَ اَهۡلُ التَّقۡوٰى وَاَهۡلُ الۡمَغۡفِرَةِ ﴿56﴾

وہ (اللہ) ہی حق دار ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور اسی کی شان ہے کہ مغفرت فرمائے۔

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✔) کا نشان لگائیں۔

1 وحی کا سلسلہ موقوف رہنے کے بعد آیات نازل ہوئیں:

(الف) سورۃ العلق کی (ب) سورۃ المزمل کی (ج) سورۃ المدثر کی (د) سورۃ یٰسٓ کی

2 اَلْمُدَّثِّر کے معنی ہیں:

(الف) لباس پہننے والے (ب) عمامہ باندھنے والے (ج) کپڑے صاف رکھنے والے (د) چادر اوڑھنے والے

3 قَسْوَرَةٍ کے معنی ہیں:

(الف) شیر (ب) گھوڑے (ج) اُونٹ (د) ہاتھی

4 جہنم پر موجود ملائکہ کی تعداد ہے:

(الف) 9 (ب) 19 (ج) 29 (د) 39

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1 سورۃ المدثر کی ابتدائی آیات کے نزول کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

2 سورۃ المدثر میں جہنم کی کن صفات کا ذکر ہوا ہے؟

3 كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۝ آیت مبارکہ کا ترجمہ کریں۔

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1 سورۃ المدثر کی ابتدائی سات آیات کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

2 سورۃ المدثر کے مطابق جہنمی اپنے انجام بد کا سبب بننے والے کن گناہوں کا اقرار کریں گے؟ ہر ایک کی تفصیل بیان کریں۔

سرگرمی:

- معلم طلبہ کو دوسری وحی کی سات آیات میں دیے گئے احکام کی تفصیل سے آگاہ کرے اور انہیں ایک چارٹ پر خوشخط لکھوا کر کمرا جماعت میں آویزاں کرائے۔

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ

تعارف

یہ مکی سورت ہے۔ اس سورت میں 40 آیات اور دو رکوع ہیں۔ اس سورۃ مبارکہ میں بعث بعد الموت، قیامت کے احوال، قرآن مجید کی حفاظت، نیک اور برے لوگوں کے احوال اور سکرات الموت وغیرہ کے مضامین بیان ہوئے ہیں۔ رسالت مآب صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور مومنین کی تسلی کے لئے ان عقائد کا بیان کیا گیا ہے جنہیں کفار جھٹلاتے تھے۔

اٰيَاتُهَا ۴۰ (۷۵) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ (۳۱) رُكُوْعُهَا ۲

سورۃ القیامہ مکی سورت ہے، اس کی چالیس (۴۰) آیات اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

لَآ	اُقْسِمُ	بِيَوْمِ	الْقِيٰمَةِ ۙ①	وَلَآ	اُقْسِمُ	بِالنَّفْسِ	اللَّوَّامَةِ ؕ②	

مجھے قیامت کے دن کی قسم۔ اور مجھے (برائیوں پر) ملامت کرنے والے نفس کی قسم (کہ قیامت ضرور آئے گی)۔

اَيَحْسَبُ	الْاِنْسَانُ	اَلَّنْ	نَّجْمَعَ	عِظَامَهٗ ؕ③	بَلٰى

کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیوں کو جمع نہیں کریں گے؟ کیوں نہیں! (ضرور جمع کریں گے اور)

قٰدِرِيْنَ	عَلٰٓى	اَنْ	نُّسَوِّيَ	بَنَانَهٗ④	بَلْ	يُرِيْدُ	الْاِنْسَانُ	لِيَفْجُرَ	اَمَامَهٗ ۚ⑤

ہم اس پر (بھی) قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کے پور پور کو درست کر دیں۔ بلکہ انسان چاہتا ہے کہ آئندہ بھی گناہ کرتا رہے۔

يَسْئَلُ	اَيَّانَ	يَوْمُ	الْقِيٰمَةِ ؕ⑥	فَاِذَا	بَرِقَ	الْبَصَرُ ۙ⑦	وَخَسَفَ	الْقَمَرُ ۙ⑧

وہ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا؟ تو جب آنکھیں چُندھیا جائیں گی۔ اور چاند بے نور ہو جائے گا۔

وَجُمِعَ	الشَّمْسُ	وَالْقَمَرُ ۙ⑨	يَقُوْلُ	الْاِنْسَانُ	يَوْمَئِذٍ	اَيْنَ	الْمَفَرُّ ۚ⑩	كَلَّا	لَا وَزَرَ ؕ⑪

اور سورج اور چاند جمع کر دیے جائیں گے۔اس دن انسان کہے گا کہاں ہے بھاگنے کی جگہ؟ ہرگز (بھاگنا ممکن) نہیں! (کیوں کہ) پناہ کی کوئی جگہ نہیں۔

اِلٰى	رَبِّكَ	يَوْمَئِذِ	الْمُسْتَقَرُّ ؕ⑫	يُنَبَّؤُا	الْاِنْسَانُ	يَوْمَئِذٍۭ	بِمَا	قَدَّمَ	وَاَخَّرَ ؕ⑬

اس دن آپ کے ربّ کے پاس ہی ٹھکانا ہوگا۔ اس دن انسان کو بتا دیا جائے گا جو (عمل) اس نے آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا۔

بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۙ﴿14﴾ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ؕ﴿15﴾

بلکہ انسان اپنے حال سے خوب واقف ہے۔ اگرچہ وہ اپنے (کتنے ہی) بہانے پیش کرے۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ﴿16﴾

(اے نبی! خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ) آپ اس (قرآن) کے ساتھ اپنی زبان کو (اس لیے) حرکت نہ دیں تاکہ اسے جلد یاد کر لیں۔

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۚ﴿17﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ﴿18﴾

بے شک (آپ کے سینہ میں) اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھانا ہمارے (ذمّہ کرم) پر ہے۔ پھر جب ہم اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ؕ﴿19﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ﴿20﴾

پھر اس (کے معانی) کا بیان کرنا بھی ہمارے (ذمّہ کرم) پر ہے۔ (اے کافرو!) ہرگز (ایسا) نہیں! بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) تم جلد ملنے والی (دنیا) سے محبّت رکھتے ہو۔

وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ﴿21﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ﴿22﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ﴿23﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ۙ﴿24﴾

اورآخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔ کئی چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے۔ اپنے ربّ کی طرف دیکھتے ہوں گے۔ اور کئی چہرے اس دن اُداس ہوں گے۔

تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ؕ﴿25﴾ كَلَّآ

وہ خیال کرتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ کیا جائے گا۔ (دنیا محبوب بنانے اورآخرت بھلا دینے کے قابل) ہرگز نہیں!

اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۙ﴿26﴾ وَقِيْلَ مَنْ ٜ رَاقٍ ۙ﴿27﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۙ﴿28﴾

جب جان حلق تک پہنچ جائے گی۔ اور کہا جائے گا کہ کوئی ہے جھاڑ پھونک کرنے والا۔ اور وہ سمجھ جائے گا کہ بے شک یہ جدائی (کا وقت) ہے۔

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۙ﴿29﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ اِلْمَسَاقُ ؕ﴿30﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۙ﴿31﴾

اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔ اس دن آپ کے ربّ ہی کی طرف جانا ہوگا۔ تو نہ اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔

وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۙ﴿32﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ؕ﴿33﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۙ﴿34﴾

بلکہ اس نے جھٹلایا اور منہ پھیر لیا۔ پھر وہ چل دیا اپنے گھر والوں کی طرف اکڑتا ہوا۔ بربادی ہے تیرے لیے تو بربادی ہے۔

ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ؕ﴿35﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ؕ﴿36﴾

پھر (سُن لے کہ) بربادی ہے تیرے لیے تو بربادی ہے۔ کیا انسان خیال کرتا ہے کہ اُسے یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا۔

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۙ﴿37﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۙ﴿38﴾

کیا وہ ایک قطرہ نہ تھا (اس) مَنی کا جو (ماں کے رحم میں) ٹپکایا جاتا ہے۔ پھر وہ جما ہُوا خون ہوگیا تو (اللہ نے) پیدا فرمایا پھر (ہر لحاظ سے) درست فرمایا۔

فَجَعَلَ	مِنْهُ	الزَّوْجَيْنِ	الذَّكَرَ	وَالْاُنْثٰىؕ ﴿39﴾	اَلَيْسَ	ذٰلِكَ	بِقٰدِرٍ	عَلٰٓى	اَنْ	يُّحْيِۦَ	الْمَوْتٰى ﴿40﴾

پھر اس سے دو قسمیں بنائیں مرد اور عورت۔ تو کیا وہ اس (بات) پر قادر نہیں کہ مُردوں کو (پھر سے) زندہ فرما دے؟

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1 وَخَسَفَ الْقَمَرُ کے معنی ہیں چاند:

(الف) بے نور ہو جائے گا (ب) روشن ہو جائے گا (ج) طلوع ہو گا (د) غروب ہو جائے گا

2 نَفْسِ اللَّوَّامَة سے مراد ہے:

(الف) سلامت رہنے والا نفس (ب) مطمئن نفس (ج) حفاظت کرنے والا نفس (د) ملامت کرنے والا نفس

3 نَاضِرَةٌ کے معنی ہیں:

(الف) پریشان حال (ب) بجھے ہوئے (ج) تر و تازہ (د) بے نور

4 السَّاق کے معنی ہیں:

(الف) ران (ب) پنڈلی (ج) ہتھیلی (د) پیشانی

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1 سُوْرَةُ الْقِيٰمَة میں نزول وحی کے وقت رسالت مآب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کن آداب کا خیال رکھنے کا حکم دیا گیا ہے؟

2 سُوْرَةُ الْقِيٰمَة میں انسان کے مرنے کے حالات کے حوالہ سے کیا کہا گیا ہے؟

3 سُوْرَةُ الْقِيٰمَة میں انسان کی تخلیق کے مراحل کے حوالہ سے کیا کہا ہے؟

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1 اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ؕ آیت کریمہ کی روشنی میں ایک ذمہ دار مسلمان کا طرز عمل کیسا ہونا چاہیے؟

2 سُوْرَةُ الْقِيٰمَة میں قیامت کے وقوع کا منظر کیسے پیش کیا گیا ہے؟

سرگرمی:

- طلبہ کے دو گروپ بنا کر ایک سے جنت جبکہ دوسرے سے جہنم میں لے جانے والے اعمال کی فہرست بنوائیں اور پھر اس پر دونوں گروہوں کے درمیان مباحثہ کرائیں۔

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ

تعارف

یہ مدنی سورت ہے۔ اس سورت میں 31 آیات اور دو رکوع ہیں۔ یہ سورت نبی کریم ﷺ کی مدنی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ ابتدا میں بتایا گیا ہے کہ انسان کی زندگی ایک امتحان ہے۔ اخلاص سے نیکی کرنے والوں کی صفات کا بیان ہے۔ وہ اللہ کی رضا کی خاطر مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو آخرت کے دن کی سختی سے بچا کر جنت کی قسم قسم کی نعمتوں سے نوازدیں گے۔ نبی کریم ﷺ کو رات کی عبادت کی تلقین کی گئی ہے۔ پھر لوگوں کی فطرت کے متعلق بتایا گیا کہ وہ دنیا کی محبت میں ڈوب کر آخرت کو بھول جاتے ہیں۔ پھر بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ایک راستہ اور ماننے والوں کے لئے نصیحت ہے۔ سورت کا نام الدَّھْر ہے اور الدَّھْر کے معنی ہیں مدت عالم (یعنی ابتدا آفرینش سے اس کے اختتام تک کا عرصہ)۔

رُكُوْعُهَا ٢	سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ (٧٦) (٩٨)	اٰيَاتُهَا ٣١

سورۃ الدھر مدنی سورت ہے، اس کی اکتیس (۳۱) آیات اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ① اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ

بے شک انسان پر زمانے میں ایک ایسا وقت بھی آیا جب وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھا۔ بے شک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفہ سے پیدا فرمایا

نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ② اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ③

تاکہ ہم اسے آزمائیں تو ہم نے اسے سننے والا دیکھنے والا بنایا۔ بے شک ہم نے اسے راستہ دکھایا اب چاہے شکر گزار بنے اور چاہے ناشکرا بنے۔

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَاۡ وَ اَغْلٰلًا وَّ سَعِيْرًا ④ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ

بے شک ہم نے کافروں کے لیے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ۔ بے شک نیک لوگ ایسے جام سے پئیں گے

كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۚ ⑤ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ⑥

جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ (یہ) ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے (خاص) بندے پئیں گے اور وہ اسے (جہاں چاہیں گے) بہا کر لے جائیں گے۔

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝7 وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ

یہ لوگ (اپنی) نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی۔ اور وہ اس کی محبّت میں کھانا کھلاتے ہیں

مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝8 اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً

مسکین اور یتیم اور قیدی کو۔ (اور کہتے ہیں) بے شک ہم تمھیں اللہ کی رضا کے لیے کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں

وَّلَا شُكُوْرًا ۝9 اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝10

اور نہ کوئی شکریہ۔ بے شک ہم اپنے ربّ سے خوف رکھتے ہیں اس دن کا جو چہروں کو بگاڑ دینے والا بہت سخت ہوگا۔

فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝11 وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا

تو اللہ انھیں اس دن کی سختی سے بچالے گا اور انھیں ترو تازگی اور خوشی سے نوازے گا۔ اور جو انھوں نے صبر کیا اس کے بدلے انھیں عطا فرمائے گا

جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝12 مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝13

جنّت اور ریشمی لباس۔ وہ اس میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جہاں نہ وہ دھوپ (کی تپش) دیکھیں گے اور نہ سردی (کی شدت)۔

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝14 وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ

اور اس (جنّت کے درختوں) کے سائے ان پر جھک رہے ہوں گے اور ان (درختوں) کے پھل بہت قریب کر دیے جائیں گے۔ اور اُن پر پھرائے جائیں گے

بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۝15 قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝16

چاندی کے برتن اور شیشے کے گلاس۔(یہ) شیشے (جیسے برتن) چاندی کے ہوں گے جنھیں (پلانے والوں نے)ٹھیک اندازے سے بھرا ہوگا۔

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۝17 عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ۝18

اور انھیں وہاں ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔(یہ)اس (جنّت) میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل رکھا گیا ہے۔

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۝19

اور اُن کے پاس (خدمت کے لیے) گھومتے ہوں گے ایسے لڑکے جو ہمیشہ (جنّت میں ہی) رہیں گے جب تم انھیں دیکھو گے تو بکھرے ہوئے موتی خیال کروگے۔

وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ۝20 عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ

اور جب تم دیکھو گے تو وہاں دیکھو گے (بے شمار) نعمتیں اور بڑی سلطنت۔ ان کے اوپر کپڑے ہوں گے

سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝21

باریک سبز ریشم کے اور موٹے ریشم کے اور انھیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا ربّ انھیں پاکیزہ شراب پلائے گا۔

اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّ كَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿22﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿23﴾

بےشک یہ تمھارے لیے بدلہ ہے اور تمھاری کوشش قبول ہوئی۔ بےشک ہم نے آپ (خاتم النبیین ﷺ) پر قرآن تھوڑا تھوڑا کرکے نازل فرمایا ہے۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿24﴾

تو آپ اپنے ربّ کے حکم کے لیے صبر کیجیے اور اُن میں سے کسی نافرمان اور ناشکرے کی بات نہ مانیے۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿25﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿26﴾

اور صبح و شام اپنے ربّ کے نام کا ذکر کیجیے۔ اور کچھ حصّہ رات میں بھی اس کے لیے سجدہ کیجیے اور رات کے طویل وقت میں اس کی تسبیح کیجیے۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿27﴾

بےشک یہ لوگ جلد ملنے والی (دنیا) سے محبّت کرتے ہیں اور (قیامت کے) بھاری دن کو اپنے پیچھے چھوڑ دیتے ہیں۔

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿28﴾

ہم ہی نے انھیں پیدا فرمایا ہے اور ہم ہی نے ان کے جوڑ مضبوط کیے ہیں اور جب ہم چاہیں (ان کی جگہ) ان جیسے اور لوگ بدل کر لے آئیں۔

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿29﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ

بےشک یہ (قرآن) تو نصیحت ہے تو جو چاہے اختیار کرلے اپنے ربّ کی طرف (پہنچنے کا) راستہ۔ اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ چاہتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿30﴾ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ

بےشک اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل فرماتا ہے

وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿31﴾

اور اس نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1. اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا:

(الف) دنیا سے فائدہ اٹھانے کے لئے
(ب) آزمائش کے لیے
(ج) کائنات کی تسخیر کے لیے
(د) سیر و تفریح کے لیے

2 نیک لوگ ضرورت مندوں کو کھلاتے ہیں:

(الف) لوگوں کی طرف سے تعریف کے لئے
(ب) اللہ کو خوش کرنے کے لئے
(ج) لوگوں کو دوست بنانے کے لئے
(د) ضرورت مندوں کی ضروریات کی تکمیل کے لیے

3 الدَّھر کے معنی ہیں:

(الف) موجودہ زمانہ
(ب) ماضی کا زمانہ
(ج) مستقبل کا زمانہ
(د) مدت عالم

4 اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہو گا:

(الف) ہر انسان
(ب) جسے اللہ چاہے
(ج) چند انسان
(د) کثیر انسان

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1 اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ کا ترجمہ کریں۔

2 يَشْرَبُوْنَ کے کیا معنی ہیں؟

3 سُوْرَةُ الدَّھر کی روشنی میں نیک لوگوں کی کوئی ایک صفت بتائیں؟

4 ظالموں کے لئے کیسا عذاب تیار کیا گیا ہے؟

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1 اس سورۃ کے پہلے رکوع میں نیک لوگوں کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

2 اس سورۃ کے مطابق اہل جنت کو اللہ تعالیٰ کن انعامات سے نوازے گا؟

سرگرمیاں:

- سُوْرَةُ الدَّھر میں بیان کی گئی جنت کی نعمتوں کی ایک فہرست بنائیں۔
- اپنا جائزہ لیں کہ نیک لوگوں کی جو صفات اس سورۃ میں بیان کی گئی ہیں ان میں سے کتنی صفات آپ کے اندر موجود ہیں۔

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ

تعارف

یہ مکی سورت ہے۔ اس سورت میں 50 آیات اور دو رکوع ہیں۔ اَلْمُرْسَلٰت کے معنی بھیجی ہوئی کے ہیں یعنی ہوائیں۔ یہ سورت مکہ میں ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ اس کا موضوع قیامت اور آخرت کا اثبات ہے اور ان نتائج سے لوگوں کو خبر دار کرنا ہے جو قیامت کے انکار یا اقرار سے آخر کار پیدا ہوں گے۔ ہواؤں کی مختلف قسموں کی قسم اٹھا کر آخرت کا اثبات کیا گیا ہے۔ اس سورۃ میں اہل جہنم کی سزاؤں کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے اور نیک لوگوں کے لیے جنت کی نعمتوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔

اٰیَاتُهَا ۵۰ | (۷۷) سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ (۳۳) | رُكُوْعُهَا ۲

سورۃ المرسلت مکّی سورت ہے، اس کی پچاس (۵۰) آیات اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالْمُرْسَلٰتِ	عُرْفًا ۝١	فَالْعٰصِفٰتِ	عَصْفًا ۝٢	وَّالنّٰشِرٰتِ	نَشْرًا ۝٣

قسم ہے ان ہواؤں کی جو مسلسل بھیجی جاتی ہیں۔ پھر زور سے چلنے والی ہواؤں کی۔ اور (بادلوں کو) اُٹھا کر پھیلانے والی ہواؤں کی۔

فَالْفٰرِقٰتِ	فَرْقًا ۝٤	فَالْمُلْقِيٰتِ	ذِكْرًا ۝٥

پھر (بادلوں کو) پھاڑ کر جُدا جُدا کرنے والی ہواؤں کی۔ پھر (دلوں میں اللہ کا) ذکر ڈالنے والے فرشتوں کی۔

عُذْرًا	اَوْ	نُذْرًا ۝٦	اِنَّمَا	تُوْعَدُوْنَ	لَوَاقِعٌ ۝٧

حجت تمام کرنے یا ڈرانے کے لیے۔ جس (قیامت) کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ یقیناً واقع ہونے والی ہے۔

فَاِذَا	النُّجُوْمُ	طُمِسَتْ ۝٨	وَاِذَا	السَّمَآءُ	فُرِجَتْ ۝٩	وَاِذَا	الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝١٠

تو جب ستارے بےنور کر دیے جائیں گے۔ اور جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا۔ اور جب پہاڑ (ریزہ ریزہ کر کے) اُڑا دیے جائیں گے۔

وَاِذَا	الرُّسُلُ	اُقِّتَتْ ۝١١	لِاَيِّ	يَوْمٍ	اُجِّلَتْ ۝١٢	لِيَوْمِ	الْفَصْلِ ۝١٣

اور جب رسول مقررہ وقت پر جمع کیے جائیں گے۔ (آخر) کس دن کے لیے مدت مقرر کی گئی ہے؟ فیصلے کے دن کے لیے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿14﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿15﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿16﴾

اور تمھیں کیا معلوم فیصلے کا دن کیا ہے؟ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ کیا ہم نے پہلے لوگوں کو ہلاک نہیں کیا؟

ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿17﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿18﴾

پھر ہم بعد والوں کو (ہلاکت میں) اُنھی کے ساتھ کر دیں گے۔ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿19﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿20﴾

اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ کیا ہم نے تمھیں ایک حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟

فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿21﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿22﴾ فَقَدَرْنَا

پھر ہم نے اسے ایک محفوظ جگہ (رحم مادر) میں رکھا۔ ایک مقررہ وقت تک۔ پھر ہم نے ایک اندازہ مقرر فرمایا

فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿23﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿24﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿25﴾

تو ہم کیا خوب اندازہ مقرر فرمانے والے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ کیا ہم نے زمین کو نہیں بنایا سمیٹنے والی۔

اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿26﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿27﴾

زندوں اور مُردوں کو۔ اور ہم نے اس میں جمے ہوئے بلند پہاڑ بنا دیے اور ہم نے تمھیں میٹھا پانی پلایا۔

وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿28﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿29﴾

اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ (کہا جائے گا) تم اس (جہنّم) کی طرف چلو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿30﴾ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿31﴾

تم اس سائے کی طرف چلو جو تین شاخوں والا ہے۔ جو نہ (ٹھنڈا) سایہ ہے اور نہ شعلوں سے بچانے والا ہے۔

اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿32﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿33﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿34﴾

بے شک وہ (جہنّم) محل جیسی چنگاریاں پھینکے گی۔ (ایسا لگے گا) جیسے وہ زرد رنگ کے اُونٹ ہوں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿35﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿36﴾

یہ (وہ) دن ہے کہ نہ وہ بول سکیں گے۔ اور نہ ہی انھیں اجازت دی جائے گی کہ وہ عذر پیش کر سکیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿37﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿38﴾

اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ یہ فیصلے کا دن ہے ہم نے تمھیں اور پچھلے لوگوں کو جمع فرما لیا ہے۔

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿39﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿40﴾

تو اگر تمھارے پاس کوئی چال ہے تو مجھ پر چلالو۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿41﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿42﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا

بے شک پرہیزگار سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اور پھلوں میں جو وہ چاہیں گے۔ (کہا جائے گا) تم مزے سے کھاؤ اور پیو

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿43﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿44﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿45﴾

ان (اعمال) کے بدلے جو تم کیا کرتے تھے۔ بے شک ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔

كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿46﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿47﴾

(اے جھٹلانے والو!) تم تھوڑا عرصہ کھالو اور فائدہ اُٹھالو بے شک تم مجرم ہو۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿48﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿49﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (اللہ کے آگے) جھکو تو وہ نہیں جھکتے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿50﴾

پھر وہ اس (قرآن) کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے؟

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✔) کا نشان لگائیں۔

1. سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰت کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے قسم اٹھا کر یہ حقیقت واضح کی ہے کہ:

(الف) قیامت ضرور واقع ہوگی　(ب) انسان کو موت آکر رہے گی

(ج) موجودہ زندگی عارضی ہے　(د) آخرت دائمی ہے

2. جھٹلانے والوں کا انجام ہوگا:

(الف) بیماری　(ب) تباہی　(ج) معذوری　(د) ذہنی کوفت

3. "وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ" یہ آیت اس سورۃ میں دہرائی گئی ہے:

(الف) 10 مرتبہ　(ب) 4 مرتبہ　(ج) 8 مرتبہ　(د) 6 مرتبہ

4 سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰت میں ہواؤں کی مختلف قسموں کا ذکر ہے۔

(الف) چار آیات میں (ب) دو آیات میں (ج) تین آیات میں (د) پانچ آیات میں

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1 سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰت میں اہل جہنم کی روزِ قیامت کس بے بسی کو بیان کیا گیا ہے؟

2 پرہیز گاروں کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟

3 سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰت کے آخر میں کفار کو کیا تنبیہ کی گئی ہے؟

4 سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰت کی آخری آیت میں لفظ "حَدِیْثٍ" سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1 سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰت میں قیامت کا جو حال بیان کیا گیا ہے اس کی وضاحت کریں۔

2 جنت میں مومنوں کو جو انعام دیا جائے گا اس کی تفصیل بیان کریں۔

سرگرمیاں:

- پانچ سورتوں کے نام لکھیں جن کا آغاز قسم سے کیا گیا ہے۔
- اہل جہنم کی سزاؤں کی تفصیل جو سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰت میں بیان کی گئی ہے اسے نکات کی صورت میں ایک چارٹ پر لکھیں۔

سُوۡرَۃُ یُوۡسُفَ مَکِّیَّۃٌ

تعارف

یہ مکی سورت ہے۔ اس سورت میں 111 آیات اور بارہ رکوع ہیں۔ اس سورت میں حضرت یوسف عَلَیۡہِ السّلَامُ کا قصہ بڑی وضاحت سے بیان ہوا ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ وہ اپنے نیک بندوں کی مدد فرماتا ہے اور برے لوگوں کی سازشیں کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ اس قصے کو اللہ تعالیٰ نے بہترین قصہ قرار دیا ہے۔ اس سورت میں واضح کیا گیا ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ بھی وہی دعوت دے رہے ہیں جو پہلے انبیاء کرام عَلَیۡہِمُ السّلَامُ دیتے رہے ہیں اور یہ امید دلائی گئی ہے کہ جیسے حضرت یوسف عَلَیۡہِ السّلَامُ کامیاب رہے اسی طرح نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ بھی کامیاب ہوں گے اور مخالفت کرنے والے نادم ہوں گے۔

قصہ حضرت یوسف عَلَیۡہِ السّلَامُ

اٰیَاتُھَا ١١١ (١٢) سُوۡرَۃُ یُوۡسُفَ مَکِّیَّۃٌ (٥٣) رُکُوۡعُھَا ١٢

سورۂ یوسف مکّی سورت ہے، اس کی ایک سو گیارہ (١١١) آیات اور بارہ رکوع ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

الٓرٰ تِلۡكَ اٰیٰتُ الۡكِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ۟ؕ﴿١﴾ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿٢﴾

الٓرٰ۔ یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ بے شک ہم نے اس کو ایسا قرآن (بناکر) نازل فرمایا جو عربی ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔

نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَیۡكَ اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ بِمَاۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡكَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ ۖۗ

ہم آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) سے ایک بہترین قصہ بیان فرماتے ہیں جو ہم نے اس قرآن کے ذریعے آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کی طرف وحی فرمایا ہے

وَاِنۡ كُنۡتَ مِنۡ قَبۡلِهٖ لَمِنَ الۡغٰفِلِیۡنَ ﴿٣﴾ اِذۡ قَالَ یُوۡسُفُ لِاَبِیۡهِ

اور یقیناً آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) اس سے پہلے (اس قصّے سے) واقف نہ تھے۔ جب یوسف (عَلَیۡہِ السّلَامُ) نے اپنے والد سے کہا

یٰۤاَبَتِ اِنِّیۡ رَاَیۡتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوۡكَبًا وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ رَاَیۡتُهُمۡ لِیۡ سٰجِدِیۡنَ ﴿٤﴾

اے میرے ابّاجان! میں نے (خواب میں) دیکھا ہے گیارہ ستاروں کو اور سورج اور چاند کو میں نے ان کو دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کررہے ہیں۔

قَالَ	يٰبُنَيَّ	لَا تَقْصُصْ	رُءْيَاكَ	عَلٰۤى	اِخْوَتِكَ	فَيَكِيْدُوْا	لَكَ كَيْدًا

(یعقوب عَلَيْهِ السَّلَامُ نے) فرمایا کہ اے میرے بیٹے! تم اپنے خواب کا ذکر نہ کرنا اپنے بھائیوں سے ورنہ وہ تمھارے خلاف کوئی چال چلیں گے

اِنَّ	الشَّيْطٰنَ	لِلْاِنْسَانِ	عَدُوٌّ	مُّبِيْنٌ ۝5	وَكَذٰلِكَ	يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ

بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ اور اسی طرح تمھارا ربّ تمھیں منتخب فرمالے گا

وَيُعَلِّمُكَ	مِنْ	تَاْوِيْلِ	الْاَحَادِيْثِ	وَيُتِمُّ	نِعْمَتَهٗ	عَلَيْكَ	وَعَلٰۤى	اٰلِ يَعْقُوْبَ

اور تمھیں باتوں (خوابوں) کی تعبیر (کا علم) سکھائے گا اور وہ تم پر اور اولادِ یعقوب پر اپنی نعمت پوری فرمائے گا

كَمَاۤ	اَتَمَّهَا	عَلٰۤى	اَبَوَيْكَ	مِنْ	قَبْلُ	اِبْرٰهِيْمَ	وَاِسْحٰقَ	اِنَّ رَبَّكَ	عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝6

جیسا کہ اس نے اس سے پہلے تمھارے باپ دادا ابراہیم (عَلَيْهِ السَّلَامُ) (اور اسحاق عَلَيْهِ السَّلَامُ) پر اسے پورا فرمایا تھا بے شک تمھارا ربّ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

لَقَدْ	كَانَ	فِيْ	يُوْسُفَ	وَاِخْوَتِهٖۤ	اٰيٰتٌ	لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝7	اِذْ قَالُوْا

یقیناً یوسف (عَلَيْهِ السَّلَامُ) اور اُن کے بھائیوں (کے قصّے) میں پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ جب (بھائیوں نے) کہا

لَيُوْسُفُ	وَاَخُوْهُ	اَحَبُّ	اِلٰۤى	اَبِيْنَا	مِنَّا	وَنَحْنُ عُصْبَةٌ

کہ یوسف (عَلَيْهِ السَّلَامُ) اور اس کا بھائی ہمارے والد کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں حالاں کہ ہم ایک (طاقتور) جماعت ہیں

اِنَّ	اَبَانَا	لَفِيْ ضَلٰلٍ	مُّبِيْنٍ ۝8	اقْتُلُوْا	يُوْسُفَ	اَوِ	اطْرَحُوْهُ اَرْضًا

یقیناً ہمارے باپ ضرور (ان کی محبّت میں) کھلی غلط فہمی میں ہیں۔ (تو حل یہی ہے کہ) تم یوسف (عَلَيْهِ السَّلَامُ) کو قتل کر دو یا اُسے کسی سرزمین میں پھینک آؤ

يَّخْلُ	لَكُمْ	وَجْهُ	اَبِيْكُمْ	وَتَكُوْنُوْا	مِنْۢ	بَعْدِهٖ	قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝9

(اس طرح) تمھارے والد کی ساری توجہ تمھاری طرف ہو جائے گی اور تم اس کے بعد نیک لوگ بن جانا۔

قَالَ	قَآئِلٌ	مِّنْهُمْ	لَا	تَقْتُلُوْا	يُوْسُفَ	وَاَلْقُوْهُ	فِيْ غَيٰبَتِ	الْجُبِّ	يَلْتَقِطْهُ	بَعْضُ السَّيَّارَةِ

ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا یوسف (عَلَيْهِ السَّلَامُ) کو قتل نہ کرو اور اُسے کسی گہرے کنویں میں ڈال دو (تاکہ) کوئی قافلہ اُسے اُٹھا کر لے جائے

اِنْ	كُنْتُمْ	فٰعِلِيْنَ ۝10	قَالُوْا	يٰۤاَبَانَا	مَا لَكَ	لَا تَاْمَنَّا	عَلٰى يُوْسُفَ

اگر تمھیں کچھ کرنا ہی ہے۔ (اس مشورہ کے بعد) وہ کہنے لگے اے ہمارے ابّا جان! آپ کو کیا ہو گیا ہے آپ یوسف (عَلَيْهِ السَّلَامُ) کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے

وَاِنَّا	لَهٗ	لَنٰصِحُوْنَ ۝11	اَرْسِلْهُ	مَعَنَا	غَدًا	يَّرْتَعْ	وَيَلْعَبْ	وَاِنَّا	لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝12

حالاں کہ یقیناً ہم اس کے خیر خواہ ہیں۔ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجیے (تاکہ) خوب کھائے پیے اور کھیلے کودے اور یقیناً ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

قَالَ	اِنِّیْ	لَیَحْزُنُنِیْۤ	اَنْ	تَذْهَبُوْا	بِهٖ	وَ اَخَافُ	اَنْ	یَّاْكُلَهُ	الذِّئْبُ	وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿13﴾

(یعقوب عَلَیْہِ السَّلَامُ نے) فرمایا یقیناً مجھے (یہ بات) ضرور غمگین کرتی ہے کہ تم اسے لے جاؤ اور مجھے خوف ہے کہ اسے بھیڑیا کھا جائے جب کہ تم اس سے غافل ہو۔

قَالُوْا لَىِٕنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿14﴾

وہ کہنے لگے اگر اسے (ہماری موجودگی میں) بھیڑیا کھا جائے جب کہ ہم ایک (طاقتور) جماعت ہیں یقیناً تب تو ہم ضرور خسارہ پانے والے ہوں گے۔

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْۤا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّۚ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ

پھر جب وہ انھیں لے گئے اور اس پر اتفاق کر لیا کہ انھیں گہرے کنویں میں ڈال دیں اور ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی

لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿15﴾

کہ تم (وقت آنے پر) ضرور انھیں ان کے اس سلوک سے آگاہ کرو گے جب کہ ان کو کچھ خبر نہ ہوگی۔

وَ جَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ ﴿16﴾ؕ قَالُوْا یٰۤاَبَانَاۤ

اور وہ اپنے والد کے پاس رات کے وقت روتے ہوئے آئے۔ کہنے لگے اے ابّا جان!

اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُۚ

بے شک ہم دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے میں مصروف تھے اور ہم نے یوسف (عَلَیْہِ السَّلَامُ) کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا تو اسے بھیڑیا کھا گیا

وَ مَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِیْنَ ﴿17﴾ وَ جَآءُوْ عَلٰى قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍؕ قَالَ

اور آپ ہماری بات کا یقین نہیں کریں گے اگرچہ ہم سچے ہی ہوں۔ اور وہ اُن کی قمیص پر جھوٹا خون لگا کر لے آئے (یعقوب عَلَیْہِ السَّلَامُ نے) فرمایا

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًاؕ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌؕ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿18﴾

(ایسا نہیں ہے) بلکہ تمھارے دلوں نے (یہ) بات بنالی ہے تو صبر ہی بہتر ہے اور جو کچھ تم بیان کر رہے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں۔

وَ جَآءَتْ سَیَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗؕ قَالَ یٰبُشْرٰى

اور ایک قافلہ آیا تو انھوں نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجا تو اُس نے (کنوئیں میں) اپنا ڈول ڈالا اُس نے کہا خوش خبری ہو!

هٰذَا غُلٰمٌؕ وَ اَسَرُّوْهُ بِضَاعَةًؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ﴿19﴾

یہ تو (بڑا خوبصورت) لڑکا ہے اور اُن لوگوں نے انھیں تجارت کا مال سمجھ کر چھپا لیا اور اللہ کو خوب علم تھا جو کچھ وہ کرتے تھے۔

وَ شَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍۚ وَ كَانُوْا فِیْهِ مِنَ الزّٰهِدِیْنَ ﴿20﴾ع

اور اُن لوگوں نے اُن کو بیچ ڈالا بہت کم قیمت میں گنتی کے چند درہموں کے بدلے اور اُن لوگوں کو اُن میں کوئی دل چسپی نہ تھی۔

وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًاؕ

اور جس شخص نے ان کو مصر میں خریدا تھا اُس نے اپنی بیوی سے کہا اِسے عزّت سے رکھو اُمید ہے کہ وہ ہمیں فائدہ دے یا ہم اُسے بیٹا بنالیں

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ٘ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِؕ

اور اِس طرح ہم نے یوسف (عَلَیْہِ السَّلَامُ) کو سرزمین (مصر) میں جگہ عطا فرمائی اور تا کہ ہم انھیں باتوں کی حقیقت تک پہنچنا (خوابوں کی تعبیر) سکھائیں

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ (21) وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ

اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے

اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًاؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ (22)

(تو) ہم نے انھیں حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم اِسی طرح نیک لوگوں کو بدلہ دیتے ہیں۔

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ

اور جس عورت کے گھر میں وہ تھے اُس نے انھیں ان کے نفس (کی حفاظت) سے بُھسلانا چاہا اور اُس نے دروازے بند کر دیے

وَقَالَتْ هَیْتَ لَكَؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَؕ

اور وہ کہنے لگی (یوسف) جلدی آؤ (یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ نے) فرمایا کہ اللہ کی پناہ بےشک وہ میرا آقا ہے جس نے مجھے اچھی طرح سے رکھا ہے

اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ (23) وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا

بےشک ظالم کامیاب نہیں ہوں گے۔ اور یقیناً اُس (عورت) نے ان کے ساتھ (بُرائی کا) ارادہ کیا اور وہ بھی اِس کا ارادہ کر لیتے

لَوْ لَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ (24)

اگر اپنے ربّ کی نشانی کو نہ دیکھتے ایسا اِس لیے (کیا گیا) تاکہ ہم ان سے بُرائی اور بےحیائی کو ہٹا دیں بےشک وہ ہمارے چُنے ہوئے بندوں میں سے تھے۔

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا الْبَابِؕ

اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور عورت نے ان کی قمیص پیچھے سے پھاڑ دی اور دونوں نے اُس کے شوہر (عزیزِ مصر) کو دروازے کے پاس پایا

قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (25)

عورت بولی اُس کی کیا سزا ہے جو تمھاری بیوی کے ساتھ بُرا ارادہ کرے سوائے اِس کے کہ وہ قید کیا جائے یا دردناک عذاب دیا جائے۔

قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ

(یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ نے) فرمایا اِسی نے میرے نفس (کی حفاظت) سے مجھے پھسلانا چاہا اور (اِس موقع پر) اُس (عورت) کے خاندان میں سے ایک گواہ نے گواہی دی

اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ (26) وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

(کہ) اگر اُن کی قمیص آگے سے پھٹی ہے تو یہ سچی ہے اور وہ (یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ) جھوٹوں میں سے ہیں۔ اور اگر ان کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہے

فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (27) فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

تو یہ جھوٹی ہے اور وہ (یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ) سچّوں میں سے ہیں۔ پھر جب (عزیزِ مصر نے) ان کی قمیص دیکھی (تو) وہ پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی

قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ (28) يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ

اُس نے کہا بےشک یہ تم عورتوں کا فریب ہے بےشک تمھارے فریب بہت بڑے ہوتے ہیں۔ اے یوسف! اِس بات سے درگزر کرو

وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۖۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ (29) ع

اور (زلیخا) تم اپنے گناہوں کی بخشش مانگو بےشک تم ہی خطاکاروں میں سے ہو۔

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ

اور شہر میں عورتیں کہنے لگیں کہ عزیز (مصر) کی بیوی اپنے نوجوان (غلام) کو اُس کے نفس (کی حفاظت) سے پُھسلانا چاہتی ہے

قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (30)

یقیناً اُس (نوجوان) کی محبّت اِس کے دل میں گھر کر گئی ہے یقیناً ہم اُسے کھلی گمراہی میں دیکھتی ہیں۔

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً

جب اُس (عزیز کی بیوی) نے اُن کی ملامت سنی تو اُن (عورتوں) کی طرف (دعوت کا) پیغام بھیجا اور اُن کے لیے تکیوں والی نشست تیار کی

وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ

اور اُن میں سے ہر ایک کو چُھری دی اور (یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ سے) کہا کہ اُن کے سامنے باہر آؤ پھر جب عورتوں نے ان کو دیکھا تو ان کو بڑا (حسین) پایا

وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ (31)

اور (ان کے حُسن سے متاثر ہوکر) اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور انھوں نے کہا کہ اللہ پاک ہے یہ آدمی نہیں بلکہ کوئی معزّز فرشتہ ہے۔

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ

(عزیزِ مصر کی بیوی نے) کہا یہی تو ہے جس کے بارے میں تم مجھے طعنے دیتی تھیں اور یقیناً میں نے اِسے اِس کے نفس (کی حفاظت) سے پُھسلانا چاہا

فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ (32)

مگر یہ بچا رہا اور اگر اِس نے میرے کہنے پر عمل نہیں کیا تو اِسے ضرور قید کر دیا جائے گا اور ضرور بےعزّت ہوگا۔

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ

(یوسف عَلَیْهِ السَّلَامُ نے) عرض کیا اے میرے رَبّ! مجھے اِس کے مقابلے میں قید زیادہ پسند ہے جس کام کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں

وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿33﴾

اور اگر تُو نے اِن (عورتوں) کا فریب مجھ سے نہ ہٹایا تو میں اُن کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور میں نادانوں میں سے ہو جاؤں گا۔

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿34﴾

تو ان کے ربّ نے ان کی دعا قبول فرمالی پھر ان سے اُن (عورتوں) کا فریب ہٹا دیا بے شک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿35﴾ ع

پھر انھوں نے (یوسف عَلَیْهِ السَّلَامُ کی پاکیزگی کی) نشانیاں دیکھنے کے بعد (یہی مناسب سمجھا کہ) کچھ عرصے کے لیے انھیں ضرور قید کر دیں۔

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ

اور ان کے ساتھ دو جوان بھی قید خانہ میں داخل ہوئے اُن میں سے ایک نے کہا بے شک میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) دیکھا

اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ

کہ میں (انگور سے) شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا بے شک میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) دیکھا

اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ

کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اُس میں سے پرندے کھا رہے ہیں ہمیں اِس کی تعبیر بتایے

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿36﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ

بے شک ہم آپ کو نیک لوگوں میں سے دیکھ رہے ہیں۔ (یوسف عَلَیْهِ السَّلَامُ نے) فرمایا جو کھانا تمھیں دیا جاتا ہے وہ آنے نہ پائے گا

اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ

کہ میں تم دونوں کو تمھارے پاس اس کے آنے سے پہلے اس کی تعبیر بتا دوں گا یہ (تعبیر) ان (علوم) میں سے ہے جو میرے ربّ نے مجھے سکھائے ہیں

اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿37﴾

بے شک میں نے اس قوم کا طریقہ (شروع ہی سے) چھوڑ رکھا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت کے بھی انکار کرنے والے ہیں۔

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ

اور میں نے تو اپنے باپ دادا کے طریقے کی پیروی کی ہے (یعنی) ابراہیم (عَلَیْهِ السَّلَامُ) اور اسحاق (عَلَیْهِ السَّلَامُ) اور یعقوب (عَلَیْهِ السَّلَامُ) کی ہمیں کوئی حق نہیں

اَنۡ نُّشۡرِكَ بِاللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ‌ؕ ذٰلِكَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ عَلَيۡنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَشۡكُرُوۡنَ‏ ﴿۳۸﴾
کہ ہم کسی چیز کو بھی اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائیں یہ (توحید) ہم پر اللہ کے فضل میں سے ہے اور لوگوں پر لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔
يٰصَاحِبَىِ السِّجۡنِ ءَاَرۡبَابٌ مُّتَفَرِّقُوۡنَ خَيۡرٌ اَمِ اللّٰهُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ؕ‏ ﴿۳۹﴾
اے (میرے) قید خانے کے دونوں ساتھیو! کیا الگ الگ بہت سے معبود بہتر ہیں؟ یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے۔
مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسۡمَآءً سَمَّيۡتُمُوۡهَاۤ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُكُمۡ
تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے مگر چند ناموں کی جو (اپنے پاس سے) رکھ لیے ہیں خود تم نے اور تمھارے باپ دادا نے
مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنۡ سُلۡطٰنٍ‌ؕ اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ‌ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ‌ؕ
اللہ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی حکم کا اختیار صرف اللہ کے لیے ہے اسی نے حکم فرمایا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو
ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ‏ ﴿۴۰﴾ يٰصَاحِبَىِ السِّجۡنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا
یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اے قید خانے کے دونوں ساتھیو! تم میں سے ایک
فَيَسۡقِىۡ رَبَّهٗ خَمۡرًا‌ ۚ وَاَمَّا الۡاٰخَرُ فَيُصۡلَبُ فَتَاۡكُلُ الطَّيۡرُ مِنۡ رَّاۡسِهٖ‌ؕ
تو اپنے مالک کو شراب پلایا کرے گا اور رہا دوسرا تو وہ پھانسی دیا جائے گا پھر پرندے اس کے سر سے (نوچ کر) کھائیں گے
قُضِىَ الۡاَمۡرُ الَّذِىۡ فِيۡهِ تَسۡتَفۡتِيٰنِ ؕ‏ ﴿۴۱﴾ وَقَالَ لِلَّذِىۡ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنۡهُمَا
فیصلہ کر دیا گیا جس کے بارے میں تم پوچھتے ہو۔ اور (یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ نے) جسے اُن دونوں میں سے رہائی پانے والا سمجھا اُس سے فرمایا
اذۡكُرۡنِىۡ عِنۡدَ رَبِّكَ فَاَنۡسٰٮهُ الشَّيۡـطٰنُ ذِكۡرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِى السِّجۡنِ بِضۡعَ سِنِيۡنَ ؕ‏ ﴿۴۲﴾
کہ اپنے بادشاہ کے پاس میرا ذکر کر دینا مگر شیطان نے اسے اپنے مالک سے ذکر کرنا بھلا دیا تو (یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ) کئی سال تک قید خانے میں رہے۔
وَقَالَ الۡمَلِكُ اِنِّىۡۤ اَرٰى سَبۡعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاۡكُلُهُنَّ سَبۡعٌ عِجَافٌ وَّسَبۡعَ سُنۡۢبُلٰتٍ خُضۡرٍ
اور بادشاہ نے کہا میں نے (خواب میں) سات موٹی گائیں دیکھی ہیں انھیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز خوشے ہیں
وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ‌ؕ يٰۤاَيُّهَا الۡمَلَاُ اَفۡتُوۡنِىۡ فِىۡ رُءۡيَاىَ اِنۡ كُنۡتُمۡ لِلرُّءۡيَا تَعۡبُرُوۡنَ‏ ﴿۴۳﴾
اور دوسرے (سات) خشک ہیں اے درباریو! مجھے میرے خواب کا مطلب بتاؤ اگر تم خواب کی تعبیر بتا سکتے ہو۔
قَالُوۡۤا اَضۡغَاثُ اَحۡلَامٍ‌ ۚ وَمَا نَحۡنُ بِتَاۡوِيۡلِ الۡاَحۡلَامِ بِعٰلِمِيۡنَ‏ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِىۡ نَجَا مِنۡهُمَا
انھوں نے کہا یہ تو پریشان خواب ہیں اور ہم (ایسے) خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے۔ اور جس شخص نے ان دونوں میں سے رہائی پائی (تھی) وہ بولا

وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿45﴾

اور (اب) اسے (یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ) ایک مدت کے بعد یاد آئے کہ میں تمھیں اس کی تعبیر بتاؤں گا پس تم مجھے (یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ کے پاس) بھیج دو۔

يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ

(اس نے جاکر کہا) اے بہت ہی سچّے یوسف! آپ ہمیں (اس خواب کی) تعبیر بتایئے کہ سات موٹی گائیں ہیں

يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ

جنھیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز خوشے ہیں اور دوسرے (سات) خشک ہیں تاکہ میں لوگوں کے پاس واپس جاؤں

لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿46﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ

شاید وہ (حقیقت) جان لیں۔ (یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ نے) فرمایا تم لوگ کھیتی باڑی کرتے رہو گے سات سال لگاتار

فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿47﴾

پھر جو (غلّہ) کاٹو تو اسے خوشوں میں ہی رہنے دینا سوائے تھوڑے سے غلّہ کے جو تم کھاؤ۔

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ

پھر اس کے بعد آئیں گے (قحط کے) سات سخت (سال) جو (غلّہ) تم نے جمع کر رکھا ہوگا وہ اس سب کو کھا جائیں گے

اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿48﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿49﴾ع

اس تھوڑے کے سوا جو تم محفوظ رکھو گے۔ پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا اس میں لوگوں پر خوب بارش ہوگی اور اس میں وہ رس نچوڑیں گے۔

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ

اور بادشاہ نے حکم دیا کہ انھیں میرے پاس لے آؤ پھر جب قاصدان کے پاس گیا (تو یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ نے) فرمایا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ

فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿50﴾

پھران سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے؟ جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے بے شک میرا ربّ ان کے فریبوں سے خوب واقف ہے۔

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ

بادشاہ نے (عورتوں سے) پوچھا کہ بھلا اس وقت کیا ہوا تھا جب تم نے (یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ) کو ان کے نفس (کی حفاظت) سے پھسلانا چاہا

قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ۭ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْــٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۡ

سب بول اٹھیں اللہ پاک ہے ہم نے ان میں کوئی بُرائی نہیں پائی عزیز کی بیوی نے کہا اب تو سچی بات ظاہر ہو گئی ہے

اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿51﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ

(دراصل) میں نے ہی انھیں ان کے نفس (کی حفاظت) سے پھسلانا چاہا اور بے شک وہ سچّوں میں سے ہیں۔ یہ اس لیے تاکہ وہ (عزیزِ مصر) جان لے

اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿52﴾

کہ بےشک میں نے (اس کی) غیر موجودگی میں اس کی کوئی خیانت نہیں کی اور بےشک اللہ خیانت کرنے والوں کے فریب کو نہیں چلنے دیتا۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ

اور میرا دعویٰ نہیں کہ میرا نفس بالکل پاک ہے بےشک نفس تو بُرائی کا بہت ہی حکم دینے والا ہے

اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿53﴾

سوائے اس کے جس پر میرا ربّ رحم فرما دے بےشک میرا ربّ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ

اور بادشاہ نے حکم دیا انھیں میرے پاس لاؤ میں انھیں اپنے لیے خاص کر لوں پھر جب بادشاہ نے ان سے بات کی (تو) کہنے لگا

اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ﴿54﴾ قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ

بےشک آج سے آپ ہمارے ہاں بڑے مرتبہ والے (اور) اعتبار والے ہیں۔ (یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ نے) فرمایا مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کر دیجیے

اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ﴿55﴾ وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ

بےشک میں خوب حفاظت کرنے والا (اور) خوب جاننے والا ہوں۔ اور اس طرح ہم نے (یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ) کو سرزمین (مصر) میں اقتدار عطا فرمایا

يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ؕ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ

(تاکہ) وہ اس میں رہیں جہاں چاہیں ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت سے عطا فرماتے ہیں

وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿56﴾ وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿57﴾

اور ہم نیک لوگوں کے اَجر ضائع نہیں کرتے۔ اور آخرت کا اَجر بہت بہتر ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿58﴾

اور (جب قحط پڑا تو) یوسف (عَلَیْہِ السَّلَامُ) کے بھائی (مصر) آئے پھر وہ آپ کے پاس پہنچے تو یوسف (عَلَیْہِ السَّلَامُ) نے انھیں پہچان لیا اور وہ آپ کو نہ پہچان سکے۔

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ

اور جب (یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ نے) ان کا سامان تیار کر دیا (تو) فرمایا کہ (آئندہ) میرے پاس اپنے بھائی کو لانا جو تمھارے والد کی طرف سے ہے

اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿59﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں پورا ناپ کر دیتا ہوں اور میں بہترین مہمان نواز ہوں۔ پھر اگر تم اُسے میرے پاس نہ لائے

فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿60﴾ قَالُوْا

تو تمھارے لیے میرے پاس نہ (غلّے کا) کوئی پیمانہ ہوگا اور نہ تم میرے قریب آنا۔ انھوں نے کہا

سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿61﴾

ہم اُس کے بارے میں اُس کے والد کو آمادہ کرنے کی کوشش کریں گے اور بے شک ہم (ایسا) ضرور کریں گے۔

وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ

اور (یوسف عَلَیْهِ السَّلَامُ نے) اپنے خادموں سے فرمایا ان کی رقم رکھ دو ان کے سامان میں تاکہ وہ اسے پہچان لیں

اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿62﴾

جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف جائیں (تو) شاید کہ وہ (اس طرح) دوبارہ آجائیں۔

فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ

پھر جب وہ اپنے والد کی طرف واپس آئے (تو) کہنے لگے اے ہمارے ابّا جان! (آئندہ) ہم پر (غلّے کا) پیمانہ بند کر دیا گیا ہے

فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿63﴾

تو ہمارے بھائی (بنیامین) کو ہمارے ساتھ بھیج دیجیے (تاکہ) ہم غلّہ لے آئیں اور بے شک ہم اس کی ضرور حفاظت کریں گے۔

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ

(یعقوب عَلَیْهِ السَّلَامُ نے) فرمایا کیا میں اِس کے بارے میں تم پر (اُسی طرح) اعتماد کروں جیسا کہ میں نے اِس کے بھائی (یوسف عَلَیْهِ السَّلَامُ) کے بارے میں تم پر اعتماد کیا تھا؟

مِنْ قَبْلُ ۭ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۠ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿64﴾

اِس سے پہلے تو اللہ ہی بہتر حفاظت فرمانے والا ہے اور وہی سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ۭ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ۭ

اور جب انھوں نے اپنا سامان کھولا (تو) دیکھا کہ ان کی رقم انھیں واپس کر دی گئی ہے وہ کہنے لگے اے ہمارے ابّا جان! ہمیں (اور) کیا چاہیے

هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا

(دیکھیے) یہ ہماری رقم بھی ہمیں واپس کر دی گئی ہے اور اب ہم اپنے اہل و عیال کے لیے غلّہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے

وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ (65)

اور ایک اونٹ جتنا (غلّے کا) پیمانہ زیادہ لائیں گے (غلّے کا) یہ پیمانہ (جو ہم لائے ہیں) بہت تھوڑا ہے۔

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ

(یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا میں اسے ہرگز تمھارے ساتھ نہیں بھیجوں گا جب تک تم اللہ کا عہد نہ دو کہ تم اسے ضرور میرے پاس لاؤ گے

اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ (66)

مگر یہ کہ تم گھیر لیے جاؤ تو جب انھوں نے آپ سے عہد کر لیا (تو یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا کہ ہم جو بات کر رہے ہیں اللہ اس پر نگہبان ہے۔

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ

اور (یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا کہ اے میرے بیٹو! ایک ہی دروازہ سے داخل نہ ہونا بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا

وَمَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ

اور میں تمھیں اللہ (کے فیصلے) سے کچھ نہیں بچا سکتا اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں چلتا میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے

وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ (67) وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ

اور بھروسا کرنے والوں کو اُسی پر بھروسا کرنا چاہیے۔ اور جب وہ اسی طرح (مصر میں) داخل ہوئے جیسے ان کے والد نے انھیں حکم دیا تھا

مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ

تو (یہ تدبیر) انھیں اللہ (کی تقدیر) سے کچھ بچا نہیں سکتی تھی مگر یہ یعقوب (علیہ السلام) کے دل کی ایک خواہش تھی جسے انھوں نے پورا کیا

وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (68)

اور یقیناً وہ بڑے علم والے تھے کیوں کہ ہم نے ان کو علم عطا فرمایا تھا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَخَاهُ

اور جب وہ (یوسف علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو آپ نے اپنے (حقیقی) بھائی کو اپنے پاس جگہ دی

قَالَ اِنِّيْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (69)

(اور) فرمایا کہ بےشک میں ہی تمھارا بھائی (یوسف) ہوں لہٰذا جو وہ کرتے رہے ہیں اس پر افسوس نہ کرو۔

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ

پھر جب آپ نے ان لوگوں کا سامان تیار کر دیا تو اپنے بھائی کے سامان میں (بادشاہ کا) پیالہ رکھ دیا پھر ایک پکارنے والے نے پکارا کہ اے قافلے والو!

اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ﴿۷۰﴾ قَالُوْا وَ اَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ﴿۷۱﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ

تم تو یقیناً چور ہو۔ وہ (قافلے والے) ان کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے تمھاری کیا چیز کھو گئی ہے؟ وہ (خادم) بولے ہمیں بادشاہ کا پیالہ نہیں مل رہا

وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ﴿۷۲﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ

اور جو کوئی اسے لے آئے (اس کے لیے) ایک اونٹ جتنا (غلّہ انعام) ہے اور میں اس کا ذمّہ دار ہوں۔ وہ کہنے لگے اللہ کی قسم! یقیناً تم جانتے ہو

مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ﴿۷۳﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ﴿۷۴﴾

ہم اس لیے نہیں آئے کہ ہم زمین میں فساد کریں اور نہ ہی ہم چور ہیں۔ وہ (خادم) بولے تو اس (چور) کی کیا سزا ہے اگر تم جھوٹے نکلے۔

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ﴿۷۵﴾

(بھائیوں نے) کہا کہ اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے سامان میں وہ پایا جائے وہ خود ہی اس کا بدلہ ہے ہم ظالموں کو یہی سزا دیتے ہیں۔

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ

پھر (یوسف عَلَیْهِ السَّلَام نے) ان کے تھیلوں کی تلاشی لینا شروع کی اپنے بھائی کے تھیلے سے پہلے پھر اس (پیالے) کو نکال لیا اپنے بھائی کے تھیلے میں سے

كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ

اس طرح ہم نے یوسف (عَلَیْهِ السَّلَام) کے لیے تدبیر فرمائی وہ بادشاہ کے قانون کے مطابق اپنے بھائی کو روک نہیں سکتے تھے مگر یہ کہ (جیسے) اللہ چاہے

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ﴿۷۶﴾

ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں اور ہر علم والے کے اوپر ایک بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے۔

قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ

انھوں نے کہا اگر اِس نے چوری کی ہے تو یقیناً اِس کا بھائی بھی پہلے چوری کر چکا ہے تو یوسف (عَلَیْهِ السَّلَام) نے یہ بات اپنے دل میں چھپائے رکھی

وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ﴿۷۷﴾

اور اسے ان پر ظاہر نہ ہونے دیا (دل میں) کہا کہ تم تو کہیں زیادہ بُرے ہو اور اللہ اسے خوب جانتا ہے جو تم غلط بیانی کر رہے ہو۔

قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ

(بھائی) کہنے لگے کہ اے عزیز! بے شک اِس کے والد بہت بوڑھے ہیں تو اِس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیجیے

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ

بے شک ہم دیکھتے ہیں کہ آپ احسان کرنے والوں میں سے ہیں۔ (یوسف عَلَیْهِ السَّلَام نے) فرمایا اللہ کی پناہ

اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿79﴾

کہ ہم اِس کے سوا (کسی اور کو) پکڑ لیں جس کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی ہے یقیناً تب تو ہم بےانصاف ہوں گے۔

فَلَمَّا اسْتَیْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِیًّا ؕ قَالَ كَبِیْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ

پھر جب وہ لوگ آپ سے مایوس ہوگئے (تو) الگ ہو کر مشورہ کرنے لگے اُن کے سب سے بڑے (بھائی) نے کہا کیا تم نہیں جانتے بےشک تمھارے والد نے

قَدْ اَخَذَ عَلَیْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِیْ یُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ

یقیناً تم سے اللہ کا عہد لیا ہے اور اس سے پہلے بھی تم یوسف (عَلَیْہِ السَّلَامُ) کے بارے میں قصور کر چکے ہو تو میں اِس سرزمین سے ہرگز نہیں جاؤں گا

حَتّٰى یَاْذَنَ لِیْۤ اَبِیْۤ اَوْ یَحْكُمَ اللّٰهُ لِیْ ۚ وَ هُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿80﴾ اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِیْكُمْ

جب تک کہ میرے والد (صاحب) مجھے حکم نہ دیں یا اللہ میرے لیے کوئی فیصلہ فرمادے اوروہ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔ تم اپنے والد کے پاس واپس جاؤ

فَقُوْلُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَ مَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا

پھر کہو کہ اے ہمارے ابّا جان! بےشک آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے اور ہم نے اسی بات کی گواہی دی جس کا ہمیں علم تھا

وَ مَا كُنَّا لِلْغَیْبِ حٰفِظِیْنَ ﴿81﴾ وَ سْـَٔلِ الْقَرْیَةَ الَّتِیْ كُنَّا فِیْهَا

اور ہم غیب (کی باتوں) کی حفاظت کرنے والے نہ تھے۔ اور پوچھ لیجیے بستی (والوں) سے جس میں ہم تھے

وَ الْعِیْرَ الَّتِیْۤ اَقْبَلْنَا فِیْهَا ؕ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿82﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ

اور اس قافلے (والوں) سے جس میں ہم آئے ہیں اور یقیناً ہم ضرور سچّے ہیں۔ (یعقوب عَلَیْہِ السَّلَامُ نے) فرمایا (ایسانھیں) بلکہ یہ بات تم نے اپنے دل سے بنالی ہے

فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿83﴾

تو صبر ہی بہتر ہے قریب ہے اللہ اُن سب کو میرے پاس لے آئے بےشک وہ خوب جاننے والا خوب حکمت والا ہے۔

وَ تَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ یٰۤاَسَفٰى عَلٰى یُوْسُفَ وَ ابْیَضَّتْ عَیْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ

اور (یعقوب عَلَیْہِ السَّلَامُ نے) اُن سے منھ پھیر لیا اور کہنے لگے ہائے افسوس! یوسف (عَلَیْہِ السَّلَامُ کی جُدائی) پر اور آپ کی آنکھیں غم سے سفید ہوگئیں

فَهُوَ كَظِیْمٌ ﴿84﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ

پس وہ (اپنا) غم ضبط کیے ہوئے تھے۔ (بیٹے) کہنے لگے اللہ کی قسم!

تَفْتَؤُا تَذْكُرُ یُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا

آپ یوسف کو (اسی طرح) ہمیشہ یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ (یا تو) بیمار ہو جائیں گے

اَوْ	تَكُوْنَ	مِنَ	الْهٰلِكِيْنَ ﴿85﴾	قَالَ	اِنَّمَآ	اَشْكُوْا	بَثِّيْ	وَحُزْنِيْٓ	اِلَى	اللّٰهِ

یا ہلاک ہونے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (یعقوب عَلَیْہِ السَّلَامُ نے) فرمایا بے شک میں فریاد کرتا ہوں اللہ سے اپنی پریشانی اور غم کی

وَاَعْلَمُ	مِنَ	اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿86﴾	يٰبَنِيَّ	اذْهَبُوْا	فَتَحَسَّسُوْا	مِنْ	يُّوْسُفَ	وَاَخِيْهِ

اور میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ اے میرے بیٹو! جاؤ اور تلاش کرو یوسف (عَلَیْہِ السَّلَامُ) اور اس کے بھائی کو

وَلَا	تَايْـَٔسُوْا	مِنْ	رَّوْحِ	اللّٰهِ ؕ	اِنَّهٗ	لَا	يَايْـَٔسُ	مِنْ	رَّوْحِ	اللّٰهِ	اِلَّا	الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿87﴾

اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ کی رحمت سے کافر لوگ مایوس ہوتے ہیں۔

فَلَمَّا	دَخَلُوْا	عَلَيْهِ	قَالُوْا	يٰٓاَيُّهَا	الْعَزِيْزُ	مَسَّنَا	وَاَهْلَنَا	الضُّرُّ

پھر جب وہ لوگ یوسف (عَلَیْہِ السَّلَامُ) کے پاس پہنچے (تو) کہنے لگے کہ اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو سخت تکلیف پہنچی ہے

وَجِئْنَا	بِبِضَاعَةٍ	مُّزْجٰىةٍ	فَاَوْفِ	لَنَا	الْكَيْلَ	وَتَصَدَّقْ	عَلَيْنَا ؕ

اور ہم معمولی سرمایہ لائے ہیں تو آپ ہمیں (غلّے کا) پیمانہ پورا پورا دے دیجیے اور ہم پر کچھ صدقہ کیجیے

اِنَّ	اللّٰهَ	يَجْزِي	الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿88﴾	قَالَ	هَلْ	عَلِمْتُمْ	مَّا	فَعَلْتُمْ	بِيُوْسُفَ	وَاَخِيْهِ

بے شک اللہ صدقہ کرنے والوں کو اجر عطا فرماتا ہے۔ (یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ نے) فرمایا کیا تمھیں معلوم ہے کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا

اِذْ	اَنْتُمْ	جٰهِلُوْنَ ﴿89﴾	قَالُوْٓا	ءَاِنَّكَ	لَاَنْتَ	يُوْسُفُ ؕ	قَالَ	اَنَا	يُوْسُفُ	وَهٰذَآ	اَخِيْ ؗ

جب تم نادان تھے۔ انھوں نے کہا کیا آپ ہی یوسف ہیں؟ آپ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) نے فرمایا میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے

قَدْ	مَنَّ	اللّٰهُ	عَلَيْنَا ؕ	اِنَّهٗ	مَنْ	يَّتَّقِ	وَيَصْبِرْ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَا	يُضِيْعُ	اَجْرَ	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿90﴾

یقیناً اللہ نے ہم پر احسان فرمایا ہے بے شک جو (اللہ سے) ڈرتا اور صبر کرتا ہے تو بے شک اللہ احسان کرنے والوں کا اَجر ضائع نہیں فرماتا۔

قَالُوْا	تَاللّٰهِ	لَقَدْ	اٰثَرَكَ	اللّٰهُ	عَلَيْنَا	وَاِنْ	كُنَّا	لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿91﴾	قَالَ	لَا	تَثْرِيْبَ	عَلَيْكُمُ	الْيَوْمَ ؕ

وہ بولے اللہ کی قسم! یقیناً اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور یقیناً ہم ہی خطا کار تھے۔ (یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ نے) فرمایا آج تم پر کوئی ملامت نہیں ہے

يَغْفِرُ	اللّٰهُ	لَكُمْ ؗ	وَهُوَ	اَرْحَمُ	الرّٰحِمِيْنَ ﴿92﴾	اِذْهَبُوْا	بِقَمِيْصِيْ	هٰذَا	فَاَلْقُوْهُ	عَلٰى	وَجْهِ	اَبِيْ

اللہ تمھیں معاف فرما دے اور وہی رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔ یہ میری قمیص لے جاؤ پھر اِسے میرے والد کے چہرے پر ڈال دو

يَاْتِ	بَصِيْرًا ۚ	وَاْتُوْنِيْ	بِاَهْلِكُمْ	اَجْمَعِيْنَ ﴿93﴾ ع

ان کی بینائی واپس آجائے گی اور اپنے سب گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ۔

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ

اور جب قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا تو ان کے والد (گھروالوں سے) فرمانے لگے کہ یقیناً میں یوسف (عَلَیْہِ السَّلَامُ) کی خوش بو پا رہا ہوں

لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿94﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿95﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ

اگر تم مجھے ناقص العقل (کمزور عقل) خیال نہ کرو۔ وہ بولے اللہ کی قسم! یقیناً آپ اپنی پُرانی محبّت میں ہیں۔ پھر جب خوش خبری دینے والا آ پہنچا

اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ

(تو) اس نے وہ (قمیص) ان کے چہرے پر ڈالی تو وہ پھر سے دیکھنے والے ہوگئے (یعقوب عَلَیْہِ السَّلَامُ) فرمانے لگے کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا

اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿96﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ

بے شک میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ وہ بولے اے ہمارے ابّا جان! آپ ہمارے لیے ہمارے گناہوں کی مغفرت مانگیے

اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ ﴿97﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿98﴾

بے شک ہم ہی خطا کار تھے۔ (یعقوب عَلَیْہِ السَّلَامُ نے) فرمایا میں اپنے ربّ سے تمھارے لیے مغفرت مانگوں گا بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ

پھر جب وہ سب یوسف (عَلَیْہِ السَّلَامُ) کے پاس پہنچے تو انھوں نے اپنے ماں باپ کو (ادباً) اپنے پاس بٹھایا اور فرمایا آپ مصر میں داخل ہو جائیں

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿99﴾ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ

اگر اللہ نے چاہا (تو سب) امن کے ساتھ (رہیں گے)۔ اور انھوں نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور وہ سب ان کے لیے سجدے میں جھک گئے

وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۗ

اور (یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ نے) فرمایا اے میرے ابّا جان! یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے دیکھا تھا یقیناً میرے ربّ نے اسے سچ کر دکھایا

وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ

اور یقیناً اس نے مجھ پر احسان فرمایا جب مجھے قید خانے سے نکالا اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا اس کے بعد کہ شیطان نے جھگڑا ڈالا

بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۗ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ۗ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿100﴾

میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان بے شک میرا ربّ جس کے لیے چاہے خوب تدبیر فرماتا ہے بے شک وہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۫

اے میرے ربّ! یقیناً تُو نے مجھے حکومت سے حصّہ عطا فرمایا اور مجھے باتوں (خوابوں) کی تعبیر کا علم بخشا اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا فرمانے والے!

اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿101﴾

تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے مجھے (دنیا سے) مسلمان اُٹھا اور مجھے (اپنے خاص مقرّب) نیک بندوں کے ساتھ ملا۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ !) یہ غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ) کی طرف وحی فرماتے ہیں اور آپ اُن (برادرانِ یوسف) کے پاس نہ تھے

اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ وَهُمْ یَمْكُرُوْنَ ﴿102﴾ وَمَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿103﴾

جب انھوں نے اپنی بات پر اتفاق کیا اور وہ سازش کر رہے تھے۔ اور اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں اگرچہ آپ کتنی ہی خواہش کریں۔

وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿104﴾

اور آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ) ان (مشرکینِ مکّہ) سے اس (تبلیغ) پر کوئی اَجر (تو) نہیں مانگتے یہ (قرآن) سب جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

وَكَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَمُرُّوْنَ عَلَیْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿105﴾ وَمَا یُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ

اور آسمانوں و زمینوں میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر ان کا گزر ہوتا رہتا ہے اور وہ ان پر توجہ نہیں کرتے۔ اور ان (مشرکین) میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان نہیں رکھتے

اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿106﴾ اَفَاَمِنُوْۤا اَنْ تَاْتِیَهُمْ غَاشِیَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ

مگر مشرک ہوتے ہوئے۔کیا وہ اس (بات) سے بےخوف ہیں کہ ان پر اللہ کے عذابوں میں سے کوئی چھا جانے والا (عذاب) آجائے

اَوْ تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿107﴾ قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْۤ اَدْعُوْۤا اِلَی اللّٰهِ ۫

یا ان پر اچانک قیامت آجائے اور انھیں خبر بھی نہ ہو۔ (اے نبی! خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ) آپ فرما دیجیے یہی میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں

عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿108﴾

پوری بصیرت کے ساتھ میں (بھی) اور (وہ بھی) جنھوں نے میری پیروی کی اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰی ؕ

اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مردوں ہی کو (رسول بنا کر) بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی فرماتے تھے (مختلف) بستیوں والوں میں سے

اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں تو وہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا

وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿109﴾

اور یقیناً آخرت کا گھر بہت بہتر ہے ان کے لیے جو (اللہ سے) ڈرتے ہیں تو کیا تم سمجھتے نہیں؟

حَتّٰى	اِذَا	اسْتَيْـَٔسَ	الرُّسُلُ	وَظَنُّوْٓا	اَنَّهُمْ	قَدْ	كُذِبُوْا

یہاں تک کہ جب رسول (نافرمان قوم سے) مایوس ہونے لگے اور نافرمانوں نے یہ خیال کیا کہ اُن سے (عذاب کے بارے میں) جھوٹ بولا گیا ہے

جَآءَهُمْ	نَصْرُنَا	فَنُجِّيَ	مَنْ	نَّشَآءُ	وَلَا	يُرَدُّ	بَاْسُنَا	عَنِ	الْقَوْمِ	الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾

تو اُن (رسولوں) کو ہماری مدد آپہنچی پھر جسے ہم نے چاہا اسے نجات ملی اور ہمارا عذاب مجرم قوم سے ٹالا نہیں جاتا۔

لَقَدْ	كَانَ	فِيْ	قَصَصِهِمْ	عِبْرَةٌ	لِّاُولِي	الْاَلْبَابِ	مَا	كَانَ	حَدِيْثًا	يُّفْتَرٰى

یقیناً اُن کے قصّے میں عقل مندوں کے لیے عبرت ہے یہ (قرآن) کوئی ایسی بات نہیں ہے جو گھڑ لی گئی ہو

وَلٰكِنْ	تَصْدِيْقَ	الَّذِيْ	بَيْنَ	يَدَيْهِ	وَتَفْصِيْلَ	كُلِّ	شَيْءٍ	وَّهُدًى	وَّرَحْمَةً	لِّقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

بلکہ یہ اپنے سے پہلی (کتابوں) کی تصدیق کرتا ہے اور ہر چیز کی تفصیل ہے اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

مشق

سوال نمبر-1: درست جواب پر (✔) کا نشان لگائیں۔

1. حضرت یعقوب عَلَيْهِ السَّلَامُ کے بیٹے تھے:
   (الف) دو (ب) دس (ج) گیارہ (د) بارہ
2. حضرت یوسف عَلَيْهِ السَّلَامُ کو کنویں سے نکالا:
   (الف) بڑے بھائی نے (ب) عزیزِ مصر نے (ج) قافلہ والوں نے (د) چھوٹے بھائی نے
3. حضرت یوسف عَلَيْهِ السَّلَامُ کے خواب میں چاند سے مراد ہے:
   (الف) والد محترم (ب) والدہ محترمہ (ج) بھائی (د) عزیزِ مصر
4. حضرت یعقوب عَلَيْهِ السَّلَامُ نے حضرت یوسف عَلَيْهِ السَّلَامُ کی جدائی میں کھودی:
   (الف) یادداشت (ب) بینائی (ج) دولت (د) جاگیر

سوال نمبر-2: مختصر جواب لکھیں۔

1. حضرت یوسف عَلَيْهِ السَّلَامُ کے بھائیوں نے اُن سے کیوں حسد کیا؟
2. حضرت یوسف عَلَيْهِ السَّلَامُ کے بھائیوں نے اُن کے بارے میں اپنے والد کے سامنے کیا جھوٹ بولا؟

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَامُ کی بینائی کیسے لوٹ آئی؟

سوال نمبر-3: تفصیلی جواب لکھیں۔

1 حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ کے قصہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

2 حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ کے بھائیوں کی بدسلوکی پر انہوں نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

سرگرمی:

- طلبہ سے حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ کے قصے کے اہم نکات کی فہرست بنوائیں۔